THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE

National Day of Saudi Arabia

SPECIAL SPUPPLEMENT

Heartiest felicitations to his Majesty King Fahd, The Honourable Govt. and the People of Saudi Arabia on the Happy occasion of Kingdom of Saudi Arabia's National Day the 23rd September 1991

Al-Qadri Trading Corporation

Manufacturers, Exporters and Importers

DEALING IN : All Forceses Compleat uniforms, Hospital Bedding Clothing Garaments, Bandage, Guaze, Bed sheets, Towels, Kitchen Towels Dusters Cotton Cloth and Grey Cloth.

P.O. BOX : 2441 LAHORE PAKISTAN

Fly Saudia to the Land of Faith

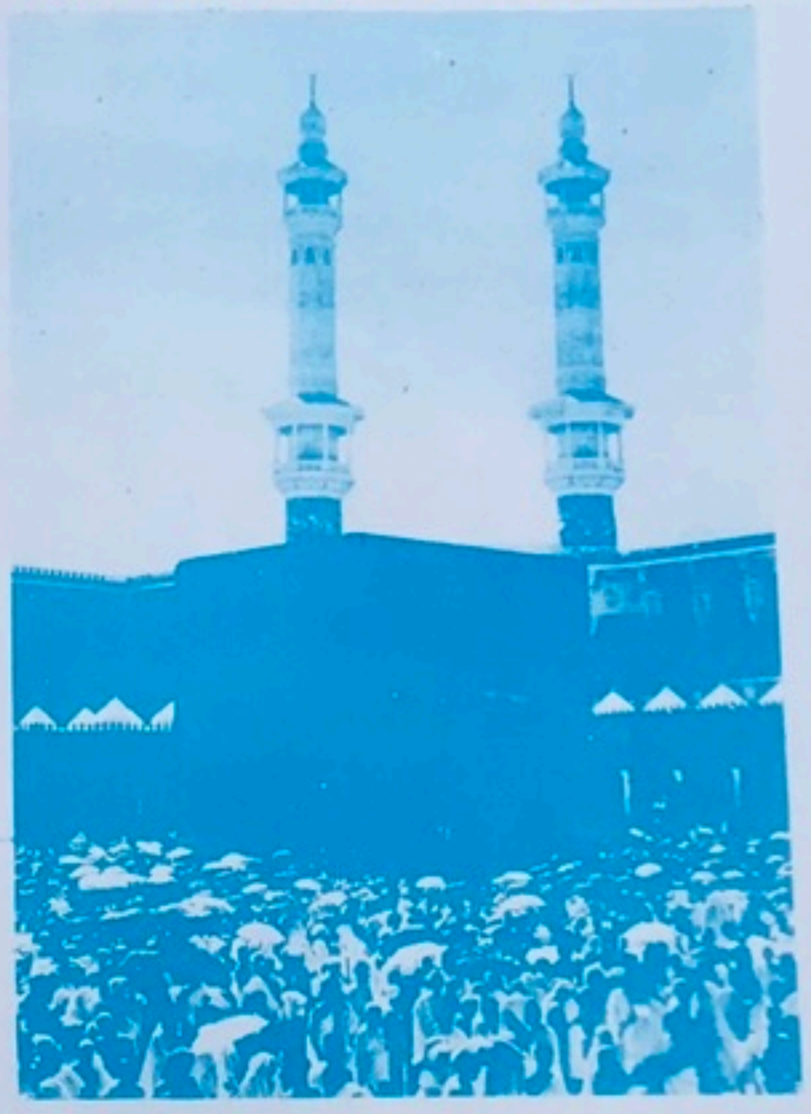
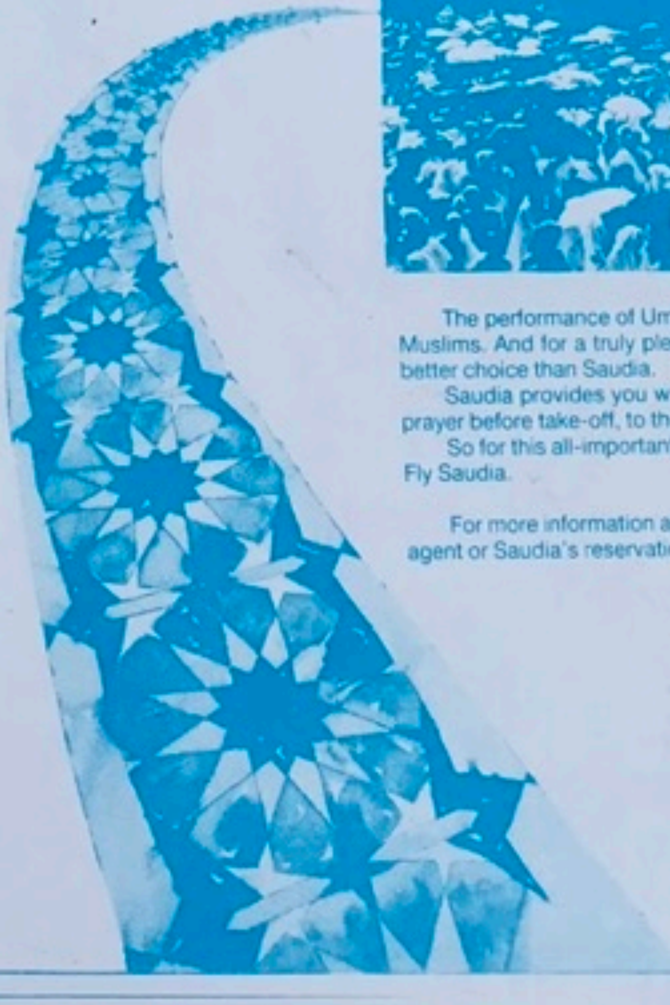

The performance of Umrah is a wish very dear to the hearts of all devoted Muslims. And for a truly pleasant journey to the Holy Places, there can be no better choice than Saudia.

Saudia provides you with the ideal Umrah flight — from the special travel prayer before take-off, to the announcement of Mikat Al-Ihram before landing.

So for this all-important journey, make an all-important choice. Fly Saudia.

For more information and reservation, please call your travel agent or Saudia's reservation offices.

saudia
SAUDI ARABIAN AIRLINES
Ahlan Wasahlan

SV 2 91
ORIENT

Heartiest Greetings to

KING
FAHD BIN ABDUL AZIZ
AND THE BROTHERLY PEOPLE OF
SAUDI ARABIA
ON THEIR NATIONAL DAY

Mohammad Siddique Khan

CHAIRMAN

Pakistan Overseas Employment Promoters Association

Propritor AL-SIDDIQUE CORPORATION (PVT) LTD.

D D-124, Shamsabad
Rawalpindi - Pakistan
P.O. Box 1063

Off : 421371 - 840573 - 421372
Res : 843952
Tlx : 54370 SIDIQ PK.

Fax : 9251 - 844501

نوجوان نسل کا اردو، انگریزی
زبان میں شائع ہونے والا واحد
بین الاقوامی جریدہ

آڈٹ بیرو آف سرکولیشن
گورنمنٹ آف پاکستان وزارتِ
اطلاعات و نشریات سے باقاعدہ
تصدیق شدہ آشاعت (ABC)

ایڈیٹر انچیف: محمد صدیق القادری

ایڈیٹر اعزازی: [illegible]

اسسٹنٹ ایڈیٹر: غلام مرتضے القادری، مس روبینہ

تزئین و آرائش: خلیل شاہد

خطاطی: محمد یوسف گوندل

فوٹو گرافر: فرمان قریشی، صغیر احمد، تبسم

ایکسپورٹ مینجر: تنویر صدیق

سرکولیشن مینجر: توصیف القادری

فی شمارہ ۳۰ روپے

یوتھ انٹر نیشنل میگزین پوسٹ بکس ۲۳۴۶ لاہور پاکستان پبلیشر محمد صدیق القادری نے طیب اقبال پرنٹر رائل پارک لاہور سے چھپوا کر ایوان اوقاف بلڈنگ نزد پرانا سٹیٹ بنک شاہراہ قائداعظم لاہور پاکستان سے شائع کیا۔

جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۱۰ ماہ اکتوبر ۹۱

اس شمارے میں

اداریہ ۵
پاکستان اور مالدیپ میں سعودی عرب کے سفیر سید یوسف المطبقانی سے گفتگو ۷
پاک سعودیہ دوستی کے لازوال رشتے ۱۳
شاہ فہد کا تدبر اور سعودی عرب کا عالمی کردار ۲۳
شہید ضیاء الحق (تحریر اعجاز الحق) ۲۹
وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبد الستار خان نیازی کے اعزاز میں تقریب ۳۷
فلم ۴۰

اداریہ

جہاں عالم اسلام کے مشترکہ مفادات کیلئے اسلامی کانفرنس تنظیم، رابطہ عالم اسلامی، درالمال اسلامی جیسی تنظیمی اسلامی دنیا میں سرگرم عمل ہیں وہاں مسلم نوجوانوں کے مشترکہ مفادات کے تحفظ کیلئے ٹھوس منصوبہ بندی اور جامع پروگرام کی بھی ضرورت ہے عالم اسلام اپنے مسلم یوتھ کی ذہنی، جسمانی نشوونما اور بین الاقوامی تبدیلیوں کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کیلئے اپنے فرائض میں مسلسل غفلت برت رہا ہے۔

حالانکہ یہ ایک حقیقت ہے مسلم یوتھ عالم اسلام کا انتہائی قیمتی سرمایہ اور اثاثہ ہے آئندہ عالم اسلام کو درپیش مسائل انہی یوتھ نے کرنا ہے۔ نئی نسل عالم اسلام کے علمبرداروں سے پوچھنے کا حق رکھتی ہے کہ انہیں کیا مستقبل دیا گیا ہے۔

جبکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالم اسلام کے یوتھ کی فلاح و بہبود کیلئے ٹھوس منصوبہ بندی اور جامع پروگرام تشکیل دے کر مسلمانوں کی نئی نسل کو بہترین مستقبل دینے کی پیش رفت کی جائے

اقوام مسلم کے قائد خادم الحرمین شریفین شاہ فہد کی خدمت اقدس میں گذارش ہے کہ مسلم یوتھ کی بے راہ روی، مذہب سے دوری کے اسباب کا جائزہ لیں۔

مسلم یوتھ کو غیر مسلم اور اسلام دشمن قوتوں کے زیر اثر جاتے سے بچانے کیلئے اپنا رول ادا کریں بین الاقوامی سطح پر عالم اسلام کے یوتھ کیلئے فلاحی بنیادوں پر ایسا ادارہ قائم کریں۔ جو یوتھ کی فلاح و بہبود اور ذہنی و اخلاقی تربیت کیساتھ ساتھ مذہب سے محبت پیدا کرنے میں مدد دے تاکہ امت مسلمہ کو درپیش چیلنج کا مقابلہ کرنے کیلئے مسلم یوتھ کو تیار کیا جاسکے۔

ایڈیٹر انچیف

محمد صدیق القادری

خصوصی اشاعت.......... برائے.......... قومی دن سعودی عرب

روشن مستقبل کی تلاش میں سعودی عرب کی کاوشیں

سعودی عرب کے قومی دن پر پاکستان اور مالدیپ میں سعودی عرب کے سفیر

عزت ماب السید یوسف محمد المطبقانی کی خصوصی گفتگو

یہ امر ہمارے لیے خوشی و مسرت اور عزو افتخار کا باعث ہے کہ آج ہم سعودی عرب کا قومی دن منا رہے ہیں جو ۲۳ ستمبر ۱۹۲۳ء کو توحید کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا۔ جسکی بنیاد بطل جلیل شاہ عبدالعزیز آل سعود مرحوم و مغفور نے رکھی، اور ان کے جانشین ان کے نقش قدم پر چلتے رہے اللہ کے فضل و کرم سے خیر و

برکت کا دور دورہ ہوا اور سعودی عرب تعمیر و ترقی کی راہ پر گامزن اور بیسویں صدی میں ایک روشن باب کا اضافہ ہوا کہ سعودی عرب نے ایسے علاقے میں کتاب و سنت کا نظام قائم کیا جو عرصے دراز سے بدامنی اور بد حالی کا شکار تھا اور وہاں ترقی و تعمیر نام کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔

سعودی عرب کی پالیسی ہمیشہ دانشمندی نرمی اور مثبت پہلوؤں پر مبنی رہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب کو ملت اسلامیہ میں بڑا معزز مقام حاصل ہوا کیونکہ وہ ملت اسلامیہ کا دھڑکنے والا دل ہے سعودی عرب کی حکومت حرمین شریفین شاہ فہد اور ان کے ولی عہد کے احکام و فرامین کی روشنی میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت اور وحدت اسلامیہ کو مستحکم بنانے میں گامزن رہی ہے سعودی عرب کی حکومت کی سیاست کا مرکز و محور وحدت اسلامیہ کا استحکام رہا ہے تاکہ امت اسلامیہ اپنے بلند تر مقام کو حاصل کر سکے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے نکالی گئی ہو تو بھلائی کی دعوت دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو) (سورۃ آل عمران

۱۱۰)

سعودی عرب کے عظیم الشان کارناموں اور عدیم المثال خدمات کا اندازہ کرنا ہو تو آدمی اپنے ذہن اور حافظے کو اس دور کی طرف لیکر جائے جس میں سعودی حکومت قائم ہوئی اس دور کے حالات، داخلی اور بین الاقوامی سطح پر پائے جانے والے جھگڑے جن کی وجہ سے ملکی اور بین الاقوامی دونوں سطحوں پر کشمکش پائی جاتی تھی سعودی عرب کے نرم پالیسی نے ہمیشہ حکمت عملی اور راست اقدام سے کام لیا باہمی اخوت و محبت اور اتحاد و اتفاق کے استحکام کیلئے عربی اسلامی اور بین الاقوامی سطح پر کوشش کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ سعودی عرب کی قیادت نے اختلافات ختم کرنے باہمی رنجشوں کو دور کرنے اور اتحاد کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کیلئے زبردست خدمات سر انجام دیں۔ جسکی بیشمار مثالیں موجود ہیں جن سے ہر انسان واقف ہے خواہ وہ پچاس کے عشرے میں خود ان مشکل ترین حالات سے گزرا ہو یا تاریخ کے حوالے سے انہیں پڑھا ہو ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سعودی عرب کے شامل

پاکستان نے حکومتی اور عوامی سطح پر حق کا ساتھ دیا

حال رہی انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسئلے کو الگ الگ غور و تامل سے دیکھا جائے تاکہ اس سلسلہ میں کی جانے والی کوششوں اور مثبت نتائج کی صحیح صورتحال سامنے آسکے سعودی عرب نے تعمیر و ترقی کے مراحل اسلامی شریعت کے بنیادی اصولوں کے مطابق طے کیے لہذا سعودی عرب کی اجتماعی زندگی میں بڑا زبردست انقلاب آیا اس عرصے میں ایسا امن قائم ہوا جس کی موجودہ دور کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی اسی لئے تعاون کرنے میں بڑی فیاضی سے کام لیا یہاں تک کہ یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ سعودی عرب حق خودارادیت کیلئے ظلم و ستم اور تشدد کے خلاف ہر قسم کا تعاون کرنے والا ملک ہے جسکی وجہ سے امت مسلمہ نے اس پر اپنی محبت اور خراج عقیدت کو نچھاور کیا اور دنیا میں اسے عزت کی نگاہوں سے دیکھا جانے لگا جب یہودیوں نے ۱۹۶۹ء میں مسجد اقصیٰ کو جلایا تو سعودی عرب نے اس شرمناک جرم کے خلاف امت مسلمہ اور عالم دنیا کو باخبر کرنے میں پہل کی یوں عالم اسلام اور عالم دنیا کا شعور بیدار کرنے کا اعزاز سعودی عرب کو حاصل ہوا جسکے نتیجے میں رباط کانفرنس منعقد ہوئی جہاں اسلامی کانفرنس کی بنیاد رکھی گئی جسکے دوران القدس کمیٹی معرض وجود میں آئی جس مسجد اقصیٰ کو یہودیوں کے پنجے سے واگزار کروانے، اس کے آثار اور تاریخی حیثیت کو برقرار رکھنے کیلئے سرگرم رہی۔

سعودی عرب کی حکومت اور عوام کی

سعودی عرب کے سفیر یوسف محمد الطیلانی صدر پاکستان غلام اسحاق خان سے ملاقات کرتے ہوئے

مورخین نے سعودی عرب کے بانی کو قائد بہادر اور عظیم حکمران کے القاب سے نوازا۔ جو اخلاق حسنہ کے پیکر عظیم دانشور اور راست اقدام پر پوری قدرت اور مہارت رکھتے تھے اور یہی چیز سعودی عرب کی پالیسی کی اساس اور بنیاد ہے جسے اسکی دانشمند قیادت نے اسلامی اور عربی اقدام کی بہتری باہمی اتحاد و اتفاق اور خوشحالی و ترقی کیلئے اپنایا۔

سعودی عرب نے امت مسلمہ کے مسائل میں گہری دلچسپی کا مظاہرہ کیا جن میں بڑے بڑے مسئلے مسئلہ فلسطین افغانستان اور مسلم اقلیتوں کے مسائل شامل ہیں بین الاقوامی سطح پر اجتماعات میں بھرپور کوششیں صرف کی مالی

مجاہدین کی اسلامی حکومت قائم کرنے میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد کا سفارت خانہ بڑی حکمت عملی سے دانشمندانہ اقدام کی معاونت کررہا ہے

جانب سے بارہ سال کے عرصے میں جہاد افغانستان کیلئے جو تعاون کیا گیا وہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس تعاون کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ اسے خادم حرمین شریفین شاہ فہد اور انکے ولی عہد کی سرپرستی حاصل رہی مجاہدین افغانستان اللہ کے فضل و کرم اور سعودی عرب و پاکستان کے تعاون سے روسی افواج کو افغانستان سے نکال باہر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ سعودی عرب نے اس جہاد میں مالی و جانی ہر دو طرح سے اپنی رضا، ورغبت اور اللہ تعالیٰ کہ اس فرمان کے پیش نظر حصہ لیا (اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اگر تمہیں اسکا علم ہو)

سورۃ التوبۃ ایت ۴۱

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اور ان سے اس وقت تک لڑائی کرو جب تک فتنہ فرو نہیں ہو جاتا اور صرف اللہ کا دین باقی نہیں رہ جاتا) سورۃ البقرۃ ایت ۱۹۳

سعودی عرب کا تعاون ان سرگرمیوں میں بھی رہا

جو سعودی امدادی کمیٹی سر انجام دیتی رہی جس کا کام مجاہدین کو مسلح کرنا انکے گھروں کی حفاظت کرنا، یتیموں کی کفالت اور تعلیم کا بندوبست کرنا شہدا کے خاندانوں کی سرپرستی کرنا معذوروں کو سہارا دنیا بیواؤں کا بوجھ اٹھانا اور انہیں تعلیم دنیا، مسجدیں اور مدارس تعمیر کرنا کنویں کھودنا زخمی مجاہدین کا پاکستان اور سعودی عرب میں علاج کرنا مہاجر مریضوں کا علاج کرنا بے سہاروں کو سہارا دینا مسکینوں کو کھانا کھلانا پناہ گزینوں کو پناہ دینا اور مبلغین کو تنخواہ دینا وغیرہ۔

اس کے پہلو بہ پہلو سعودی عرب کے رفاہی ادارے اور کار خیر میں حصہ لینے والے بیشمار لوگ مجاہدین اور پناہ گزین مجاہدین کی امداد کر رہے ہیں۔

ان مقاصد اور دور رس نتائج کی روشنی میں سعودی عرب جہاد افغانستان کی معاونت میں جاری وساری ہے اور متعدد پروگرام بنائے جا رہے ہیں کہ اب اعلیٰ پیمانے پر افغانستان کی تعمیر نو کی جائے تاکہ ایک برادر ملک کی رونقیں دوبارہ لوٹ آئیں یہ بات قابل فخر ہے کہ مجاہدین کی حکومت کو سب سے پہلے سعودی عرب نے تسلیم کیا جسکی وجہ سے جہاد افغانستان کو بڑی اہمیت حاصل ہوئی اور اس کے تعاون میں بیش بہا اضافہ ہوا اسی طرح سعودی عرب نے اسلامی کانفرنس کے وزراء خارجہ کے ۱۸ کانفرنس میں مجاہدین کی عبوری حکومت کو سیٹ مہیا کی اس سلسلہ میں سعودی عرب کے وزیر خارجہ نے مرکزی کردار ادا کیا بیشمار مذاکرت کیے اس طرح مجاہدین کو ان کا اصل مقام حاصل ہوا اور کابل کی کٹھ پتلی حکومت کو معطل کرنے میں سعودی عرب کی پالیسی کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

کویت کی آزادی میں شاہ فہد نے تاریخ ساز کردار ادا کیا سعودی عرب کی قیادت نے باہمی اخوت و محبت اتحاد و اتفاق کے استحکام کیلئے زبردست خدمات سر انجام دی

یہاں یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ دو سال سے زائد عرصہ سے مجاہدین باہمی اختلافات کا شکار ہیں اختلافات ایک طبعی چیز ہے مگر ان واقعات کے پس پردہ خارجی استعمار کارفرما ہے جس سے جہاد کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اس سلسلہ میں سب سے پہلے جس نے اسلامی و دینی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے مسئلہ افغانستان کو بہتری باہمی اختلافات کو رفع کرنے اور مجاہدین میں اتحاد و اتفاق کی فضا پر برقرار رکھنے کی کوشش کی وہ سعودی عرب ہی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر لبیک کہتے ہوئے یہ کارنامہ سرانجام دیا فرمان باری تعالیٰ ہے (بیشک تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں اپنے بھائیوں کے مابین اصلاح کی کوشش کرو) سورۃ الحجرات ایت ۱۰۔

خصوصاً موجودہ حالات جن سے افغانستان گزر رہا ہے یہ مجاہدین کے باہمی اختلافات کے

متحمل رہی نہیں اب تو اتحاد و اتفاق کی شدید ضرورت ہے تاکہ مجاہدین اسلامی حکومت قائم کرکے اپنے خوابوں کی تعبیر حاصل کرلیں اس سلسلہ میں خادم حرمین شریفین شاہ فہد کی خصوصی دلچسپی سے پہلے پرنس ترکی الفیصل اور پھر ڈاکٹر عبداللہ عبدالمحسن الترکی کی قیادت میں سعودی وفد مسئلہ کنٹر کو خوش اسلوبی سے حل کرنے میں کامیاب ہوئے پاکستان میں خادم حرمین شریفین کا سفارت خانہ بڑی حکمت عملی سے دانشمندانہ اقدام کی معاونت کرتا رہا ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ۲ اگست ۱۹۹۰ء کو عراقی جارحیت اور ستم رسانی کے گھناونے جرم نے دنیا کو ہلا کر رکھ دیا تھا عراقی جارحیت صرف کویت تک ہی محدود نہ رہی بلکہ اس نے اپنی فوجیں سعودی عرب کی سرحدوں پر لاکھڑی کیں جو سعودی عرب کے امن و استحکام کیلئے چیلنج بن گئیں تو سعودی عرب کی حکومت اور عوام نے خادم حرمین شریفین اور ان کے ولی عہد کی قیادت میں تاریخی موقف اختیار کیا جو اسکی دانشمندانہ مضبوط پالیسی کے مطابق اور کتاب و سنت کے موافق تھا کہ مظلوم کی مدد اور ظالم کو ظلم سے روکنا چاہے یہ بات تاریخ کے ریکارڈ پر ہے کہ سعودی عرب نے مسئلہ خلیج کے پرامن حل کیلئے پانچ ماہ سے زیادہ عرصہ بہت زیادہ دوڑ دھوپ کی تاکہ جارح اپنی جارحیت سے باز آکر توبہ تائب ہو جائے اور جنگ تک نوبت نہ پہنچے مگر وہ سرکشی پر تل گیا اور کویت سے اپنی فوجوں کی واپسی اور کویت کو حق خودارادیت دینے کی سعودی عرب کی پیشکش کو ٹھکرا دیا کیونکہ وہ شروع سے ہی تباہی و بربادی اور جنگ کا دلدادہ رہا ہے ابھی ایران کی جنگ ختم نہیں ہوئی تھی کہ پوری دنیا کے ساتھ محاذ جنگ کھول دیا سعودی عرب کی بین الاقوامی قدرو منزلت کی وجہ سے اسلامی عربی اور دنیا بھر کے ممالک نے اسکی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سعودی عرب کے دفاع اور کویت کی بحالی اور حق خوارادیت کیلئے تعاون کیا پاکستان نے حکومتی اور عوامی سطح پر حق کا ساتھ دیا جارحیت اور اس کے نتائج کی مذمت کی اور اقوام متحدہ کی قرار دادوں کو تسلیم کیا اسی طرح جمہوریہ مالدیپ نے بھی جارحیت کی مذمت کی اور کویت سے عراقی فوجوں کی واپسی کی بین الاقوامی قرار دادوں کی حمایت کی۔

یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ افغانستان میں اس جارحیت کے خلاف شدید رد عمل کا مظاہرہ ہوا اور مجاہدین کی حکومت نے جارحیت کے خلاف کویت کی بحالی کیلئے اپنی فوج روانہ کی۔

یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت سے جارحیت کے بادل چھٹ گئے اور خلیجی بحران نے یہ ثابت کر دیا کہ سعودی عرب کی نرم اور دانشمندانہ پالیسی نے اللہ کے فضل و کرم سے معرکہ سر کر لیا اور

سعودی عرب کی حکومت اور عوام نے بارہ سال جہاد افغانستان میں فراخدلانہ تعاون کیا

کویت اپنے اصل حقدار حکمرانوں کی قیادت میں بحال ہو گیا۔

سعودی عرب آج بھی اپنی دانشمندانہ قیادت کے زیر سایہ ترقی و تمدن کی طرف رواں دواں ہے اور پوری گرم جوشی کیساتھ اپنے تابناک ماضی میں مزید کارناموں کا اضافہ کر رہا ہے۔

سعودی عرب کی حکومت اور عوام نے عراقی جارحیت اور ستم رسانی کے گھناؤنے جرم

کے خلاف خادم حرمین شریفین اور ولی عہد کی قیادت میں تاریخی جرأت مندانہ موقف اختیار کیا

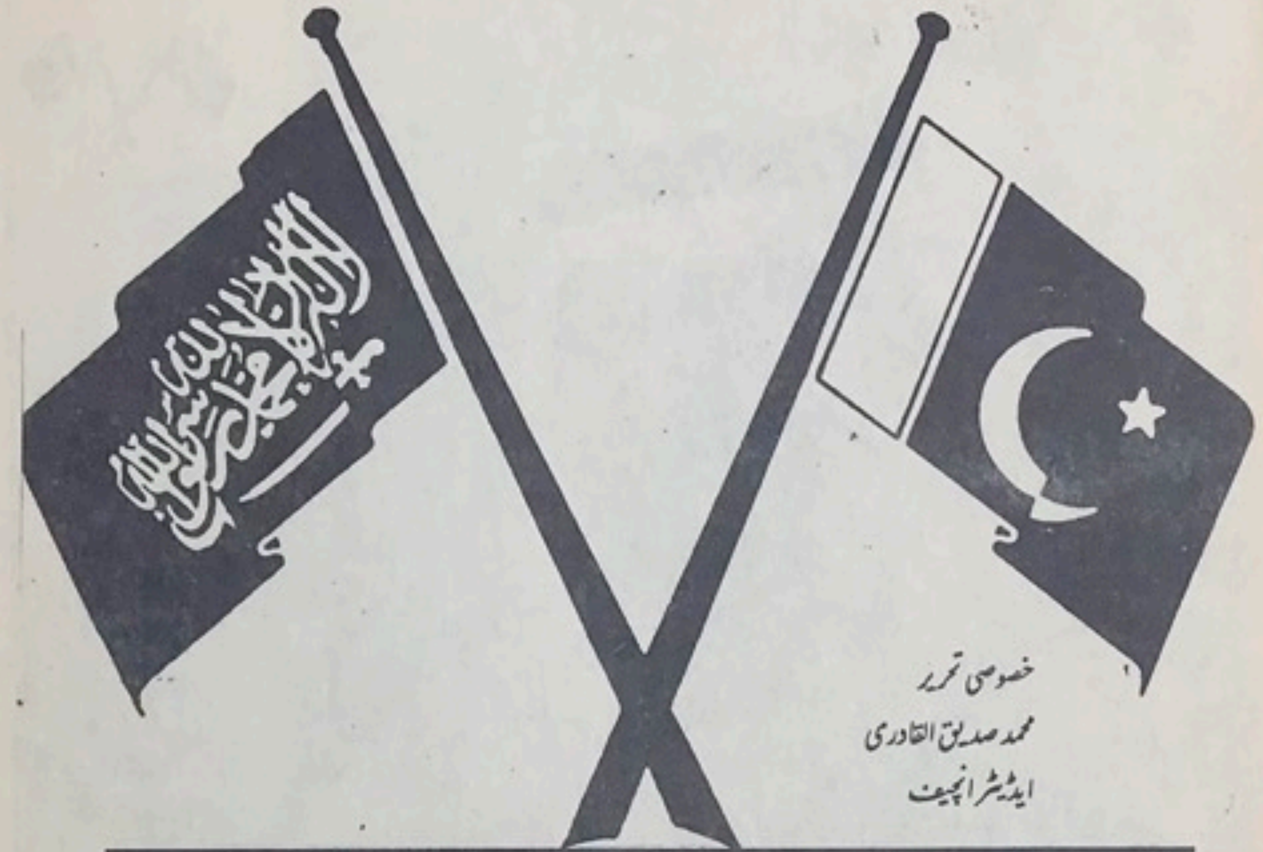

خصوصی تحریر
محمد صدیق القادری
ایڈیٹر انچیف

پاک سعودیہ دوستی کے لازوال رشتے

پاکستان اور سعودی عرب دوستانہ تعلقات کے لازوال رشتوں میں منسلک ہیں دونوں برادر اسلامی ملکوں نے ہمیشہ ہر مشکل وقت میں ایک دوسرے کا بھرپور ساتھ دیا ہے پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان " تاریخی، مذہبی، ثقافتی، سیاسی، اور تجارتی سطح پر برادرانہ تعلقات کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے صدیوں پرانی اس گہری وابستگی کی بنا پر آج یہ دونوں ملک امت مسلمہ کی تمام تر توقعات کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔

محل وقوع کے اعتبار سے عظیم قابل فخر برادر اسلامی ملک سعودی عرب دنیا کے نقشے پر مرکزی حیثیت کا حامل ہے سعودی عرب کے شمال میں عراق، کویت اور اردن کی سرحدیں ملتی ہیں جنوب میں یمن اور سلطنت اومان کی سرحدیں ہیں مشرقی سرحد میں بحرین اور قطر کی ریاستیں اور مغربی سرحد بحیرہ احمر سے ملتی ہے۔

۲۳ ستمبر ۱۹۳۲ء کو دنیائے اسلام

۲۳ ستمبر کو سعودی بھائی قومی دن کے طور پر مناتے ہیں

کے عظیم مدبر سعودی سلطنت کے بانی مرحوم شاہ عبدالعزیز بن سعود نے سعودی عرب میں تمام قوانین کو قرآن و سنت کے تابع کر کے اسلامی نظام حیات کی بنیاد رکھی یہ مملکت توحید کے نام پر قائم ہوئی ۲۳ ستمبر کو ہر سال سعودی بھائی اس عظیم دن کی یاد مناتے ہوئے اپنا قومی دن قرار دیتے ہیں۔

سعودی عرب کے موجودہ فرمانروا امت مسلمہ کے عظیم قائد خادم الحرمین ا شریفین عزت ماب شاہ فہد بن عبدالعزیز السعود ہیں ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن السعود ہیں الریاض سعودی عرب کا دارالحکومت ہے۔ مکہ مکرمہ سعودی عرب کا سب سے اہم اور امت مسلمہ کا مقدس ترین شہر ہے۔ اس شہر میں مسلمانوں کا سب سے بڑا اور اہم مرکز خانہ کعبہ ہے۔ یہ شہر رسول پاک کا جائے ولادت بھی

صدر پاکستان غلام استحاق خان کے مجوزہ دورہ سعودی عرب کو سفارتی حلقے بڑی اہمیت دے رہے ہیں

ہے۔ رسول مقبول پر پہلی وحی اس شہر میں نازل ہوئی تھی اس شہر میں ہر سال پاکستان سمیت پوری دنیا سے لاکھوں فرزندان توحید حج بیت اللہ کے لیے اکھٹے ہوتے ہیں۔ مدینہ منورہ سعودی عرب کا اہم شہر ہے۔ یہ شہر دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے انتہائی مقدس اور روحانی اہمیت کا حامل ہے۔ روضہ رسول اللہ مسجد نبوی مدینہ منورہ میں واقع ہے۔ جہاں رہتی دنیا تک انسانیت کے لیے روحانی فیض اور اللہ کی رحمتوں کا خزانہ ملتا رہے گا جدہ سعودی عرب کی بندرگاہ ہے۔ مکہ مکرمہ روانہ ہونے کے لیے حجاج اکرام یہاں سے گزر کر جاتے ہیں دمام سعودی عرب کا اہم صنعتی شہر ہے تیل نکالنے کا سب سے بڑا اہم علاقہ ہے۔

سعودی عرب کے دستور کی احساس قرآن وسنت ہے آل سعود کی اسلام سے بے پناہ محبت کرنے والی فعال اور متحرک قیادت نے معاشی ترقی کی منزلیں بڑی تیزی سے طے کر کے سعودی عرب کو دنیا کی جدید اسلامی ، فلاحی، مملکت میں تبدیل کر دیا ہے زندگی کے ہر شعبہ میں سعودی عوام کی ترقی و خوشحالی

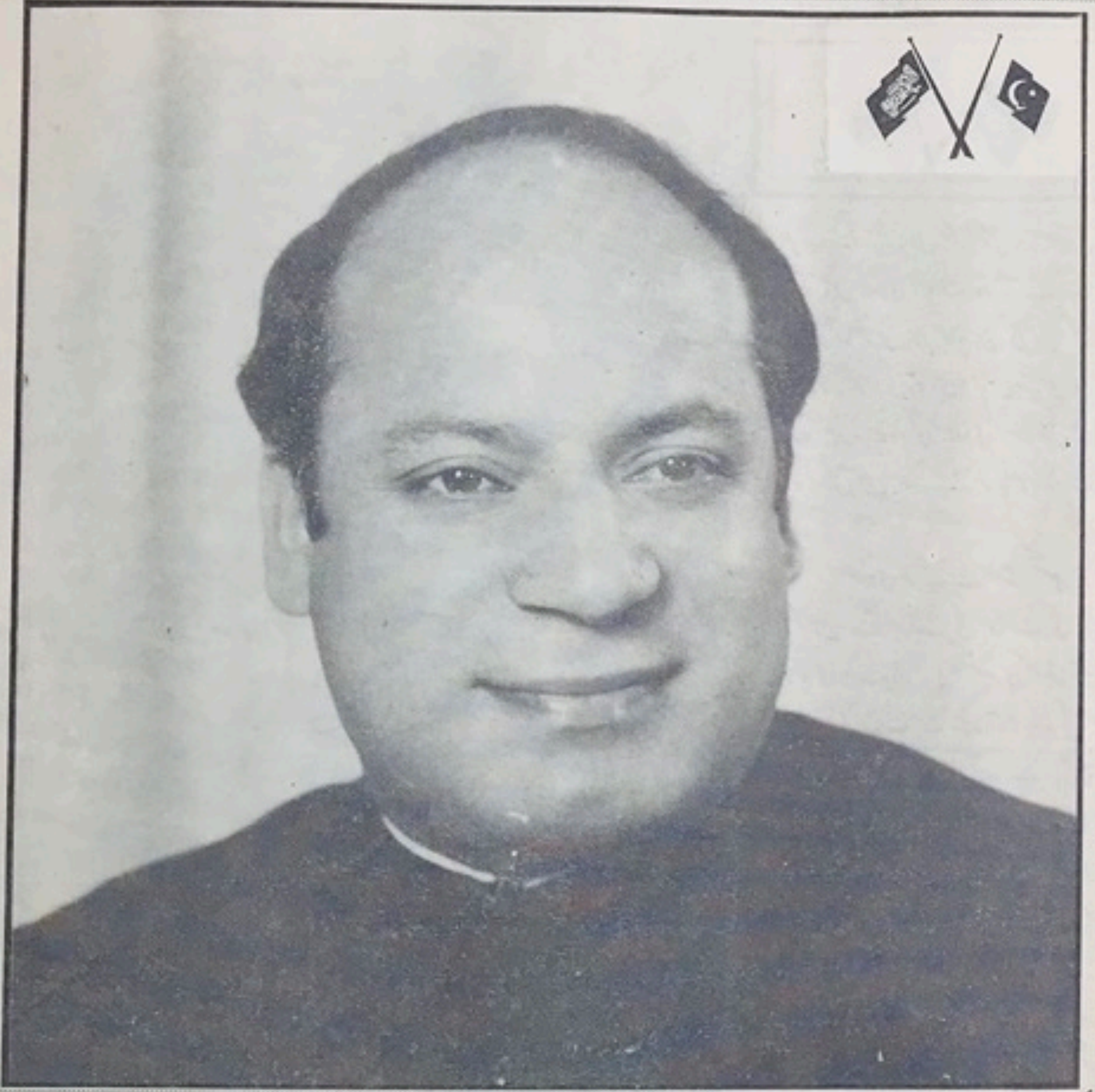

انتہائی حوصلہ افزا اور قابل تعریف ہے۔

اللہ کے فضل سے آج سعودی عرب گندم کی پیداوار میں نہ صرف خود کفیل ہے بلکہ دیگر ممالک کو بھی بڑی وافر مقدار میں برآمد کرتا ہے۔

سعودی عرب نے دنیا بھر کے مسائل کے حل میں بین الاقوامی برادری میں بڑا اہم اور تاریخی کردار ادا کیا ۱۹۸۱ء میں عزت ماب شاہ فہد بن عبدالعزیز کی ذاتی کوششوں اور کاوشوں سے چھ ملکوں کی خلیج کواپریشن کونسل (GCC) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ سعودی عرب بین الاقوامی پلیٹ فارم، اقوام متحدہ، عرب لیگ، اسلامی کانفرنس تنظیم اور ایپکا سمیت تمام عالمی اداروں میں حق وصداقت اور انصاف کی سربلندی مظلوم قوموں کی حمائت ، ایٹمی ہتھیاروں کی پھیلاؤ کو روکنے اور عالمی قیام امن کے فروغ میں عالمگیر تاریخی کردار ادا کر رہا ہے۔

سعودی عرب کے دستور کی اساس قرآن وسنت ہے

سعودی عرب پاکستان کا آزمایا ہوا دوست ہے

سعودی عرب پاکستان کا آزمایا ہوا بے لوث مخلص اور قابل فر دوست ہے جس نے ہر مشکل اور آڑے وقت میں پاکستان کی ہمیشہ دل کھول کر بڑی فیاضی سے امداد کی علاقائی اور بین الاقوامی امور میں ہمیشہ پاکستان کا ساتھ دیا ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگوں میں سعودی عرب نے جس پامردی اور زندہ دلی

عرب کے نیک دل حکمرانوں اور سعودی عوام نے جس اسلامی اخوت اور جذبے کے تحت افغان مہاجرین اور مجاہدین کی دل کھول کر فراخدلانہ امداد کی وہ بھی دنیا کی سیاسی تاریخ میں بے نظیر ہے۔ کئی سعودی مسلمانوں نے جہاد افغانستان میں حصہ لے کر جام شہادت نوش کیا۔

سعودی عرب نے مسئلہ کشمیر پر ہمیشہ پاکستان کے موقف کی حمائت کی ہر بین الاقوامی پلیٹ فارم پر کشمیری مسلمانوں کے حق خود ارادیت کے لیے آواز بلند کی سعودی عرب کی اکاوشوں کا نتیجہ ہے۔ آج مسئلہ کشمیر اہم بین الاقوامی ایشو بن چکا ہے انشاءاللہ سعودی عرب کی بھرپور حمائت اور تعاون سے عنقریب کشمیری مسلمان بھی غلامی زنجیروں سے آزاد ہو جائیں گے۔

سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان نہائت گہرے اقتصادی تعلقات قائم ہیں سعودی عرب پاکستان کی معاشی ترقی میں نہائت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ دونوں ملکوں سے پاکستان کا ساتھ دیا تاریخ میں بے مثال ہے۔

سعودی عرب کے نیک دل اور فیاض حکمران خصوصاً موجودہ فرمانروا خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز اسلام کے نام پر قائم ہونے والے پاکستان کو اپنا وطن سمجھتے ہیں سعودی عرب کی پاکستان اور پاکستانی عوام کے بے پناہ عقیدت اور محبت کے جذبات ناقابل فراموش ہے۔

جہاد افغانستان میں سعودی عرب کا کردار قابلِ تعریف ہے

سعودی عرب دنیا کا پہلا ملک ہے جس نے افغانستان پر روسی قبضے کو سب سے پہلے چیلنج کیا اور کابل انتظامیہ سے سفارتی تعلقات ختم کیے روس جیسی سپر پاور کے آگے سینہ سپر ہونے کے لیے پاکستان کو اپنی ہر طرح کی مکمل امداد کا یقین دلایا جب افغان مہاجرین کی آزاد حکومت قائم ہوئی تو سب سے پہلے سعودی عرب نے اسے تسلیم کیا سعودی عرب کے اشتراک سے اسی ضمن میں کئی ادارے کام کر رہے ہیں سعودی عرب کے برادرانہ تعاون کا مقصد یہ ہے کہ پاکستان کو مالی طور انتہائی مستحکم کر کے دنیا کا جدید ترین ملک بنا دیا جائے اسلام کے اس عظیم قلعے کو معاشی طور پر خود کفالت اور خود انحصاری کی منزل سے ہمکنار کر دیا جائے تاکہ یہ ملک دوسرے

مسلمان ملکوں کے لیے جدید ٹیکنالوجی کی فراہمی کا سرچشمہ بن جائے پاکستان اور سعودی عرب میں اقتصادی شعبے میں بڑھتا ہوا بھرپور تعاون دونوں برادر اسلامی ملکوں کے درمیان نہائت گہرے اور قریبی تعلقات کا آئینہ دار ہے۔ ابھی حال ہی میں سعودی عرب کے ممتاز تاجروں کا اعلیٰ اختیاراتی وفد اسلامک چیمبرز آف کامرس کے صدر معروف سعودی تاجر عزت مآب ابو داؤد اسماعیل کی قیادت میں پاکستان آیا تھا۔ سعودی وفد نے صدر غلام اسحاق خاں، وزیر اعظم میاں نواز شریف،

سعودی تجارتی وفد کے دورۂ پاکستان سے پاک سعودیہ تجارت میں بے شمار مواقع پیدا ہوئے ہیں

وفاقی وزراء اور اسلام آباد راولپنڈی لاہور اور کراچی کے چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز عہدیداروں کے علاوہ ممتاز تاجروں سے تفصیلی ملاقاتیں کیں۔ پاکستانی مصنوعات کی ایکسپورٹ اور مشترکہ سرمایہ کاری کے لیے نتیجہ خیز ملاقاتیں کیں تھیں۔

سعودی وفد کے دورہ پاکستان سے پاک سعودیہ تجارتی تعلقات میں بے شمار مواقع پیدا ہوئے ہیں سعودی عرب میں لاکھوں پاکستانی کارکن مختلف نوعیت کے کاموں میں مصروف ہیں اسی طرح پاکستانی برادر ملک کی خدمت کے ساتھ ساتھ پاکستان کی معاشی خوشحالی اور زرمبادلہ کے حصول میں مدد کر رہے ہیں۔

پاک سعودیہ دوستی کی سب سے روشن مثال اسلام آباد میں واقع شاہ فیصل مسجد ہے جو سعودی عرب کے فراخدلانہ عطیے سے تعمیر ہوئی ہے یہ مسجد عالم اسلام کے اتحاد کے داعی اسلامی کانفرنس کے بانی سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فیصل شہید کے نام سے منسوب ہے۔ شاہ فیصل شہید کی پاکستان کے لیے قابل تعریف خدمات کے اعتراف میں پاکستان نے اپنے اہم تجارتی شہر لائل پور کا نام تبدیل کر کے شاہ فیصل آباد رکھا یہ شہر اب پوری دنیا میں لائل پور کی بجائے فیصل آباد کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔ فیصل مسجد پاک سعودیہ دوستی کی مشعل کو ہمیشہ روشن رکھے گی۔

خلیجی بحران اور جنگ میں پاکستان نے اس آزمائش کی گھڑی میں اپنے عظیم برادر ملک سعودی عرب کا مکمل ساتھ دیا گیارہ ہزار فوجیں سعودی عرب کی حفاظت کے لیے روانہ کیں۔ خلیج کی جنگ سے پاکستان کی معیشت پر بُرے اثرات کو دیکھتے ہوئے سعودی عرب

کے عظیم فرمانروا شاہ فہد نے تین مہینوں کے لیے یومیہ ۵۰ ہزار بیرل تیل مفت فراہم کر کے ایسے جذبہ محبت اور خیر سگالی کا مظاہرہ کیا دوستی کی تاریخ میں جس کی مثال نایاب ہے۔

پاک سعودیہ دوستی کا ذکر کرتے ہوئے سعودی عرب کے موجودہ سفیر عزت مآب السید یوسف محمد المطبقانی کی بے مثال خدمات کا تذکرہ نہ کرنا زیادتی ہو گی۔

سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد نے یوسف محمد المطبقانی کی صورت میں ایثار و وفا کے مہکتے ہوئے پھول کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا ہے۔ جس کی خوشبو پاکستان کے ہر شعبہ زندگی میں محسوس ہوئی ہے۔ یوسف المطبقانی نے تین سال کے مختصر عرصے میں پاکستان میں سفیر کی حیثیت سے اپنی بے پناہ ذہانت اور خداداد صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کر کے پاکستانیوں کے دلوں میں ایک خاص مقام پیدا کیا ہے آپ خوب سیرت، انتہائی شریف النفس، صاف گو، نرم حلیم سادہ طبیعت کے مالک سفارتی میدان میں نہ صرف منجھے ہوئے

خلیجی بحران میں پاکستان نے سعودی عرب کا ساتھ دے کر دوستی کا حق نبھایا ہے

سفارت کار ہیں بلکہ وکالت اور دینی تعلیم پر بھی مکمل دسترس رکھتے ہیں پاکستان کے لیے ان کے خیالات بڑے بلند اور ارفع ہیں پاک سعودیہ دوستی کے فروغ کے کاموں میں کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ مطبقانی واقعی بڑے عظیم اور انسان دوست، پاکستان نواز شخصیت ہیں۔ پاکستان کو سعودی عرب کی طرح اپنا وطن اور گھر سمجھتے ہیں پاکستانیوں کی اسلام سے محبت اور مہمان نوازی کے معترف ہیں ان کی انہی خوبیوں کی بدولت ہر شعبہ زندگی میں ہزاروں دوست اور لاکھوں مداح ہیں خلیجی بحران اور جنگ میں یوسف المطبقانی کے پاکستان میں اہم قابل تعریف رول کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا پاک سعودیہ دوستی کی کٹھن آزمائش کے وقت ناقابل فراموش کردار ادا کیا حکومت پاکستان اور پاکستانی عوام کی طرف سے اس اہم نازک موقعہ پر بھرپور حمائت گیارہ ہزار پاکستانی فوج بھیجنے کے فیصلے میں یوسف المطبقانی انتھک سفارتی کوششوں کی بے مثال کامیابی تھی نازک حالات میں اسلام آباد اور ریاض کے درمیان مسلسل رابطہ رکھا سعودی حکمرانوں تک پاکستانی حکومت اور عوام کے پرخلوص جذبات پہنچانے میں شب و روز کوشاں رہے اپنی

سعودیہ دوستی کو مزید فروغ اور مستحکم کرنے میں قابل داد خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہی قابلِ قدر، بے لوث خدمات کی بدولت انہیں ہر مکتبِ فکر کے لوگوں میں انتہائی عزت و احترام اور محبت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

یہ روز روشن کی طرح حقیقت ہے پاکستان سعودیہ دوستی کے لازوال رشتوں کو مزید فروغ اور مستحکم کرنے میں سعودی سفیر کی قابل تعریف خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔

اس موقعہ پر میری حکومت پاکستان خصوصاً صدر غلام اسحاق خاں، وزیر اعظم میاں نواز شریف کی خدمت میں تجویز ہے کہ پاک

سعودی عرب کی بھرپور حمائت سے کشمیری مسلمان عنقریب غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہو جائیں گے

سعودیہ دوستانہ تعلقات میں بے مثال خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت پاکستان سعودی عرب کے باصلاحیت اعلیٰ سفارت کار یوسف المطبقانی کی حوصلہ افزائی کے لیے اعلیٰ ترین سول ایوارڈ دیں پاکستان کے لیے بے مثال خدمات کا اعتراف کرنے سے پاک

سیمیناروں، کانفرنسوں، اور دیگر عوامی تقریبات سے خطاب کر کے خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد کے امت مسلمہ کے عظیم تر مفاد میں اختیار کیے گئے موقف کی موثر انداز سے ترجمانی کرتے رہے۔ یوسف المطبقانی کے محنت، محنت، جانفشانی کے ساتھ پاک

صحت کی پرواہ کیے بغیر شدید ذہنی دباؤ تھکا دینے والے کاموں میں ہمہ وقت مصروف دیکھے گئے یوسف المطبقانی نے پاکستان کے حکمرانوں کے علاوہ ہر شعبہ زندگی کے ذہین اور بااثر لوگوں سے مسلسل رابطہ رکھا صدام کے پروپیگنڈے کا بڑے موثر انداز میں سدباب کیا

سعودیہ دوستی کے لیے کام کرنے والوں کے حوصلے مزید بلند ہوں گے۔

اطلاعات کے مطابق اگلے ماہ اکتوبر کے پہلے ہفتے پاکستان کے صدر غلام اسحاق خان اعلیٰ اختیاراتی وفد کے ساتھ سعودی عرب کے اہم خیر سگالی دورے پر روانہ ہوں گے۔

صدر پاکستان کے سعودی عرب کے مجوزہ دورے کو سفارتی حلقوں میں انتہائی غیر معمولی اہمیت دی جا رہی ہے۔ توقع ہے صدر غلام اسحاق خاں کے سعودی عرب کے دورے کے موقعہ پر خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن

یوسف المطبقانی کی پاک سودیہ دوستی کیلئے بے مثال خدمات پر حکومت پاکستان کو اعلیٰ ترین سول ایوارڈ دینا چاہیے۔

عبدالعزیز ولی عہد شہزادہ عبداللہ بن سعود عبدالعزیز سمیت سعودی حکمرانوں کے ساتھ مذاکرات ہوں گے خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد نے پاکستان میں موجودہ حکومت کی نفاذ اسلام کے لیے کی جانے والی کوششوں کو ہمیشہ سراہا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے۔ صدر غلام اسحاق خاں سعودی عرب کے مجوزہ دورے پر پاکستانی عوام کے پرخلوص جذبات نیک خواہشات شاہ فہد تک پہنچائیں سعودی عرب کے نیک دل حکمران کو دورہ پاکستان کی دعوت دیں بتائیں کہ پاکستان کے عوام خادم الحرمین الشریفین کے دورہ پاکستان کے لیے کس قدر بے تابی سے منتظر ہیں۔ بین الاقوامی حالات میں تبدیلی کا تقاضا ہے کہ پاکستان اور

سعودی عرب مشترکہ دفاع کے سمجھوتے پر دستخط کریں دونوں ممالک میں دفاعی تجارتی تعاون امت مسلمہ کے عظیم تر مفاد میں ہے۔ عالم اسلام کے اتحاد اور مفادات کا تحفظ پاک سعودیہ تعلقات میں مزید گرم جوشی، اور بھرپور تعاون میں مضمر ہے۔

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد پاکستان کو اپنا وطن سمجھتے ہیں

پاک سعودیہ دوستی کے لازوال رشتوں کو مزید فروغ دینے میں یوسف المطبقانی کی خدمات قابلِ تعریف ہیں

Heartiest Greetings to

KING
FAHD BIN ABDUL AZIZ
AND THE BROTHERLY
PEOPLE OF

SAUDI ARABIA
ON THEIR NATIONAL DAY
GHULAM RASOOL MIANDAD
OVERSEAS EMPLOYMENT
PROMOTER & RECRUITING
AGENTS

OEP LICENCE NO. 0277/KAR/1984
218 SABIR MANZIL GODEON CINEMA
MARSTON ROAD KARACHI
TEL: 721546 CABLE: "WELL COTTON"

شاہ فہد کا تدبر اور سعودی عرب کا عالمی کردار

تحریر عزیز آف فیصل آباد

اگر آج کی دنیا کو اس تالاب سے تشبیح دی جائے جو گدلے پانی میں ایک کنول کا پھول بھی رکھتا ہے جو یہ صفت رکھتا ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنا سر گدلے پانی کی سطح سے ہمیشہ بلند تر رکھتا ہے گو اس کی شاخیں گرداب اور خاردار شاخوں میں الجھی رہتی ہیں۔ اسی طرح سعودی شاہی خاندان بھی خادمین حرمین شریفین کی خداداد حیثیت سے شاہ فہد بن عبدالعزیز کی قیادت میں عالمی سیاسی کردار سرانجام دے رہا ہے اور ہر حالت میں اپنی اسلامی روایات اور اخلاقی قدروں کو پامال نہیں ہونے دیتا۔

حالیہ خلیجی جنگ اور اس سے پہلے خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز آل سعود نے جس صبر و تحمل اور بے پایاں تدبر کا مظاہرہ کیا ہے وہ ایک تاریخ ساز اور منفرد کردار ہے۔ اس اہم نکتہ پر آگے بحث کریں گے۔ مملکت سعودی عرب کو خداداد شرف حاصل ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے خاص کرم سے دین اسلام کے مرکز کے

شاہ فہد عالم اسلام کی یکجہتی کیلئے فیصل شہید کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں

لیے اس مقدس سرزمین کو پسند فرمایا۔ اس لیے ہر مسلمان اپنے عقیدہ سے محبت کی بنا پر سعودی عرب کی عظمت و وقار کو اپنی زندگی سے بھی عزیز تر سمجھتا ہے اور اس کے تقدس اور دفاع کو اولیت دیتا ہے۔ مگر اہل پاکستان کا یہ المیہ ہے کہ وطن عزیز میں بعض عناصر معمولی فقہی اختلافات کو ہوا دیتے ہیں اور بعض سعودی عرب کی عالمی حیثیت سے حاسد ہیں اسلئے وہ مخالفت کرتے ہیں گو کہ وہ اقلیت میں ہیں (بہت ہی کم تعداد میں) ان کے کردار پر بھی آگے چل کر بحث کریں گے۔

اس ہنگامہ خیز دور میں ہر طرف افراتفری کا دور ہے۔ اقوام، قبیلے، گروہ اور علاقائی ذہین رکھنے والے ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں مگر سعودی عرب کی حکومت دن رات تمام سال صرف اور صرف بحثیت فلاحی اسلامی مملکت کے مصروف رہتی ہے کہ کس طرح وہ حجاج اور سال بھر آنیوالے عمرہ کی سعادت حاصل کرنیوالوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں دی جائیں اور ہر سال ان کی آمد میں اضافہ کے پیش نظر تعمیر نو کے لیے اور حرم شریف کے اردگرد توسیعی منصوبوں پر عمل کرنے کے لیے اربوں ڈالر کی املاک خرید کر عظیم توسیع کام کی راہ ہموار کی جاتی ہے جس کا دنیا کی کوئی حکومت اور معاشرہ تصور بھی نہیں کر سکتا اور نہ ہی سعودی عرب کی حکومت سے زیادہ کوئی حکومت یا کئی حکومتیں یا ممالک مل کر بھی اتنا نہیں کر سکتے کیونکہ کوئی دوسرا ملک اتنے وسائل نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی عظمت کی خاطر ہی سعودی عرب کو بے پایاں وسائل سے سرفراز فرمایا ہے۔ نہ صرف حرمین

شریفین کے عظیم توسیعی منصوبوں کے لیے بلکہ عالم اسلام کی سربلندی، وقار، اسلامی یکجہتی فلسطینیوں کی فلاح و بہبود اور بیروت کی ہنگامی امداد اور امن کے لئے گرانقدر خدمات کو بدترین دشمن بھی سراہنے پر مجبور ہیں۔

شاہ فہد بن عبدالعزیز ۱۹۲۳ء میں پیدا ہوئے۔ سکول آف نوبلز میں سائنس اور آرٹ میں تعلیم حاصل کی شرعی قوانین کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ انہوں نے جید علما کی صحبت میں اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کیا۔ شاہ فہد نے تعلیم پر خصوصی توجہ مرکوز رکھی اسلئے ۵۳-۱۹۵۲ء کے اوائل میں وزارت تعلیم کا قلمدان انکے سپرد کیا گیا۔ اسکے بعد سعودی عرب کے نظم و ضبط کی اہمیت پیش نظر وزارت داخلہ کی ذمہ داری ان کے سپرد کی گئی۔

شاہ فیصل شہید جنہیں امت مسلمہ کے اتحاد کا نقیب و بانی کہا جاتا ہے اور جن کی عظیم حکمت عملی ہی کے طفیل اسلامی سربراہ کانفرنس کا قیام عمل میں آیا۔ کئی بار شاہ فہد شاہ فیصل کے ساتھ عالمی لیڈروں سے مذاکرات کیلئے ان کے ہمراہ گئے۔ جب ۲۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو شاہ فیصل شہید ہوئے تو مرحوم شاہ خالد نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے شاہ فہد عبدالعزیز کو ولی عہد مقرر کر دیا جسے تمام قوم نے لبیک کیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں کے طفیل شاہ خالد کی موثر معاونت کی اور وہ اقدامات کئے جن سے شاہ فیصل شہید کے مشن کی تکمیل کو اپنی اولین ترجیح دی جس کا مقصد اسلامی ممالک کی یکجہتی اور عظمت اسلام ہے۔ شاہ فہد کو سعودی عرب کے اہم عالمی رول کا احساس ہے۔ اسلئے ہمیشہ مطلوبہ اقدامات میں مصروف رہتے ہیں۔

جب ۱۹۷۳ء میں شاہ فیصل بن عبدالعزیز نے اوپیک (OPEC) کی تنظیم میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرنیوالے ملک کی حیثیت سے اپنا تاریخی کردار سر انجام دیا اور تیل کو بطور "ہتھیار" استعمال کرنے کی دھمکی دی اور کہا کہ القدس شریف اور فلسطین کو آزاد کروانا اتنا ہی اہم ہے چنانچہ اس نعرۂ حق کے بلند ہونے کے بعد انہوں نے کمال حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شاہ فہد نے عالمی معاملات میں اپنا بھرپور کردار سرانجام دیا اور عالمی لیڈروں سے مہارت کے ساتھ موثر بات چیت کی۔

۱۲ جون ۱۹۸۲ء کو شاہ خالد بن عبدالعزیز کی وفات کے بعد شاہ فہد بن عبدالعزیز نے عنان

شاہ فیصل شہید امت مسلمہ کے اتحاد کے نقیب ہیں

حکومت سنبھالی اور قوم سے نہایت اثر انگیز انداز میں خطاب کیا۔ انکی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور بھرائی آواز سے خطاب کرتے ہوئے قوم سے وعدہ کیا کہ وہ عالم اسلام کی یکجہتی، اسلام کی عظمت لئے شاہ فیصل شہید کے مشن کو جاری رکھیں گے اور سعودی عرب کو اقوام عالم میں ایک نمایاں مقام دلائیں گے۔ بیروت میں فلسطینوں پر مظالم، عراق و ایران کی جنگ جیسے گمبھیر مسائل پیدا ہو چکے تھے مگر شاہ فہد نے کمال تدبر اور فراست سے ان حالات کا مقابلہ کیا۔ شاہ فہد کی معاونت ولی عہد عبداللہ بن عبدالعزیز نے بھی بڑے تدبر اور فراست سے کی۔ سعودی عرب اور شام کے تعلقات کافی عرصہ کشیدہ رہے مگر بیروت میں اسکے (شام) کے کردار کی بنا پر کئی بار نازک و اہم مواقع پر ولی عہد عبداللہ نے بڑا اہم رول ادا کیا۔ اسی طرح وہ دیگر ممالک میں مراکش، مصر میں اہم سفارتی امور کو طے کرنے کے لئے گئے۔ یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ اکثر یہودی جرائد میں بھی پروپیگنڈا کیا جاتا رہا کہ ولی عہد اور شاہ فہد کے درمیان بعض امور میں اختلافات ہیں مگر وقت نے ثابت کر دیا کہ یہ محض اسلام دشمن لابی کا پراپیگنڈا ہے۔ آل سعود کی بے مثال کامیابی کی بنیادی وجہ شاہی خاندان کا مثالی اتفاق ہے۔

سعودی عرب کی عالمی اہمیت ایک مسلمہ حقیقت ہے جسے عالم اسلام اور عالمی سطح پر بر دو جوہات: نمبر ۱ عالم اسلام کے قدرتی لیڈر کی حیثیت سے اور نمبر ۲ بے پایاں مالی وسائل کی وجہ سے سعودی عرب کی موثر حیثیت اٹل ہے اسلئے سعودی عرب کا کردا اور رول نہایت اہم اور موثر ہے سعودی عرب کی "خاموش" سیاست اور پالیساں منفرد رہی ہیں جس پر وہ سختی سے عمل فرما رہا ہے وہ یہ کہ سعودی عرب دوسروں کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتا اور نہ ہی اسے یہ پسند ہے کہ کوئی دوسرا ملک سعودی عرب کے اندرونی معاملات پر رائے زنی کرے۔ سعودی عرب میں آل سعود کی فعال قیادت نے معاشی ترقی کی منازل تیزی سے طے کرنے کا اہم کردار سرانجام دیا ہے۔ ہر شعبہ زندگی میں اسکی ترقی ایک حیران کن انقلاب ہے یہاں تک کہ سعودی عرب گندم کی پیداوار میں نہ صرف خود کفیل ہے بلکہ کئی ممالک کو برآمد بھی کر رہا ہے۔ آل سعود کے دور میں جتنی اہم اور جس قدر ترقی ہوئی ہے اسکے اعداد و شمار ایک بڑی کتاب پر سینکڑوں صفحات پر محیط ہیں مگر یہاں اتنا ہی

خصوصی اشاعت..............برائے..............قومی دن سعودی عرب

سکتا کافی ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے پسندیدہ دین اسلام کے مرکز اور اس مقدس سرزمین کو اتنے مالی وسائل کو معدنیات کی شکل میں عطا کیا ہے جس کی مثال اور کوئی ملک نہیں پیش کر سکتا۔ یہ اہم اور لاجواب مثال اور کوئی اور عقیدہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سعودی عرب نے اپنے وسائل کو اسلام کی تبلیغ امت مسلمہ کی فلاح، دینی اداروں کے قیام، غریب ممالک کی امداد، جہاد افغانستان کے لئے سب سے زیادہ امداد دینے والا ملک سعودی عرب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مالی وسائل کا صحیح مصرف سعودی عرب کا طرہ امتیاز رہا ہے۔

شاہ فہد بن عبدالعزیز نے مرحوم شاہ خالد بن عبدالعزیز کی طرف سے طائف اور مکہ مکرمہ میں منعقد ہونیوالی اسلامی سربراہ کانفرنس بڑی کامیابی سے نبھایا۔ انہوں نے بیروت اور وہاں پر قائم فلسطینوں کے کیمپوں کی حالت زار سے متاثر ہو کر خاموشی سے بھرپور امداد کی۔ انہوں نے دنیا کو فلسطینوں اور قبلہ اول کی اہمیت باور کروانے کیلئے ۲۳ ستمبر ۱۹۸۳ء کو سعودی قومی دن کی تقریبات کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ سعودی موقف اور عزم دنیا پر واضح ہو۔ انہوں نے خصوصی وفد ترتیب دیئے جو دنیا کے اہم دارلخلافوں: واشنگٹن، ماسکو، لندن، ٹوکیو وغیرہ جا کر یہودیوں کے ظلم و ستم اور بیروت کی حالت زار سے آگاہ کرے۔ اسی طرح انہوں نے اوپیک کی سطح پر بھی اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کیا۔

شاہ فہد بن عبدالعزیز کی قیادت نہ صرف سعودی عرب کے لئے بلکہ تمام اسلامی ممالک کیلئے فعال ثابت ہوئی اور یہ سب کچھ اس لئے ممکن ہوا کیونکہ انہوں نے اہم قومی اور بین الاقوامی معاملات سے نمٹنے کیلئے قابل، محنتی اور با صلاحیت افراد پر بھروسہ کیا جو حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ یہی وہ انداز فکر ہے جو کسی بھی ملک حکمرانوں کو کامیابی سے ہمکنار کر سکتا ہے۔

جہادِ افغانستان

اس ضمن میں جب بھی کوئی مورخ افغانستان کی تاریخ رقم کرنا چاہے گا تو وہ یہ لکھے بغیر نہیں رہے گا کہ جہاد افغانستان میں سعودی عرب کا نمایاں کردار ہے۔ سعودی عرب دنیا کا پہلا ملک ہے جس نے سب سے پہلے افغانستان روسی افواج کے قبضہ کو چیلنج کرتے ہوئے افغانستان کی پٹھو حکومت سے سفارتی تعلقات ختم

شاہ فہد کی قیادت نہ صرف سعودی عرب بلکہ عالم اسلام کیلئے فعال ثابت ہوئی

کر دیئے اور پھر طویل جہاد کے بعد افغان مجاہدین کی آزاد عبوری کو سب سے پہلے سعودی عرب نے تسلیم کیا۔ اس دوران افغان مجاہدین اور افغان مہاجرین کی جتنی فراخدلانہ مدد کی ہے وہ دنیا میں ایک منفرد سنہری مثال ہے کہ آزادی کی تحریکوں میں افغانستان کا جہاد ہے جہاں سعودی عرب نے مالی وسائل بھی قربان کئے اور جانی قربانی بھی پیش کی۔ ہر سال افغان مہاجرین کے لئے سعودیہ کے جہاز قربانی کا گوشت پشاور اور کوئٹہ پہنچاتے ہیں جہاں پر سعودی عرب نے بڑے بڑے ہسپتال اور سکول کھول رکھے ہیں تاکہ افغان بچوں کی تعلیم و تربیت کیساتھ ساتھ انکی طبی ضروریات بھی پوری ہوں (کویت نے بھی ایسا کیا ہے) یہ بات تمام تجزیہ نگار تسلیم کرتے ہیں کہ سعودی عرب جس کے پیش نظر صرف اور صرف افغانستان میں اسلامی تشخص اور آزادی برقرار رکھنا ہے۔ اس اصولی موقف پر ڈٹے رہنے سے اللہ تعالیٰ نے اس کے اثرات قریبی روسی ریاستوں میں جس طرح نمودار ہوئے ہیں وہ تاریخ ساز حقیقت محتاج تعارف نہیں۔ شاہ فہد بن عبدالعزیز کی دور اندیشی اور بصیرت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کس طرح انہوں نے بالٹک ریاستوں اور کئی روسی علاقوں میں اسلامی رجحانات کو بھانپ کر قرآن مجید کے لاکھوں نسخے تحفتاً دیئے اور اب وہاں پر جس طرح انقلاب برپا ہوا وہ اس صدی کا دوسرا بڑا واقعہ ثابت ہوا ہے۔ آج سے چند برس پہلے کسی کے تصور میں بھی نہ آیا تھا کہ ۱۹۹۱ء اشتراکیت کی بنیاد رکھنے والوں کے مجسمے پاش پاش کر دیئے جائیں گے سعودی عرب نے بالٹک ریاستوں کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ ان کو آزاد ریاستوں کو مالی و اقتصادی امداد کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ سعودی عرب کے ان اقدامات

کے دور رس اور تاریخی اثرات مرتب ہوںگے۔
دراصل افغانستان کے جہاد نے بالٹک ریاستوں اور کشمیر میں جو آزادی کی روح پھونکی ہے وہ کامیابی سے ہمکنار ہوگی اور اس کا سہرا بھی سعودی عرب کے شاہ فہد بن عبدالعزیز کے سر پر ہوگا۔ اب خلیج کے حالیہ اہم تاریخی موضوع کی طرف آتے ہیں جسکی ابتداء عراق کے صدر صدام حسین کی ضد اور ہٹ دھرمی کیوجہ سے ہوئی مگر سعودی عرب کے شہد فہد بن عبدالعزیز کی فراست تدبر اور بروقت اقدامات سے صدام حسین کو عبرتناک شکست ہوئی۔ چونکہ تمام دنیا اس حالیہ افسوسناک جنگ تباہی بربادی اور قتل و غارت سے باخبر ہے مگر ان سطور میں صرف شاہ فہد اور سعودی کے کردار پر ہی بحث مقصود ہے۔ جب عراقی صدر نے کویت اور متحدہ امارات پر الزام لگایا کہ انہوں نے زیادہ تیل نکالا ہے اور

اس اعلان کے بعد کہ عراق کویت یا متحدہ پر حملہ نہیں کرے گا سعودی فرمانروا نے بروقت اور صحیح فیصلہ کیا کہ دنیا بھر میں دوست ممالک کو اپیل کی جائے کہ عراق کی ممکنہ جارحیت روکنے کے لئے سعودی عرب کی فوجی امداد کی جائے۔ سعودی عرب اقوام عالم میں اہم مقام رکھتا ہے۔ اس

فہد بن عبدالعزیز نے اسلامی و عرب روایات کے تحت امیر کویت شیخ جابیر الاحمد الصباح اور انکی حکومت کے تمام افراد اور خاندانوں کو اپنے ہاں سعودی عرب میں پناہ دی اور میزبانی کی عرب روایات کی درخشندہ مثال قائم کی۔ کویت کی آزادی میں شاہ فہد بن عبدالعزیز کے بروقت اقدامات، تائید و حمایت کا بڑا دخل ہے۔ مگر سعودی عرب نے عراقی صدر صدام حسین کی کھلی دھمکیوں کے جواب میں جو اقدامات کئے اور اس پر جو خرچ اٹھا اس کا بڑا حصہ سعودی عرب کو ادا کرنا پڑا حالانکہ اس سے پہلے سعودی عرب نے کبھی دفاع پر اتنی کیثر رقم خرچ نہ کی تھی کیونکہ سعودی عرب نے کسی ملک کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا تھا۔ سعودی عرب نے ارض مقدس کے دفاع کیلئے مصر کی ۴۰ ہزار فوجوں کی آمد کے بعد مصر کے ذمے ہزاروں ملین ڈالر کے قرضے معاف کردینے کا اعلان کردیا اور پھر امریکہ سے سفارش کرکے مصر کے ذمہ امریکی قرضے معاف کروئیے گئے۔ سعودی عرب کے اس جذبہ اظہار تشکر سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دوستوں کے بروقت کام آنے کے اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مگر یہ بات نہایت تکلیف دہ ہے کہ شاہ فہد بن عبدالعزیز کی اپیل کا جواب کئی مسلم ممالک نے تاخیر دیا اور بعض ممالک میں جن میں پاکستان شامل ہے۔ کچھ عناصر نے منافقت سے کام لیا اور عراقی سفارتخانہ کے ایما پر پاکستان افواج کے سعودی عرب بھجوانے کی مخالفت کی۔ مگر الحمد اللہ پاکستان کی اکثریت کو یہ فخر حاصل ہے کہ انہوں نے پاکستانی افواج کے

شاہ فہد نے کمال حکمت عملی سے عالمی سیاست میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا

قرضوں کی واپسی کو اس بنا پر روکا کہ ہر دو ممالک "ہرجانہ" دیں تو شاہ فہد نے عراقی وفد کو سعودی عرب آکر متعلقہ فریقوں سے بات چیت ذریعے تصفیہ کا مشورہ دیا چنانچہ انہوں نے آخری لو تک بڑی کوشش کی کہ تصفیہ ہو جائے مگر عراقی وفد نے ایک مختصر ملاقات کے بعد بغداد واپس جانے کا اعلان کردیا جس کے چند گھنٹے بعد عراق نے کویت پر حملہ کرکے قبضہ کرلیا۔ اس اچانک اور

لئے دوست ممالک نے بروقت افواج بھیجوانے کا اعلان کردیا پھر کچھ ہوا وہ ہر حساس انسان کے علم میں ہے کہ شاہ فہد اقوام متحدہ اسلامی کانفرنس، غیر جانبدار ممالک کی تنظیم اور ہر اپیل کو رد کرتے ہوئے صدر صدام حسین نے جنگ کو ترجیح دی۔ مگر اتحادی افواج کے سامنے صدر صدام حسین کو متوقع شکست فاش ہوئی۔ اس جنگ کے شروع ہونے سے پہلے اور بعد تک شاہ

سعودی عرب بھجوانے کا پرزور تائید و حمایت کی۔
ہمارے ہاں بد قسمتی سے بعض سیاسی جماعتوں کے زعما کو جو اپنی جماعتوں کو اسلامی جماعتیں ہونے کا دعوئے کرتے ہیں مگر بڑے دکھ کی بات ہے کہ حالیہ خلیجی جنگ سے پہلے حسب معمول سعودی عرب میں ایک بین الاقوامی کانفرنس ہوئی جس میں حسب معمول جماعت اسلامی کے امیر بھی ان ممالک کے زعما سے ملنے چلے گئے جو سعودی عرب سے اختلافات رکھتے تھے مگر سعودی عرب کی فراخدلی ملاحظ فرمائیں کہ انہوں نے کبھی ایسی جماعت یا انکے ساتھ فقہی اختلافات رکھنے والوں پر تنقید نہیں کی۔ اور اہم بات یہ کہ افواج پاکستان کے سربراہ (اس وقت) کے جنرل اسلم بیگ کے بیان بسلسلہ عراق--- ہر بھی سعودی عرب نے کسی قسم کی رائے زنی نہیں کی بلکہ شاہ فہد عبدالعزیز نے اظہار تشکر کے طور پر سعودی عرب کا اہم قومی میڈل افواج پاکستان کے کمانڈر متعینہ سعودی عرب کو پیش کیا۔ سعودی عرب کی پاکستان سے خصوصی محبت اور قیام پاکستان سے لیکر اب جس قدر فرخدلانہ مالی امداد سعودی عرب نے پاکستان کو دی ہے وہ اور کسی ملک نے نہیں دی جسکی تفصیلات اس مضمون میں دنیا ممکن نہیں ہے۔ تاہم پاکستان کا ہر شہری اس حقیقت سے باخبر ہے کہ سعودی عرب پاکستان کا ایک عظیم محسن ہے جسکی تائید، حمایت اور قربانی کی وجہ سے افغانستان جہاد میں کامیابی ممکن ہوئی اور جس کے اثرات روسی ریاستوں اور مقبوضہ کشمیر تک پہنچ گئے ہیں یہ شرف بھی سعودی عرب کو حاصل ہوا ہے کہ قاہرہ کانفرنس میں سعودی وزیر خارجہ شہزادہ سعود الفیصل کی بھرپور لابی اور دو ٹوک الفاظ میں پاکستان کی تائید و حمایت کرتے ہوئے سعودی عرب کے غیر متزلزل موقف کو دہرایا اس طرح کشمیر کاز کیلئے بھی سعودی عرب نے تاریخی کردار ادا کیا جو اسکی لیڈر شپ کی اسلامی اور عالمی سوچ کا مظہر ہے۔ پاکستان میں کوئی قدرتی آفت آجائے،

زلزلہ، سیلاب یا کوئی بھی حادثہ ہو یہ شرف سعودی عرب کے آل سعود کو حاصل ہے کہ وہ بغیر کسی اپیل کے انتظار کے از خود امدادی جہازوں کی روانگی کا حکم دے دیتے ہیں۔ سعودی عرب نہ صرف پاکستان بلکہ ہر سال بنگلہ دیش کے سیلاب زدگان کے لئے فراخدلانہ مدد کرنے میں پیش پیش رہتا ہے۔ اسلامی ممالک کے علاوہ غیر مسلم ممالک میں بھی سعودی عرب فراخدلی سے امداد و عطیے دیتا ہے۔ پاکستان کی امداد مخصوص مکتبۂ فکر کے لئے نہیں بلکہ وہ اپنے کٹر مخالف اداروں کو بھی عطیہ جات دینے میں بخل سے کام نہیں لیتے۔
ضرورت اس بات کی ہے کہ امت مسلمہ کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہیئے کہ وہ سعودی عرب کے قوانین کا احترام سختی سے کریں، عمرہ، حج یا کاروباری سفر کرنے والے کسی طرح بھی ان کے قوانین کی خلاف ورزی نہ کریں، انکے کام کو محنت لگن اور دیانتداری سے کریں اور اسے عبادت ہمیں کیونکہ اسلام کے مرکز ہونے کی وجہ سے اس جگہ اور وہاں رہنے والوں کی خدمت کو دین اسلام کیخلاف سمجھیں۔ عقیدہ کے احترام کا تقاضا ہے کہ تمام اسلامی ممالک سعودی عرب کو اپنا قدرتی لیڈر سمجھیں تاکہ اسلامی ممالک یکساں

خارجہ پالیسی وضع کرکے ایک موثر عالمی قوت بن سکیں۔ یہ سعودی عرب کی لیڈر شپ کی فہم و فراست ہو کہ عالم اسلام میں متحارب خیالات کے حامل ممالک بھی سعودی عرب کی آواز پر لبیک کھتے ہیں جیساکہ حالیہ خلیجی افسوسناک جنگ کے دوران ثابت ہوا۔
مملکت سعودی عرب کی لیڈر شپ نے حال ہی میں اپنے وقار میں ایک اور قابل فخر اضافہ کیا ہے۔ ان کے ایک قابلِ ذہن سفارتکار ہیز ایکسلینسی سمیر ایس۔ شہابی جو اقوام متحدہ میں مستقل سعودی مندوب ہیں، انہیں بھاری اکثریت سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا ہے جس پر نہ صرف سعودی عرب بلکہ عالم اسلام میں اعزاز پر فخر کرتا ہے۔ (جناب سمیر ایس۔ شہابی پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر رہ چکے ہیں
آخر میں یہ جملہ لکھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ پاکستان کا ہر مسلمان مملکت سعودی عرب کے شاہ فہد بن عبدالعزیز اور تمام شاہی خاندان و مملکت کے شہریوں کو قومی دن پر مبارک باد کیساتھ یہ بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ سعودی عرب کے دفاع اور وقار کی خاطر ہر پاکستانی مسلمان اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا فخر سمجھتا ہے۔ اور جو منافق اور حاسد ہیں انہیں نظر انداز کریں دوست اور دشمن سے ویسا ہی سلوک کریں جیسا انکا طرز عمل رہا ہے (جنگ کے دوران)۔ میں سعودی عرب کے شاہ فہد بن عبدالعزیز کی قیادت کو سلام پیش کرتا ہوں جنھوں نے بر وقت اقدام کرکے سعودی کو بچایا اور کویت کو آزاد کروالیا کیونکہ اللہ تعالے کو یہی منظور تھا۔

Heartiest Greetings

TO HIS MAJESTY
JALALATUL MALIK

FAHD BIN ABDUL AZIZ
ON THE
NATIONAL DAY
OF

SAUDI ARABIA

AL MASOOD AGENCIES
OVERSEAS EMPLOYMENT PROMOTERS
314, PRINCE CENTRE, PREEDY STREET,
SADDAR, KARACHI.
TEL: 7733277 — 7760065
TELEX: 23318 (UMAR) PK ATTN AL MASOOD
OEP LICENCE NO. 0468/KAR/9

شہید ضیاء الحق

تحریر محمد اعجاز الحق
وفاقی وزیر
محنت و افرادی قوت

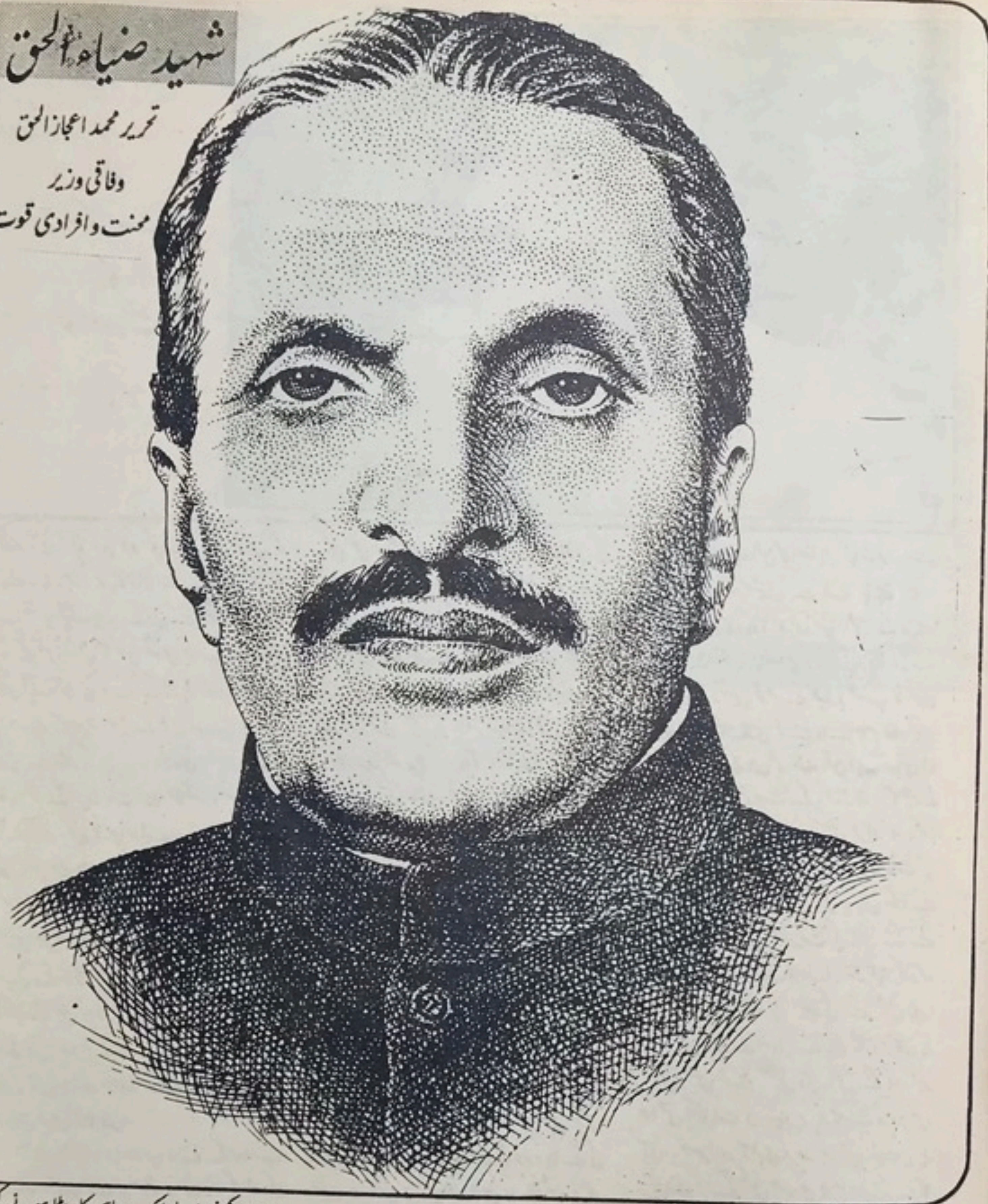

میں اپنے والد جنرل محمد ضیاء الحق شہید کی یاد میں غمگین ہوتا ہوں تو ساتھ ہی ایک شہری کی حیثیت سے پوری پاکستانی قوم کا رنج و غم بھی اس میں شامل ہو جاتا ہے۔ میرے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ میں ایک بیٹے کی حیثیت سے زیادہ نقصان میں ہوں یا پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے۔

اس دن کینیڈا میں تھا جب مجھے سی ۱۳۰ کے المناک سانحے کی خبر ملی۔ اس حادثے میں میرے والد کے علاوہ فوج کی صف اول کی قیادت اور آخری لے جہاز میں سوار ہونے والے امریکی سفیر بھی لقمہ اجل بن گئے۔ اللہ پر پختہ ایمان رکھنے والے ایک سپاہی کا بیٹا ہونے کی حیثیت سے میں موت کو ایک ناقابل انکار اور اٹل حقیقت خیال کرتا ہوں اور مجھے اس سے کبھی خوف محسوس نہیں ہوتا لیکن جب مجھے اچانک اپنے والد کی شہادت کی خبر ملی تو لمحہ بھر کے لئے میں سناٹے میں آ گیا۔ میرے اندر سے ایک

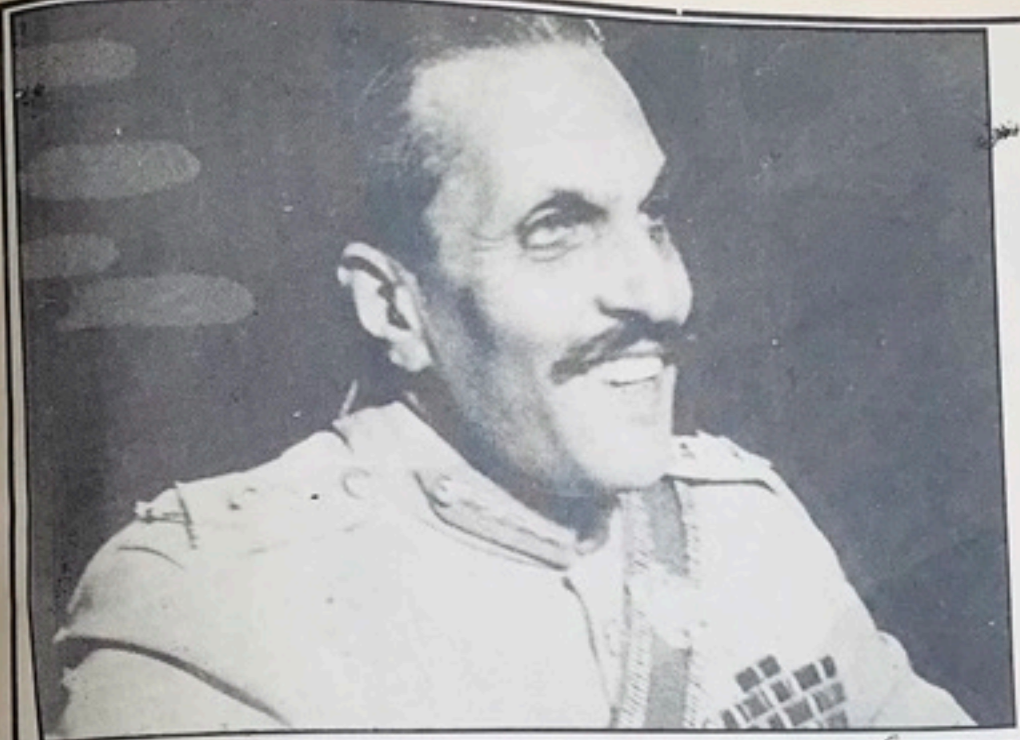

ضیاء الحق کی مسکراہٹ کا خوبصورت انداز

آواز آئی "کیا کوئی فرد کسی دوسرے انسان کو اتنے بے رحمانہ اور ظالمانہ انداز سے قتل کر سکتا ہے؟" یہ ایک بیٹے کے دل سے اٹھنے والا سوال تھا مجھے اس سوال کا کوئی ٹھوس جواب نہ مل سکا۔ لیکن ایک شہری ہونے کے ناطے اعجاز الحق بخوبی جانتا ہے کہ ضیاء الحق نے قومی مفادات پر سودا بازی سے انکار کر دیا تھا اور انتہائی مضبوط موقف اختیار کر کے اپنے بہت سے "طاقتور دشمن" پیدا کر لئے تھے۔ ان کا یہی موقف اور قومی مفادات پر سودا بازی سے انکار ان کی شہادت کا باعث بنا۔

میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا کہ قوم کو اپنی تاریخ کے انتہائی نازک موڑ سے کامیابی و کامرانی کے ساتھ گزارنے کے لئے ضیاء الحق شہید کا حکومت میں رہنا ضروری تھا یا نہیں۔ اس کا فیصلہ تاریخ خود ہی کرے گی لیکن میں ان کے اعلیٰ افکار و نظریات اور مقاصد کے بارے میں کچھ کہنا ضروری خیال کرتا ہوں۔

صدر ضیاء، سیاستدان ہونے کے سوا سب کچھ تھے۔ ایک فوجی کی حیثیت سے زندگی بھر کی تربیت نے انہیں دو ٹوک اور کھری بات کہنے والا صاف گو سپاہی بنا دیا تھا۔ اس طرح کا آدمی سیاست کے تقاضوں پر کم ہی پورا اترتا ہے لیکن سیاستدان نہ ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ جمہوریت کے خلاف تھے۔ انہوں نے جمہوریت اور سیاستدانوں کے درمیان ایک واضح لکیر کھینچ رکھی تھی کیونکہ ان کے خیال میں سیاستدانوں کی اکثریت پاکستان میں جمہوری عمل کو سست کرنے یا ناکام بنانے کی ذمے دار تھی۔ ایک بار خود انہوں نے میرے سامنے حیرت اور تعجب کا اظہار کیا تھا کہ اقتدار میں آتے ہی چند ہفتوں کے اندر اندر قومی سطح کے بیشتر سیاستدانوں نے ان پر زور دینا شروع کر دیا کہ انتخابات غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیئے جائیں۔ بعد ازاں جمہوریت کے خود ساختہ علمبرداروں کو بہت قریب سے جاننے کے بعد انہیں اندازہ ہوا کہ قوم کو جمہوریت کے صحیح معنی و مفہوم سے آشنا کرنے اور اسے قبول کرنے پر آمادہ کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز یہ کہ جمہوریت کے اس تصور کو قبول نہیں کیا جا سکتا جو بعض بارسوخ اور موثر موقع پرستوں نے پھیلا رکھا ہے۔

اگر ضیاء الحق بعض افراد کے نقطہ نظر کے مطابق محض فوجی ڈکٹیٹر ہوتے تو انہیں مجلس شوریٰ کے نام سے ایک مشاورتی ادارہ بنانے کی ضرورت پیش نہ آتی اور نہ ہی وہ حالات سازگار ہوتے ہی ملک میں مکمل طور پر جمہوریت بحال کر کے پارلیمنٹ وجود میں لاتے۔ کچھ نقادوں کا خیال ہے کہ صدر ضیاء نے یہ سب کچھ دباؤ کی وجہ سے کیا لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کونسا دباؤ؟ عوام کا دباؤ جنہوں نے ذوالفقار علی بھٹو کی بدنام حکومت سے نجات دلانے کے باعث گلیوں اور بازاروں میں ضیاء الحق کا استقبال کیا تھا اور وہ اب بھی دل کی گہرائیوں سے اسے چاہتے تھے۔ سیاستدانوں کا دباؤ؟ جو خود ضیاء الحق کے سامنے ہاتھ جوڑ کر انتخابات ملتوی کرنے کی التجاء کر رہے تھے کیونکہ انہیں قوم کے غیظ و غضب کا بخوبی اندازہ تھا۔ نکتہ چینی کرنے والے نام نہاد تجزیہ کار بھول جاتے ہیں کہ ضیاء الحق ایک سپاہی تھا اور اپنی عسکری تربیت کے باعث وہ ہر کام کے لئے ایک مستحکم، مربوط اور منطقی طریقہ کار رکھتا تھا۔ صدر کی شخصیت اور حالات و واقعات پر سرسری نگاہ رکھنے والا شخص بھی یہ جان سکتا ہے کہ انہوں نے مکمل جمہوریت کی بحالی کے لئے سیاسی تبدیلیوں کا ایک مرحلہ وار نقشہ تیار کر رکھا تھا اور وہ اس پر پوری سنجیدگی سے عمل پیرا تھے۔ اس کے لئے انہوں نے پہلے نامزد ارکان پر مشتمل مجلس شوریٰ تشکیل دی، اس کے بعد غیر جماعتی انتخابات کی بنیاد پر پارلیمنٹ وجود میں آئی۔ تیسرا اور آخری مرحلہ جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرا کے مکمل جمہوری نظام بحال کرنے کا تھا۔ لیکن افسوس کہ قدرت نے انہیں یہ موقع نہ دیا۔ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ضیاء الحق شہید کسی خاص سیاسی جماعت کو اقتدار میں لانے کے بجائے قوم کو سیاسی استحکام اور معاشی خوشحالی کی ٹھوس راہوں پر ڈالنا چاہتے تھے۔ انہیں غاصب یا ڈکٹیٹر جو کچھ بھی کہا گیا انہوں نے اپنے طے شدہ

رائے سے انحراف نہیں کیا کیونکہ وہ اسی کو قوم و ملک کے حق میں مفید خیال کرتے تھے۔

مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے دو بار اپنے والد کو کھویا۔ پہلی بار اس وقت جب انہوں نے اقتدار سنبھالا۔ میری یہ محرومی ذرا مختلف نوعیت کی تھی۔ وہ شفیق والد جو ہم سے پہروں بیٹھے گپ شپ کیا کرتے اور ہر بات اور ہر تجربے میں اپنے گھر کے افراد کو شامل کیا کرتے تھے، اچانک پہلے سے کہیں زیادہ خاموش اور سنجیدہ رہنے لگے۔ غالباً اقتدار میں آنے کے بعد انہیں ملک کو درپیش [illegible] اور مسائل کا [illegible] ہوا تھا۔ وہ حکومت اور ملک کے معاملات پر کبھی اپنے گھر والوں سے [illegible] نہیں کرتے تھے۔ شروع شروع میں ہم نے محسوس کیا لیکن پھر عادت سی ہو گئی۔ ہم سب جانتے تھے کہ ضیاء الحق شہید کے لئے بعض اصول بہت ہی اہم تھے۔ اپنے خاندان سے بھی زیادہ اہم۔ بہت سے لوگوں کو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ میرا پاکستان میں قیام ان دنوں بہت زیادہ خوشگوار ہوتا تھا جب وہ اقتدار میں نہیں آئے تھے۔ ان کے

ضیاء شہید نے کبھی بھی اپنے خاندان کو ناجائز مراعات نہیں دیں

اقتدار میں آنے سے پہلے میری حیثیت محض پڑوس میں بسنے والے ایک عام آدمی کی سی تھی لیکن اب ہمارا پورا خاندان ذرائع ابلاغ کی زد میں تھا۔ میرے والد ذاتی طور پر اس بات سے بہت گریز کرتے تھے۔ انہوں نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ان کے خاندان کا کوئی فرد براہ راست یا بالواسطہ حکومت کے معاملات یا سیاسی امور میں ملوث نہ ہو۔ ان کے نزدیک یہ ایک مشن تھا جس میں اہل خانہ کی ذرا سی مداخلت کی بھی گنجائش نہ تھی۔ میں جب ماضی پر نگاہ ڈالتا ہوں اور اپنے اہل خانہ کے طرز زندگی کو دیکھتا ہوں تو مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ میرے والد کی شخصیت میں بڑی سادگی اور بلا کی عاجزی و انکساری تھی۔ اس طرح کا فرد کسی طرح کی "پاور گیم" کا حصہ نہیں بن سکتا۔ انہوں نے اپنے لئے قوت یا طاقت اور اقتدار کی خواہش نہیں کی تھی۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیونکر ملک کے مقتدر اعلیٰ بن بیٹھے؟

شاید اللہ تعالیٰ نے اسلام کے نام پر عظمت پر عظمت و شکوہ کے نئے افق سر کرنے کے لئے اپنے ایک عاجز اور عام سے بندے کا انتخاب کیا تھا۔ ۱۹۷۹ء میں روس کی فوجیں افغانستان میں داخل ہوئیں۔ یہ ہماری تاریخ کا بڑا نازک موڑ تھا۔ افغان مجاہدین کی ٹھوس حمایت کا فیصلہ کیا کہ پاکستان افغان مجاہدین کی پوری پوری مدد کرے گا۔ یوں کمیونسٹوں کے خلاف ایک عظیم جہاد کا آغاز ہو گیا۔

میرے والد ایک پختہ ایمان کے مالک انسان تھے۔ جب بہت سی اقوام نے فوجی اور دوسری نوعیت کی امداد کے لئے ضیاء الحق شہید سے رجوع کیا تو انہیں معلوم تھا کہ ان اقوام کے دلوں میں روسیوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بننے والے ہزاروں افغانیوں کے خون سے کوئی ہمدردی نہیں بلکہ وہ کمیونسٹوں سے نفرت کے باعث اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ابتدائی دنوں میں امداد کے لئے کی جانے والی پیش کش کو "مونگ پھلی کا دانہ" کہہ کر مسترد کر دیا۔ اس کے بجائے انہوں نے اپنی مرضی اور اپنے قومی مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اقوام عالم سے امداد کے ٹھوس معاہدے کئے۔ انہی معاہدوں کے باعث ضیاء الحق کی شہادت کے بعد بھی مجاہدین کا جہاد جاری ہے۔

میرے والد شروع ہی سے ایک مذہبی شخص تھے اور وہ شریعت محمدی کو پاکستان کی حکومت و سیاست کا واحد نظام خیال کرتے تھے۔ ملک میں قرآن و سنت کے قوانین کا نفاذ ان کی اولین ترجیح تھی جبکہ اسلامی ممالک کے ساتھ قریبی برادرانہ تعلقات ان کی خارجہ پالیسی کا مرکزی نکتہ تھا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ غیر اسلامی ممالک سے تعلقات استوار نہیں کرنا چاہتے تھے۔ وہ تو کسی بھی دوسرے ملک سے دوستانہ مراسم قائم کرنے اور غیر ضروری کشیدگی ختم کرنے

بعض لوگ میرے سیاست میں حصہ لینے سے خوف زدہ ہیں

کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔
ان کی سفارت کاری کا ایک بے مثال نمونہ "کرکٹ ڈپلومیسی" کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب پاکستان اور ہندوستان کی فوجیں سرحدوں پر ایک دوسرے کے سامنے کھڑی تھیں اور ان کی توپوں نے گولہ باری شروع کر دی تھی۔ صدر نے نہ صرف اپنی بلکہ اپنے تمام خاندان کی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہوئے بھارت میں منعقدہ ایک کرکٹ میچ

لئے ہر ممکن امداد فراہم کی۔ مقبوضہ کشمیر کے ہر گھر کی دیواروں پر آویزاں ضیاء شہید کی تصویریں محض اتفاق نہیں، یہ اس حقیقت کی یاد دلاتی ہیں کہ شہید نے کس طرح کشمیری مجاہدین کی کھل کر مدد کی۔ آج یہ تصویریں اس افسوس ناک پہلو کی بھی یاد دلاتی ہیں کہ ضیاء الحق کی شہادت کے بعد تحریک آزادی پر کتنے منفی اثرات مرتب ہوئے۔
صدر ضیاء الحق شہید افغانستان کے بعد

مغرب کے مقاصد بڑی حد تک پورے ہو گئے تھے اور ان کی ترجیحات تبدیل ہو گئی تھیں۔ ان کا رویہ بھی بدل رہا تھا۔ یہ سب کچھ ضیاء الحق شہید کی نظروں سے اوجھل نہ تھا اس لئے انہوں نے زیادہ پختہ عزم کے ساتھ اسلامی امہ کی یکجہتی و اتحاد کے لئے کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ "نیو ورلڈ آرڈر" کے نظریے نے شہید ضیاء الحق کے اس تصور کو درست ثابت کر دیا ہے کہ اگر دنیا بھر کے اسلامی ممالک ایک واحد عظیم قوت کی شکل اختیار نہیں کرتے تو وہ ہمیشہ مغربی مفادات کی بھینٹ چڑھتے رہیں گے۔
میرے والد نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ اس لئے کہ وہ امت مسلمہ کے اتحاد کے داعی تھے۔ اس لئے کہ انہوں نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر کسی قسم کی سودا بازی سے انکار کر دیا تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے افغان جہاد سے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا تھا حالانکہ مغرب کے مفادات کا تقاضا بدل چکا تھا۔ اس لئے کہ انہوں نے کشمیری مجاہدین کی امداد سے دست کش ہونے سے انکار کر دیا اور اس سے مغرب کے مال کی سب سے بڑی منڈی بھارت خوش نہ تھا۔ اور داخلی طور پر قاتلوں کو ان گروہوں سے ساتھی مل گئے جو پاکستان کو ایک توانا طاقت بنتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔
جنرل ضیاء الحق کی شہادت نے درحقیقت اس امر کی توثیق کر دی کہ انہوں نے قومی و ملی مفادات پر سمجھوتے کرنے یا دھمکیوں میں آنے سے انکار کر دیا تھا۔ ان کے دشمنوں کے پاس اس کے سوا اب کوئی چارہ کار نہ تھا کہ وہ ان کے وجود ہی کو ختم کر دیں۔
جس دن سی ۱۳۰ بہاولپور کی فضاؤں میں تباہ ہوا اس دن ہم اپنے والد سے محروم ہو گئے لیکن قوم اپنے لیڈر سے محروم نہیں ہوئی۔ وہ آج بھی ان کی تمناؤں اور امنگوں میں زندہ ہے۔ وہ تمنائیں اور امنگیں جن کے لئے اس نے اپنی جان قربان کر دی۔

ضیاء شہید مولانا زکریا کاندار سے ملاقات کرتے ہوئے

دیکھنے کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے اپنے پورے خاندان کو ساتھ لیا اور بھارت جا پہنچے۔ ان کی انتہائی ماہرانہ سفارت کاری نے اس جنگ کا خطرہ ٹال دیا جس کے لئے بھارت پوری تیاری کر چکا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلمانوں اور عالم اسلام کے لئے بڑا خطرہ مول لینے سے بھی نہیں

کشمیر پر بھرپور توجہ دینے کا عزم رکھتے تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو دوسرے خطوں کے مسلمانوں کے مسائل کو اپنے مسائل خیال کیا کرتے۔ وہ ہمیشہ امت مسلمہ کے درمیان زبردست اتحاد و یکجہتی کے علمبردار رہے۔ ان کی ولولہ انگیز تقریر کو کون بھول سکتا ہے جسے سن کر

طیارے کے کریش کی خبر میرے لئے قیامت تھی

ہچکچاتے تھے جیسا کہ انہوں نے افغانستان کے لئے روس جیسی سپر پاور سے ٹکر لے لی تھی۔
جب بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی انتہا کر دی اور انتہائی سفاکی سے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا تو ضیاء الحق کی ذات ہی مظلوم و محکوم کشمیریوں کے لئے قابل اعتماد دوست کی شکل میں سامنے آئی۔ صدر ضیاء الحق نے کشمیری مجاہدین کو مادر وطن کی آزادی کے

تمام مسلم مندوبین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے اور ان کی اسی اثر انگیز تقریر نے ایران اور مصر کے لئے اسلامی کانفرنس کے دروازے کھول دیئے تھے۔ وہ اسلامی امہ کی یکجہتی و اتحاد کے زبردست داعی تھے اور شاید ان کے اسی موقف نے مغربی قوتوں کو چوکنا کر دیا ہو۔ افغانستان سے روسی فوجوں کے انخلاء اور مشرقی یورپ میں رونما ہونے والی سیاسی تبدیلیوں کے باعث

میرے شہید والد کو اچھی طرح اندازہ تھا کہ انہیں افغانستان اور کشمیر کے بارے میں اپنی آزادانہ پالیسیوں کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑے گی اور یہ قیمت ان کی جن بھی ہو سکتی ہے لیکن اپنی زندگی کو مسلسل خطرے میں محسوس کرنے کے باوجود انہوں نے ایک لمحے کے لئے بھی اپنی پالیسیوں سے انحراف کا تصور نہیں کیا۔ مجھے ضیاء الحق شہید اور پاکستان میں روسی سفیر عبدالرحمن وزیروف روس کے "مرد آہن" کا پیغام لائے تھے۔ پیغام میں کہا گیا تھا۔
"........ ہمیں معلوم ہے کہ پاکستان کی حکومت افغانستان کے بارے میں آپ کے موقف کی تائید نہیں کر رہی۔ بلوچستان اور سرحد کے عوام بھی افغانیوں کے خلاف ہیں۔ ان حالات میں آپ کو چاہیے کہ یا تو اپنے موقف سے دستبردار ہو جائیں یا پھر نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہیں۔"
"........ نہایت افسوس ہے کہ آپ ایک مسلمان ہوتے ہوئے مجھے اس طرح کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ کاش آپ اپنے نام اور کردار دونوں حوالوں سے ایک پکے اور سچے

مسلمان ہوتے۔ میرا ایمان ہے کہ قادر مطلق نے میرے بدن میں روح پھونکنے کے ساتھ ہی میری تقدیر رقم کر دی ہے۔ یہ بات میرے مقدر میں لکھی جا چکی ہے کہ میں نے کب اور کس کے ہاتھوں موت کا نشانہ بننا ہے۔ اگر میری جان اس عظیم اور مقدس مشن ہی کی نذر ہونا ہے تو میں تیار ہوں مجھے یہ چیلنج قبول کر کے خوشی ہو گی۔ براہ کرم گورباچوف کو بتا دو کہ افغان جنگ

چاہے وہ اسلامی کانفرنس ہو، غیر وابستہ ممالک کی تنظیم ہو یا اقوام متحدہ، وہ ہر کہیں پوری قوت سے افغان جہاد کی وکالت کرتے اور تنبیہ کرتے اور افغان مجاہدین کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے افغان جہاد کی عملی امداد کا سلسلہ شروع رکھا حالانکہ اس مرحلے میں وہ بالکل یکہ و تنہا تھے۔ کچھ نکتہ چینوں کا خیال ہے کہ ضیاء الحق شہید نے افغان جہاد کی مدد

میں ضیاء الحق کے مشن کی تکمیل کے لیے میدانِ سیاست میں آیا ہوں

تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ اب روسیوں کے پاس افغانستان سے نکل جانے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب کابل کی جامع مسجد میں نماز شکرانہ ادا کروں گا۔"
ضیاء الحق شہید نے افغانستان کی جنگ کو کبھی محض افغانیوں کا مسئلہ خیال نہیں کیا۔ وہ کسی بھی اسلامی ملک کے مسئلے کو پوری امت مسلمہ کا مسئلہ خیال کرتے تھے۔ انہوں نے کئی سالوں پر پھیلی مسلسل مساعی کے ذریعے اپنے اس تصور کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔ انہوں نے افغانستان کا مسئلہ بین الاقوامی پلیٹ فارم پر اٹھایا،

امریکیوں کے اشارے پر کی اور وہ اس کے ذریعے اپنے عرصہ اقتدار کو طول دینا چاہتے تھے۔ اگر میرے یہ دوست اپنی تھوڑی سی قوت حافظہ کو کام میں لائیں تو انہیں اندازہ ہو گا کہ امریکی امداد کا سلسلہ تو افغانستان میں روسی مداخلت کے کوئی تین سال بعد شروع ہوا۔ اس طویل عرصے میں ضیاء الحق تن تنہا افغان مجاہدین کی سرپرستی کرتے رہے کیونکہ اسے وہ کسی سیاسی مصلحت کے بجائے اپنے ایمان و یقین کا حصہ سمجھتے تھے۔ اس مقصد کے لئے ضیاء الحق اپنے دوستوں کی وکالت اور مشوروں کو بھی خاطر میں نہ لائے اور

مقبوضہ کشمیر میں موجودہ تحریک آزادی کا کریڈٹ میرے والد کو جاتا ہے

مجاہدین کی کٹی پھٹی۔ قوت کے ساتھ روس جیسی سپرپاور سے ٹکر لینے کا تاریخی فیصلہ کر لیا۔ وقت نے ثابت کر دیا کہ ضیاء الحق کی قوت ایمانی کس قدر غیر متزلزل تھی۔ انہوں نے ۱۹۸۰ء میں پاکستان میں اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس طلب کیا اور ان سے یہ تجویز منظور کروانے میں کامیاب ہو گئے کہ کوئی اسلامی ملک براہ راست روس سے بات چیت نہیں کرے گا۔ یہ مسلم امہ کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی کا بے مثال مظاہرہ تھا۔ اس کانفرنس کے ذریعے اسلامی ممالک کو اندازہ ہوا کہ ضیاء الحق کے دل میں اسلام اور امت مسلمہ کے لئے کتنی تڑپ ہے۔

افغانستان ، امت مسلمہ کو درپیش واحد

انڈین لیڈر جنگ سے خوف زدہ رہتے

مسئلہ نہ تھا جس پر ضیاء الحق کا دل کڑھتا تھا۔ جب ایران اور عراق کے درمیان جنگ چھڑ گئی تو ضیاء الحق نے دونوں ممالک کے متعدد دورے کئے اور جنگ رکوانے کے لئے انتھک کوششیں کیں۔ یہ انہی کوششوں کا ثمر تھا کہ امت مسلمہ ایک فیصلہ پر متفق ہو گئی اور امہ امن کمیٹی آخر کار سرفراز میں کامیاب ہو گئی۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ضیاء الحق شہید کے عہد میں اسلامی کانفرنس انتہائی متحرک تھی لیکن ان کی شہادت کے بعد سے یہ تنظیم بڑی حد تک غیر فعال اور غیر موثر ہو کر رہ گئی ہے۔

افغان جہاد کی کامیابی ضیاء الحق کا جزو ایمان بن چکی تھی اور کابل میں اسلامی حکومت کا قیام ان کا عظیم ترین مشن تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب کوئی بھی نمایاں غیر ملکی شخصیت ان سے ملنے آتی وہ اپنی میز پر افغانستان کا نقشہ پھیلا لیتے اور خود افغان مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر بریفنگ دیتے۔ انہوں نے پورے خطے کی "سلائیڈز" بھی تیار کروا رکھی تھیں جن میں افغانستان کو سرخ رنگ سے ظاہر کیا گیا تھا۔ وہ یہ سلائیڈز دکھا کر بڑے وکیلانہ انداز میں بتلاتے کہ روس کس طرح خلیج کے علاقوں تک رسائی حاصل کرنے کی فکر میں ہے۔ اسی طرح کی خشک اور تھکا دینے والی لاتعداد نشستوں کا نتیجہ تھا کہ آخر کار مغرب کو روسیوں کے اصل عزائم کا احساس ہو گیا اور انہوں نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ افغان تحریک مزاحمت کی مدد کرنا دراصل خود اپنے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔

ضیاء الحق شہید کو خارجی محاذ پر ہی نہیں، داخلی طور پر بھی بہت سی مشکلات کا سامنا تھا۔ خود حکومت کے اندر سے ان کے لئے پریشانیاں پیدا کی جا رہی تھیں۔ اس وقت ایک نئی جمہوری حکومت کاروبار مملکت چلا رہی تھی۔ یہ حکومت روسیوں کی طرف سے کی جانے والی تخریب کاری کی وارداتوں اور بموں کے دھماکوں سے پریشان تھی۔ یہ سب کچھ اس موقف کا نتیجہ تھا جو ضیاء الحق شہید نے اختیار کر رکھا تھا۔ وہ روسیوں کے ساتھ ایک معاہدے کے بارے میں خاصی گرمجوش تھی۔ اس موقع پر ضیاء الحق شہید نے منفی مساوات کا اصول تسلیم کروا لیا جس کے تحت یہ شق شامل کی گئی کہ اگر روس، نجیب انتظامیہ کو ہتھیار سپلائی کرنا جاری رکھے گا تو پھر افغان مجاہدین کے لئے بھی اسلحہ کی سپلائی پر کوئی پابندی نہیں ہو گی۔ انہوں نے آخری لمحے تک ایک عبوری حکومت کے قیام کی شق بھی شامل کرنے کی کوشش کی۔ بعد کے حالات و واقعات نے ثابت کر دیا کہ ان کا نقطہ نظر کس قدر درست تھا۔

مجھے صدر ضیاء الحق شہید اور بھارت کے آنجہانی وزیراعظم راجیو گاندھی کے درمیان ہونے والی ایک دلچسپ گفتگو کے بارے میں بھی علم ہے۔ جب جنیوا معاہدے پر دستخط ہونے والے تھے تو میرے والد لاہور کے دورے پر تھے جہاں گھوڑوں اور مویشیوں کا سالانہ میلہ منعقد تھا۔ راجیو گاندھی نہ جانے کب سے ٹیلی فون پر بات کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بالآخر لاہور میں کال مل گئی۔ راجیو نے بتایا کہ میں تین بار پہلے بھی ٹیلی فون ملانے کی کوشش کر چکا ہوں اس کے بعد بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ بھارت کو بھی جنیوا معاہدے کے پورے عمل میں شریک کیا جائے۔ ضیاء الحق شہید نے جواب دیا " بھارتی حکومت نے گذشتہ نو دس سالوں سے افغان مسئلے پر چپ سادھ رکھی ہے اور خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ اب آپ پر اچانک اس حقیقت کا انکشاف ہوا ہے کہ بھارت کی شرکت کے بغیر افغان مسئلے کا کوئی معقول حل تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ انشاء اللہ آپ بہت جلد کابل پر افغان

ضیاء الحق کی افغان پالیسی نے ہی روس جیسی سُپر پاور کو شکست دی

مجاہدین کی حکومت دیکھیں گے۔" اس پر بھارتی وزیراعظم نے جواب دیا "مسٹر پریذیڈنٹ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مجاہدین ایک مستحکم جمہوری حکومت قائم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اگر ان کی حکومت قائم ہو بھی گئی تو بدامنی، افراتفری اور قتل و غارت گری کے سوا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔" صدر نے جواب دیا " مجھے آپ سے اتفاق نہیں ہے۔ اگر مجاہدین اپنی آزادی کی خاطر ایک سپرپاور کی مضبوط ترین فوج کی مزاحمت کر سکتے ہیں اور اسے شکست سے دوچار کر سکتے ہیں تو پھر وہ جمہوریت کیوں قائم نہیں کر سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ ان کا جمہوری نظام، پاکستان اور بھارت کے جمہوری سسٹم سے کہیں بہتر ہو گا اس لئے آپ معاہدہ جنیوا کے بارے میں خواہ مخواہ پریشان نہ ہوں۔" یہ بھارت کی طرف سے افغان مسئلے میں مداخلت کی آخری کوشش تھی۔

اس واقعہ کا تذکرہ کرنے کا مقصد صرف یہ بتانا تھا کہ ضیاء الحق شہید افغانستان کے مقدس مشن پر کتنا پختہ ایمان رکھتے تھے اور اس مشن کے ساتھ ان کی کتنی گہری وابستگی تھی۔ اسی ایمان کا نتیجہ تھا کہ وہ نہ صرف روس کے سامنے تن کر کھڑے ہو گئے بلکہ وہ بھارت سے بھی دو دو ہاتھ کرنے پر تیار تھے۔ اندرون ملک ان کا سب سے بڑا اور بنیادی مقصد صرف ایک ہی تھا اور وہ تھا نفاذ شریعت۔ ضیاء الحق شہید کی آرزو تھی کہ وہ پاکستان میں ایک صحیح اسلامی معاشرے کی تشکیل کریں۔ اگر مجھ سے کہا جائے کہ میں پاکستان میں ضیاء الحق شہید کے سب سے بڑے کارنامے کا نام لوں تو میں ایک لمحے کی جھجک کے بغیر کہوں گا اسلامی نظام کے قیام کے لئے سنجیدہ اور ٹھوس کوششوں کا آغاز ضیاء الحق شہید کا سب سے بڑا کارنامہ تھا۔ اللہ کے فضل و کرم سے شریعت بل منظور کر کے ہم نے کم از کم محدود پیمانے پر ہی سہی، کسی قدر کامیابی حاصل کی ہے۔ لیکن اسے ضیاء الحق کے حقیقی مقاصد کا عشر عشیر بھی نہیں کہا جا سکتا۔ اسلامائزیشن کے سلسلے میں ان کا ایک انتہائی اہم اور قابل ذکر کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے قرارداد مقاصد کو آئین کا مستقل حصہ بنا دیا۔ اگرچہ اسلامی نظریاتی کونسل ۱۹۷۳ء کے آئین کا حصہ تھی لیکن یہ ضیاء الحق شہید ہی تھے جنہوں نے نظریاتی کونسل کو نہ صرف پوری طرح متحرک کیا بلکہ اس کی تشکیل نو بھی کی اور اسلامائزیشن کے عمل میں اسے ایک انتہائی فعال ادارے کے طور پر استعمال کیا۔

اسلامائزیشن کے عمل کی تشریح شاید اتنی آسان نہیں کیونکہ یہ معاشرے کو غیر محسوس انداز میں اسلامی تہذیب و اقتدار سے ہمکنار کرنے کا ایسا عمل تھا جو مسلسل غیر محسوس انداز سے جاری رہا۔ مثلاً آج تمام سرکاری تقریبات کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوتا ہے۔ تمام پروازوں کی ابتداء قرآن پاک کی تلاوت سے ہوتی ہے۔ تمام سرکاری دفاتر میں نماز کا وقفہ، تمام عوامی جگہوں پر نماز کے لئے ضروری اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ باتیں اب معمول کا حصہ نظر آتی ہیں لیکن کم ہی لوگ یہ سوچنے کی زحمت گوارا کرتے ہیں کہ ان باتوں کا آغاز کب ہوا۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر آذان نشر ہونا، خبروں سے پہلے السلام علیکم اور احترام رمضان کے لئے قوانین سب کچھ ضیاء دور کی یادیں ہیں۔ جب وہ اقوام متحدہ خطاب کرنے گئے تو اس بین الاقوامی ادارے کی تاریخ میں پہلی بار تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے ہر سال سیرت کانفرنس اور علما و مشائخ کانفرنس کو مستقل حیثیت دے دی تھی۔

ضیاء الحق کی سحر انگیز شخصیت کا کمال تھا

سانحہ بہاولپور کے بعد جب میں ۱۹ اگست ۱۹۸۸ء کو پاکستان پہنچا تو میرے ذہن کے کسی گوشے میں یہ بات نہیں تھی کہ میں سیاست میں حصہ لوں گا۔ میں تو بس ایک ہی بات سوچ رہا تھا کہ میرے سر سے والد کا سایہ اٹھ گیا ہے اور مجھے بڑا ہونے کے ناطے نہ صرف سب کو سہارا دینا ہے بلکہ نئے حالات کا مقابلہ بھی کرنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میں خود بہت پریشان تھا اور عالم میں میری والدہ نے مجھے سہارا دیا۔ ملک کے گوشے گوشے سے ہزاروں افراد تعزیت کے لئے آئے تو مجھے پہلی بار اندازہ ہوا کہ ضیاء الحق شہید کا ایک لیڈر کی حیثیت سے عوام کی نظروں میں کیا مقام تھا۔ افغان مجاہدین نے شہید کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور افغان سپریم کونسل نے انہیں " شہید جہاد افغانستان " کا لقب دیا۔ مجھے اس عزت و مقام کا کچھ کچھ اندازہ تھا لیکن ان دنوں عوام کے جن جذبات عقیدت و محبت کا اظہار ہوا وہ میرے لئے بالکل نئی بات تھی۔ مجھے اعلیٰ سرکاری حکام نے بتایا کہ وہ شہید کے جنازے میں ۲۵ سے ۳۰ ہزار افراد کی توقع کر رہے تھے۔ لیکن ضیاء الحق کے دوستوں اور دشمنوں اور سیاسی پنڈتوں میں سے کسی کو بھی اندازہ نہ تھا کہ اس دن اسلام آباد میں لاکھوں انسانوں کا سمندر جمع ہو جائے گا اور ضیاء الحق کا جنازہ عالمی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ کہلائے گا۔ جنازے کے عظیم اجتماع نے پاکستان کی سیاست میں ضیاء الحق کے کردار کو امر

کر دیا۔

جلد ہی مجھ پر شہید کے دوستوں اور مداحوں کی طرف سے زور دیا جانے لگا کہ میں سیاست میں حصہ لوں۔ سچی بات یہ ہے کہ مجھے اپنے عظیم والد کے مشن کو جاری رکھنے کے بارے میں اپنی صلاحیتوں پر بھرپور اعتماد نہیں تھا۔ چنانچہ میں کسی نہ کسی بہانے اس بات کو ٹالتا رہا یہاں تک کہ انتخابات کا زمانہ آگیا۔

ان دنوں میاں نواز شریف ہمارے گھر تشریف لائے اور میری والدہ سے اصرار کیا کہ اعجاز یا انوار دونوں میں سے کم از کم کسی ایک کو سیاست میں حصہ لینے کی اجازت دی دیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے والد کے جنازے کے بے مثال اجتماع نے ہمارا سیاسی تشخص واضح کر دیا تھا۔ اگرچہ اس وقت تک ہمیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔ میں نے میاں نواز شریف صاحب سے کہا کہ وہ خود آگے بڑھیں اور ضیاء الحق شہید کے مشن کو جاری رکھیں۔ اس وقت تک شہید کے بارے میں پائے جانے والے پرجوش جذبات پر کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کر رہے تھے۔ سردار عبدالقیوم نے ایک عوامی جلسے میں واضح طور پر اعلان کیا کہ وہ اسلامی نظام کے قیام اور مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لئے ضیاء الحق شہید کے مشن کو پورا کریں گے۔

میں ابھی تک ذہنی طور پر اس طرح کی کوئی ذمہ داری اٹھانے پر آمادہ نہیں تھا۔ انہی دنوں ایک عجیب پیش رفت ہوئی جس نے مجھے چونکا کر دیا۔ میں نے ایک پریس کانفرنس بلائی جس میں ۱۵۰ سے زائد ملکی اور غیر ملکی پریس رپورٹرز نے شرکت کی۔ میں حیران ہوا کہ پریس کانفرنس کے فوراً بعد کچھ سرکاری لوگ مجھے سیاست سے دور رہنے کے مشورے دینے لگے۔

میں جہاں کہیں بھی گیا میرے والد کے مداحوں اور چاہنے والوں نے مجھ پر زور دیا کہ میں سیاست میں ضرور حصہ لوں اور یوں میں اپنے آپ کو اخلاقی طور پر پابند سا محسوس کرنے لگا۔ کراچی میں ایک بہت بڑے جلوس کے درمیان، میں ٹرک پر میاں نواز شریف، جناب غلام مصطفیٰ جتوئی، قاضی حسین احمد، جناب محمد خان اور کچھ

دوسرے لیڈروں کے ساتھ سٹیج پر بیٹھا تھا۔ ہجوم سے مرد مومن مرد حق کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ اسی دوران میاں نواز شریف نے دوسرے لیڈروں کے ساتھ میرے سیاست کا موضوع چھیڑ دیا۔ تقریباً سبھی نے مجھے مشورہ دیا کہ مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کر دوں۔ اس دن اس جلوس کے دوران میں نے سیاست میں حصہ لینے اور مسلم لیگ میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا۔

اگر میں چاہتا تو بالکل ابتدا میں ہی دوستوں کے اصرار کرنے پر سیاست میں کود پڑتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے کافی غور و خوض اور بے شمار شخصیات سے مشورے کے بعد یہ فیصلہ کیا۔ ... والد ایک طویل عرصے تک پاکستان کے مقتدر اعلیٰ رہے ہیں اور میں نے اقتدار کو ... سے دیکھا ہے۔ میرے ... اقتدار ... کوئی ہوس نہیں ہے ... پیش نظر سیاست میں حصہ لینے کا صرف ایک ہی مقصد ہے، ضیاء الحق شہید کے مشن کی تکمیل -------- یہ مشن کیا ہے؟ پاکستان میں قرآن و سنت کی بالادستی اور صحیح اسلامی معاشرے کی تشکیل۔ میرا تمام شہدائے بہاولپور سے یہ عہد ہے کہ میں افغانستان اور کشمیر کے مقاصد کو کبھی مجروح نہیں ہونے دوں گا۔ ان مقاصد کے لئے میرے والد اور دوسرے شہداء نے اپنی جانیں قربان کیں اور میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ان کی تکمیل کے لئے ہر ممکن کوشش کروں۔ یہ بہاولپور کے شہداء کے خون کی پکار بھی ہے اور ان بیٹیوں اور بہنوں کا قرض بھی جو افغانستان اور کشمیر کے پہاڑوں میں اپنی عصمتوں کی دولت لٹا بیٹھیں۔

... الحرمین شریفین شاہ فہد کیساتھ ناقابلِ فراموش اعتماد اور محبت کا رشتہ

ممتاز قومی مذہبی و سیاسی رہنما، رکن قومی اسمبلی مولانا عبدالستار خاں نیازی کے اعزاز میں پاکستان اور سیز پروموٹرز ایمپلائمنٹ ایسوسی ایشن راولپنڈی زون کے استقبالیے کی روئیداد

محترم المقام جناب مولانا محمد عبدالستار خاں نیازی ممبر قومی اسمبلی

آج یہاں آمد پر ہم سب آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور دلی طور پر ممنون ہیں کہ آپ نے دوسری مرتبہ ہماری درخواست کو شرف پذیرائی بخشا۔

جناب عالی!

آپ ایک ممتاز عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ نڈر اور بے خوف سیاستدان کے طور پر مشہور ہیں آپ جو کہتے ہیں وہ کر بھی گزرتے ہیں۔

آپ کے منہ پر آپ کی تعریف بے جا خوشامد نہ سمجھی جائے تو عرض کروں، آپ کی خداخوفی، بے باکانہ طرز سیاست اور اپنے موقف پر سختی سے ڈٹے رہنے کے سبب بیوروکریسی، آپ کے احکامات سے ہرگز روگردانی کی جرآت نہیں کر سکتی تھی۔

جناب محترم!

آپ عوام میں سے ہیں، عوام کے ساتھ رہے ہیں، عوام کے ساتھ ہیں اور عوام کے مسائل کا پورا پورا ادراک رکھتے ہیں۔ یقیناً آپ کو ہمارے مسائل سے آگاہی کے بعد ہمدردی بھی ہوگی۔

پاکستان اوورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز ایسوسی ایشن زونل باڈی کے اس اہم اجلاس میں آپ کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک بار پھر نئی مشکلات کے بارے میں کچھ عرض کرتا ہوں۔ آپ کا قیمتی وقت تو صرف ہوگا لیکن اگر ہماری گزارشات سن کر آپ نے دلجوئی کی اور دستگیری فرمائی تو ہم ہمیشہ

آپ کے ممنون احسان رہیں گے۔ اگرچہ یہ باتیں ایسی نہیں جنہیں دوہرانے پر قند مکرر کا مزہ آئے مگر بقول غالب

ہر چند ہو مشاہدہ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

جناب محترم!

ہم اوورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز ۱۹۷۹ء کے امگریشن آرڈیننس کے تحت وضع کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق افرادی قوت، بیرون ملک بھیجنے کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اس آرڈیننس کے نفاذ کو لگ بھگ بارہ برس ہو رہے ہیں۔ ابتداء سے آج تک بیورو آف امگریشن اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ، وزارت افرادی قوت کے ڈویژن کا ایک حصہ ہے اور وہی اس آرڈیننس کے نفاذ کی ذمہ دار ہے۔ بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر بارہ برس قبل نافذ شدہ آرڈیننس کی کچھ شقیں فوری تبدیلی کی متقاضی ہیں کیونکہ ان قوانین کے ذریعے بیوروکریسی کو بعض ایسے اختیارات دے دیئے گئے ہیں جو افرادی قوت کی ایکسپورٹ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

ہماری ایسوسی ایشن نے اس سلسلے میں چند مفید تجاویز بار بار افرادی قوت کی وزارت کو بھیجی ہیں آپ سے ہمیں توقع ہے کہ ملک و قوم کے بہترین مفاد میں آپ اپنے اثر و رسوخ سے ان تجویزوں اور ترامیم کو جلد از جلد امگریشن رولز کا حصہ بنوا دیں گے تاکہ بیوروکریسی پر رشوت کے دروازے بند ہو سکیں۔

جناب والا! پروموٹرز برادری خاصی طویل مدت سے ملک کو خوشحال بنانے اور بیروزگاری ختم کرنے کی جدوجہد میں حکومت کی معاونت کر رہی ہے۔ کارکنوں کو بہتر شرائط پر روزگار دلانے کے لئے ہماری ایسوسی ایشن رات دن کوشاں رہتی ہے۔ ملک کے وقار میں اضافہ ہمارے لئے سب سے اہم ہے۔ ہم دراصل ہنرمند اور اہل کارکنوں کی شکل میں دوسرے ممالک کو پاکستان کے "غیر سرکاری سفیر" بھجوانے کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ کثیر زر مبادلہ حاصل کرنے میں بھی ہماری کوششیں ڈھکی چھپی نہیں ہیں، مگر جناب محترم! ان اہم مقاصد کی تکمیل میں ہمیں بے پناہ دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہماری مشکلات کا ازالہ وزارت محنت و افرادی قوت ہی کر سکتی ہے۔ ہم یہ کہہ کر "ناشکر گزاری" نہیں کریں گے کہ متعلقہ وزارت ہماری طرف سے بالکل ہی آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔

اس سے قبل وفاقی وزیر برائے محنت و افرادی قوت جناب اعجازالحق نے ہمارے مسائل کو نہایت توجہ سے سنا اور انہیں ہمدردانہ طور پر حل کرنے کا وعدہ بھی فرمایا مگر غالباً اپنی مصروفیات کے سبب وہ اس طرف پیش رفت نہ کر سکے۔ تاہم ان کی ہمدردانہ دلچسپی اور لگن کے ساتھ اب آپ کے عملی تعاون کی توقع سے ہمیں پوری امید ہے کہ جلد ہماری مشکلات دور ہو سکیں گی۔ ہم یہاں چوہدری ظہور الٰہیٰ مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے عہد وزارت میں ہماری خاطر خواہ حوصلہ افزائی کی اور افرادی قوت کی ایکسپورٹ کو بڑھانے میں مثبت کردار ادا کیا۔

سیکورٹی

لائسنس کی سیکورٹی جو ۱۹۷۹ء سے پہلے صرف بیس ہزار روپے تھی اور ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس کی صورت میں بھی قابل قبول تھی، بعد میں بڑھا کر ایک لاکھ روپے نقد

کر دی گئی۔ ہماری دانست میں ایک دم پانچ گنا اضافہ بہت زیادہ ہے۔ ہم نے وزارت سے نقد رقم کے بجائے ایک لاکھ روپے کے ڈیفنس سیونگز سرٹیفکیٹس اور این آئی ٹی یونٹس بھی قبول کرنے کی استدعا کی تھی مگر یہ استدعا صدا بہ صحرا ثابت ہوئی۔

بزنس ویزا کا حصول۔

جناب عالی! ہمارا جائز مطالبہ ہے کہ ملک کے لئے خطیر زرمبادلہ کمانے والوں اور بے روزگار افراد کو روزگار دلانے کا اہم قومی فریضہ انجام دینے والے پروموٹرز کو، افرادی قوت کی ڈیمانڈ حاصل کرنے اور پھر وقتاً فوقتاً اپنے بھیجے ہوئے کارکنوں سے رابطہ قائم رکھنے کے لئے بیرون ملک جانے کی ہر ممکن سہولتیں فراہم کی جانا چاہئیں۔ اس سلسلے میں وزارت خارجہ کو فوری طور پر متعلقہ ممالک سے پروموٹرز کے لئے بزنس ویزا دینے کی پرزور سفارش کرنا چاہیئے۔

لیبیا کی ڈیمانڈ۔

گزشتہ کئی برس سے، افرادی قوت، لیبیا بھیجنے پر پابندی عائد ہے حالانکہ پاکستانی کارکنوں کے لئے لیبیا بہت بڑی مارکیٹ ہے۔

آپ کی وساطت سے گزارش ہے کہ وزارت محنت و افرادی قوت، وزارت خارجہ سے اس سلسلے میں بھی رجوع کرے اور یہ ناروا پابندی ختم کرائے تاکہ پروموٹرز اپنے وطن کے لئے زیادہ سے زیادہ زرمبادلہ کما سکیں۔

پبلک سیکٹر ڈیمانڈ

پبلک سیکٹر ڈیمانڈ پراسس کرانے کے لئے پرائیویٹ اوورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز پر جو بے جا پابندیاں لگی ہوئی ہیں انہیں یکسر ختم کیا جائے اور اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن کو جو سہولتیں حکومت کی طرف سے حاصل ہیں، وہی ہمیں بھی مہیا کی

موجودہ حکومت
پروموٹرز
کے مسائل
حل کرے

جائیں۔ اس طرح پروٹیکٹر آف امگرنٹس کو براہ راست اجازت دینے کا اختیار دیا جائے۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان

سٹیٹ بینک آف پاکستان کی طرف سے پروموٹرز کو زرمبادلہ کے لئے قانون کے تحت خاصا ہراساں کیا جاتا ہے۔ تبدیل شدہ حالات اور بین الاقوامی مسابقت کے سبب آجر کی طرف سے نہ تو ہمیں کمیشن ملتا ہے اور نہ ہی آمد و رفت کے اخراجات ملتے ہیں لہذا پروموٹرز کو زرمبادلہ کے قانون سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

ایف آئی اے

جناب والا! ہماری التجاء ہے کہ ایف آئی اے کی زیادتیوں سے پروموٹرز کو فوری نجات دلائی جائے۔ ہمیں امگریشن قوانین کے تحت متعلقہ مسائل کو حل کرنے کا کوئی موقع نہیں دیا جاتا اور اکثر اوقات جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات میں الجھا دیا جاتا ہے۔

اس ضمن میں ہماری تجویز ہے کہ اوورسیز ایمپلائمنٹ پروموٹرز کے خلاف تمام شکایات کی متعلقہ پروٹیکٹر آف امگرنٹس سے مکمل چھان پھٹک کرائی جائے اور کسی قانون خلاف ورزی کی صورت میں مروجہ قوانین کے مطابق ہی کارروائی کی جائے۔

تجارتی وفود میں نمائندگی۔

جناب محترم! ہمارا دیرینہ مطالبہ ہے کہ اوورسیز ایمپلائمنٹ ایسوسی ایشن کے مشورے سے پروموٹرز کو بیرون ملک بھیجے جانے والے تجارتی اور سرکاری وفود میں مناسب نمائندگی دی جائے۔ پروموٹرز بھی اس ملک کے باشعور باسی ہیں کوئی اچھوت نہیں پھر ان سے یہ غیر مساویانہ سلوک کیوں؟

مشرقِ وسطیٰ میں معاونت کا مسئلہ

جناب والا! مشرق وسطیٰ میں متعین لیبر اتاشی نہ صرف ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتے بلکہ اکثر اوقات ہمارے لئے مشکلات پیدا کرتے ہیں فرائض سے غفلت یہ افسران برتتے ہیں اور بدنامی ہماری ہوتی ہے۔

گویا بقول جوش

بدی کرتا ہے کوئی اور ہم شرمائے جاتے ہیں

ہم ملتمس ہیں کہ ان لیبر اتاشیوں کا قبلہ درست کیا جائے۔ ساتھ ہی ہماری یہ بھی گزارش ہے کہ لیبر اتاشیوں کو اس مقصد کے لئے بھی وافر فنڈز مہیا کئے جائیں کہ وہ تمام معروف اخبارات و رسائل میں افرادی قوت کی ایکسپورٹ کے بارے میں اشتہارات شائع کرا سکیں، بصورت دیگر ہمارے زرمبادلہ میں اضافے کے بجائے کمی کے واضح خطرات نظر آتے ہیں۔

اوورسیز ورکرز فاؤنڈیشن کی کارکردگی

جناب عالی! اوورسیز ورکرز فاؤنڈیشن کا تمام سرمایہ پروموٹرز ہی کی وساطت سے حاصل ہوتا ہے۔ اس فاؤنڈیشن کے قیام کا مقصد کارکنوں کی فلاح و بہبود بیان کیا جاتا ہے لیکن افسوس کا مقام ہے ہمیں بلکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

ہمیں سے رونق گلشن، ہمی سے فصلِ بہار
ہمیں کو نظم گلستاں پہ اختیار نہیں

کروڑوں روپے کی جمع شدہ رقم کا مصرف اس کی بنیادی روح سے متصادم ہے۔ اس

فاؤنڈیشن کے بورڈ آف گورنرز میں ہماری ایسوسی ایشن کو بھی نمائندگی دی جانا چاہیئے اور پہلے سے جمع شدہ سرمائے کے تمام مصارف کو ہمارے علم میں لایا جانا چاہیئے۔ یہ ہمارا حق بھی ہے اور جائز مطالبہ بھی۔

اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن

جناب محترم! گورنمنٹ کے تحت قائم ادارہ اوورسیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن مسلسل خسارے میں جا رہا ہے۔ ہماری تجویز ہے کہ اس ادارے کو نج کاری، پالیسی کے تحت کسی پرائیویٹ سیکٹر کو دیا جائے یا اسے یکسر ختم کر دیا جائے اور حکومت کو مسلسل نقصان سے بچایا جائے۔

جناب والا! ان خشک معروضات کے بعد آخر میں ایک بار پھر ہم تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر ہماری محفل کو رونق بخشی۔ ہماری عزت و توقیر میں اضافہ کیا اور ہمیں تقویت دی کہ ہم بالکل بے یارو مددگار ہرگز نہیں ہیں۔

آپ مصور پاکستان حضرت علامہ اقبال کے شیدائی اور قائداعظم کے فدائی ہیں۔ علامہ کا ارشاد ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیر

اپنی معروضات آپ کے گوش گزار کر ہوئے ہمیں یقین ہے کہ اگر آپ نے کرم فرمائی تو ہماری تقدیر بدلتے دیر نہ گی۔!

آپ کی دینی و دنیاوی ترقی کے نیک تمناؤں کے ساتھ اجازت۔

راجا امیر الرحمٰن
(وائس چیئرمین)

ابھرتی ہوئی فلمسٹار کرن کورے

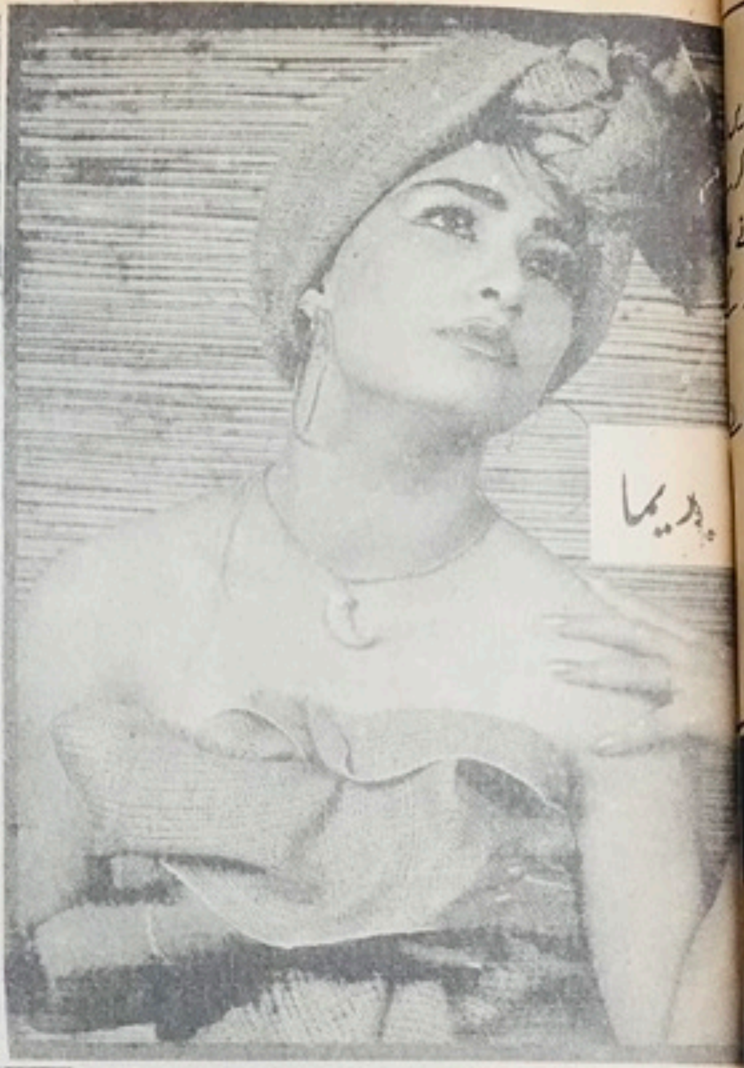

A schoolboy reading the Holy Quran.

One of the Kingdom's Youth Hostels.

many well-respected rivals that were qualified for the finals of the Olympic's soccer competition. The Kingdom also sent teams in cycling, fencing and riflery. Accompanying the 78 athletes who represent Saudi Arabia at the Olympic was a contingent of folkloric dancers, artists and musicians who participated in the International Olympic Arts celebration.

In December 1984, the Kingdom's soccer team defeated the People's Republic of China 2-0 and won the Asian Gold Cup. In 1988, the Saudi soccer team upset the Korean selection and won the Asian games. These victories mark the continuing progress of sports in Saudi Arabia. The Kingdom's soccer national team for juniors won the third World Club held in Scotland in 1988.

Building the Future

The government exerts its efforts to make recreational opportunities available for many citizens in both the towns and the countrysides. Furthermore, it finances sports facilities, establishes clubs and send teams abroad to participate in regional and international contests. The Kingdom's government doesn't only encourage the development of physical abilities, but also widens the citizens' intellectual horizons. Meanwhile, the Kingdom's emphasis on sports and recreational activities is a part of its greater concern with the development of human resources. The combination between a high quality education and a strong sports program as well as recreational activities aims at giving the Kingdom's youth the opportunity to develop their utmost abilities.

An Educa–tional Institute

یہ جوانی، حسن اور ادائیں

A soccer match in the Kingdom.

International Stadium in Riyadh Accommodating 80,000-100,000 spectators and having Olympic-standard running tracks with a soccer field and a 3,000 person restaurant. It also has athletics halls as well as medical and information services.

Architecturally, the stadium was specially designed to block sun and heat. Other sports facilities are as follows :-

- King Fahd sports city in Taif.

- Prince Mohammad Bin Abdulaziz Sports City in Madinah.

- King Fahd sports city in Taif.

- Prince Abdullah Bin Galawi sports city in Hasa.

- Baha sports city.

- Prince Saud Bin Galawi sports city in Khobar.

- Jizan sports city (under construction).

-Magma'a sports city (under construction).

Sports facilities also include the following :-

1. Premises of the Olympic Committee and Sports Federations.

2. Sporting halls and swimming pools.

3. Headquarters of sports clubs including 11 of Category "A", 9 of Category "B" and 3 of Category "C".

4. Tourist cities including King Fahd's two tourist cities established in both Al-Khobar and Jeddah.

5. King Fahd Cultural Center.

6. 20 youth hostels.

7. Permanent youth camps where two caps were established in Hail and Taif.

8. Leadership qualifying institute.

9. Four public courts were established: two in Riyadh, one in Garodiya (Qatif) and one in Abha.

10. The General Presidency of Youth Welfare Hospital for sports medicine.

Sports centers and cities usually comprise the following :

- A 20,000-30,000 spectator stadium, a 300-bed hostels and

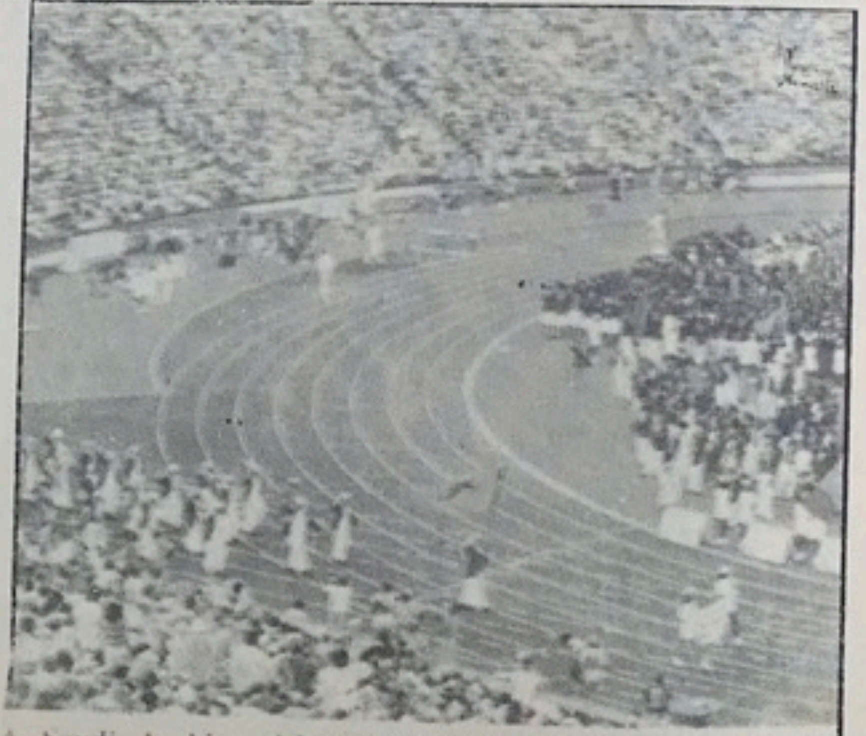

A Saudi Arabian delegation during the 1984 Los Angeles Summer Olympiad inauguration.

halls for seminars as well as kitchen and restaurant equipped with most-advanced equipments.

- Indoor athletics hall equipped with all public utilities and services for various sports activities.

- 400-spectator swimming hall with a swimming pool for beginners.

- A first-aid medical unit, public library, administrative offices, and a 400-person mosque. Centers are equipped with all necessary utilities and services.

- Uncovered courts for basketball, volleyball, handball, and tennis.

- Children gardens and parking lots.

Regional and International Competitions

The Kingdom's emphasis on sports has been accompanied in recent in recent years by its increasing presence in regional and international competitions. In addition, the first place in the Asian preliminaries qualified the Kingdom's national soccer team for the finals in the 1984 Olympic

games. Saudi Arabian athletes have been successful in competitions in serval Arabian, Gulf, and Asian meetings and championships. In 1982, the Saudi Arabian team won the first place

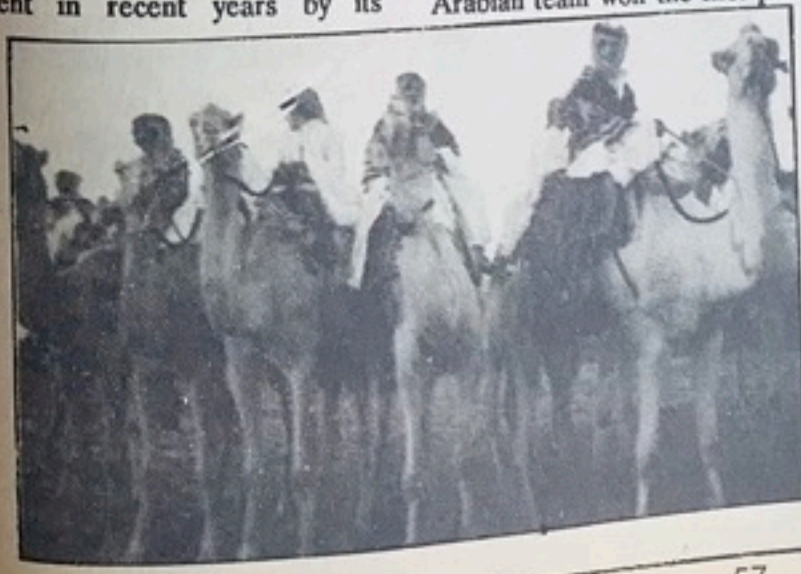

of the Arabian Cycling Championship held in the United Arab Emirates. In 1983, Saudi teams have won three championships : handball, volleyball, and tabletennis. Participation in these events gives the Kingdom's teams a chance to acquire the recognition and respect of other countries and is a source national pride for young and old alike.

Most important is that international events strengthen youth understanding for various cultures and give the participants the chance to form friendships, and establish friendly ties that mean much more than wins or losses on the playing field. For Saudi Arabia. international competition is a chance of learning from other people, and to make it clear for the world that progress and tradition can indeed coexist.

Perhaps, the best measure of tremendous progress that sports have made in Saudi Arabia came in the summer of 1984, when the Kingdom fielded its largest Olympic delegation at the summer games in Los Angeles. The Saudi soccer team challenged

falconer and his falcon.

demands tremendous skill and concentration. A special kind of dogs called Saluki, which can cover about 80 km. an hour, is used in this sport. This Saluki still retains its reputation as one of the world's finest hunting dogs.

Hunting with birds of prey is one of the earliest sports known to man. While falconry clubs can be found in America and most European countries, the Arabian Gulf is one of last remaining places in which the noble sport still thrives.

Catching and training the sought-after saker, peregrine or lanner falcon is as much a part of the thrill of falconry as the hunt itself, requiring patience, care and skill.

Hunting season usually lasts from November to March after which the falconer releases the bird to breed for the next season.

Horse and camel racing are from the traditional sports which have long history in the Arabian Peninsula. They continued due to the constant support represented at equestrian clubs. People who are interested in this sport gave attention to special kinds of Arabian horses and established stables for training and improving their offsprings.

A camel race occupies an important part of traditional sports. A major festival, attended by thousands, is held annually. The Custodian of the Two Holy Mosques inaugurates this gala attended by leading figures from the Gulf and the Arab World, and organized by the General Presidency of National Guard.

Contemporary Sports

Sports represents an important part of an overall government program aiming at the development of human resources in the Kingdom. During the 1970-75 first development plan, emphasis has been placed on human element in the establishment of sports facilities, and preparing recreational programs. Besides the construction of clubs for practising various sports, cultural and recreational activities such as soccer, basketball, volleyball, athletics and others.

Government Sports Programs and Facilities

The General Presidency of Youth Welfare was founded in 1947, and it is considered an independent agency for looking after youth affairs through implementing special programs, assuring the Islamic essence in preparing the youth for bearing responsibilities. the growth of the youth welfare budget from SR. 22.3 million in 1973-74 to SR. 2.740 million in 1984-85 reflects the country's concern with this sector. Necessary facilities for youth were constructed with a view to developing and building their personalities as good citizens. In addition, these facilities give them the opportunity of participating in the development of the nation and prepare them to bear responsibility in various fields throughout the country. They also offer opportunities for youth to develop their abilities and talents as well as expand their activities

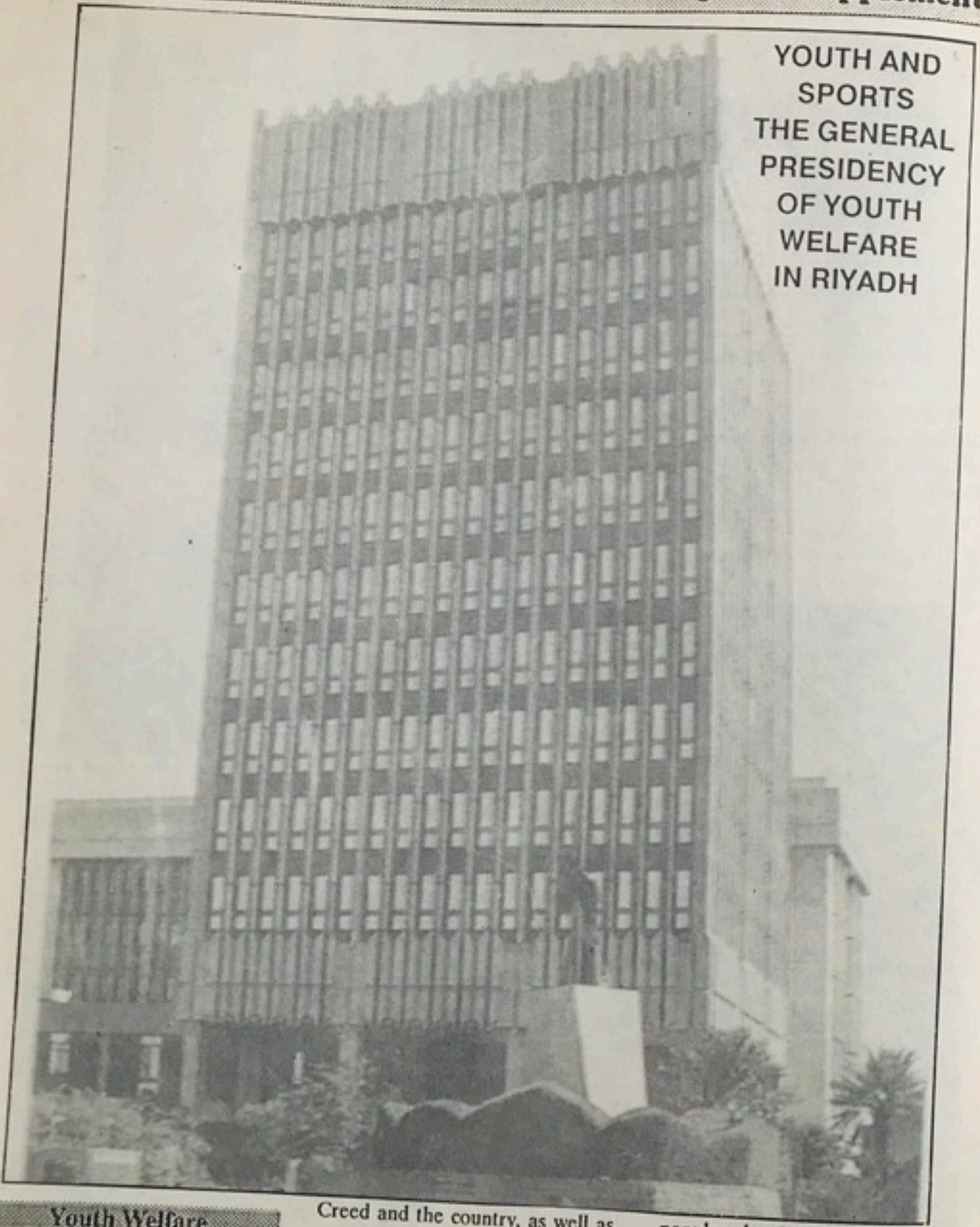

YOUTH AND SPORTS THE GENERAL PRESIDENCY OF YOUTH WELFARE IN RIYADH

Youth Welfare

The government of Saudi Arabia has physically, socially, technically and culturally given great attention to the Saudi youth to be a shield for the Islamic Creed and the country, as well as a power participating in the development processes for the welfare of Saudi Citizen, the Country, and the Islamic Nation.

Traditional Sports

Falconry is one of the old and popular in Saudi Arabia. The falcon, the main tool of that sport, is specially rained by falconers. It is an exciting sport in which man and animal work together in precise co-ordination with one another. It is fast-moving and

all over the Kingdom.

The General Presidency of Youth Welfare implements sports, cultural and social programs and activities besides the holding of sports tournaments, contests and festivals and scouts camps inside and outside the Kingdom through sports clubs and federations.

Sports Federations

There are 14 Saudi Federations that supervise internal and external sports activities. Thorough their membership at the Arabs, Continental and International federations, they play an important role in making the decisions of these federations. These federations include soccer, basketball, handball, fencing, cycling, volleyball, athletics, swimming, table tennis, karate, taekwondo, judo, riflery, gymnastics, and sport medicine.

These federations are sponsored by the Saudi Arabian Olympic Committee. A number of Saudi Arabian sportsmen are members at the International Federations and their affiliated committees.

Sports Clubs

In 1982, there were 135 sports clubs in the Kingdom and this number increased to 153 clubs in 1987. These clubs are licensed by the government and vary in size and quality of facilities.

Most sports clubs supervise arts and clutural activities and contain libraries. Cultural, literary and religious seminars and meetings as well as theatrical and musical performances dealing with various arts, cultural and literary topics are also held at these clubs.

In 1402-03, the Kingdom had 5 integrated sports cities supervised by about 18 offices affiliated to the General Presidency of Youth Welfare. Two other cities are under construction. Also a sports stadium was established in Riyadh. Each sports city comprises playgrounds, swimming pools, libraries, hostels, and centers for talent development. This is in addition to modern facilities of club headquarters in all the Kingdom's cities.

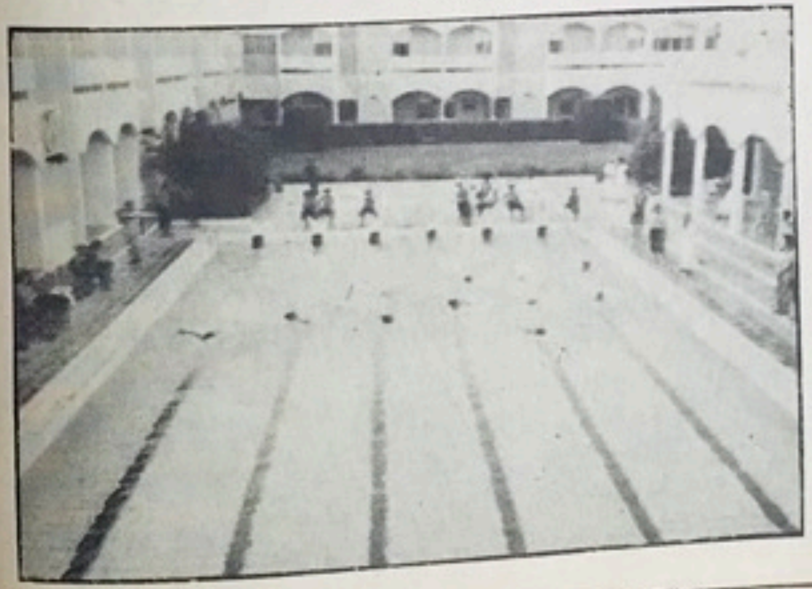

Sports and Recreational Facilities

Twenty years ago, there were very little organized sports activities in the Kingdom but now, there are over 153 sports clubs for various activities including soccer, swimming, track and field and table tennis. The 1980-85 development plan witnessed the establishment of 26 new sports centers, 12 sports hall, 3 facilities for sports medicine and 15 swimming pools. In addition, 14 youth cultural and sports clubs are established each with 1,500 active members, These facilities are part of an integrated system of public utilities. They also play ann important role within the community for both the young and adults.

The Kingdom has constructed several modern stadium foremost of which is the King Fahd

Ambassadors of UAE, Kuwait, Sultanate of Oman with the honorable Guest. Group Photo

Military Attachi Saudi Arabia Embassy Visa Consular Mansoor Jabri and with Member Gust

Arab Diplomats Staff Commander Mohammad Ibrahim Hassain Military Liaison Officer U.A.E. Embassy. Ahmad al Khajah, Salem Arriami, Naseer al Ijlan, Saleh al Failakawi, Issa Al Farsi and Mohammad Al-Kawar. in Reception Group Photo

Honorable Gust at the Reception

Asif Ali Siddiqi and Mohammad Anis with Ambassador

Senior Jornalist Attend National day Reception Group

National Day of Saudi Arabia Special Supplement

of the Hon'ble President is being given much importance.

It is expected that the President Ghulam Ishaq Khan would have negotiations with top Saudi Arabia leaders including Shah Fehd and crown Prince Abdullah al Saud.

It is a striving need of the time that President Ghulam Ishaq Khan should negotiate on the issue of a joint defence of Pakistan and Saudi Arabia. Under the present circumstances and rapid changes in the world politics it is in the best interest of Muslim Umma that Saudi Arabia and Pakistan should arrange joint defence and also strengthen trade relations.

Nasser Ayed Al Juaid

Second Secretary Saudi Arabian Embassy Islam Abad

His Excellency Al-Syeed Yousef Mohd Al Matab Kani Ambassador of Saudi Arabia receiving Honorable Guests on the Reception National day of Saudi Arabia

Reception of National Day of Kingdom of Saudi Arabia

By Mohd Siddiq Al Qadri

To celebrate the **National Day** of the Kingdom of Saudi Arabia HE Ambassador **Yousef Mohd** Motabbakani hosted a beautifull reception at the Islamabad Holiday Inn 23th Sept 91 on Monday eveing. The Ambassador dressed in the iraditional Arabian Cloak, greeted the guests very warmly. It was an impressive gathering as the other attendence was large and at the peak of reception there was fardly any space to move. The guests were richly enjoying the festive atmosphere. A large number of Ambassadors from different countries, diplomats and military attaches in their will pressed smart uniforms furnished with glittering medals and decorations were present on the occasion. Interesting thing is that, on the reception of National Day of Saudi Arabia U.A.E. Ambassador Mohd Ahmed al-Mahmud, Sultanate of Oman Ambassador Abdullah Al-Musafar and Kuwait Ambassador Qasim Omer-Al Yaqoot receving the guests were with brother Yousaf Mohd al Matabbakani. They meet the guests with great hospitality. It seems that it looks like that it is the meeting of members of Gulf Cooperation Council.

Pakistan was represented by a large number of Ministers and senior politicions including former Prime Minister Mohd Khan Junejo, sanate Chairman Waseem Sajjad, Minister of State for Foreign Affairs Mohd Siddique Kanji, Information Minister Abdul Sttar Lalika, Interior Minister Ch. Shujaat Hussain, Minister for Religious Affairs Moulana Abdul Sattar Khan Niazi, State Minister for Producation Jam Mashooq Ali, Adviser to P. Mr. Asad Junejo Minister for State Law Ch. Abdul Ghafoor and Minister Industres Ch. Rasheed Ahmed. In addition Prime Minister Azad Kashmir Sardar Abdul Qayum Khan, Santor Maulana Samul Haq, Santor Qazi Latief Leader of Jamiat Ulema Islam, Maulana Mohd Madni, Hafiz Abdul Qader Ropari, Dr. Abdul Qadeer Khan and a very number of bureaucrats were also presents.

The reception was very well attended and all members of Saudi Embassy and other Arab Countries were dressed in "Chogha". Serval Ulema were also present. However, the participation from the fair sex was very low and a few ladies with smiles on their faces were present.

The crystal Hall room was tastefully decorated. The front wall presented the flags of Pakistan and Saudi Arabia with pictures of President Ghulam Ishaq Khan and Khadam ul Harmain King Fahd Bin Abdul *Aziz* on the sides. The side walls were on decorated with photographs of holy places in Saudi Arabia. Complete traditional atmosphere prevailed as one corner of the hall was occupied with a person sitting in tent offering dates and "Qalwa" in small cups.

On the side of the tent, a huge screen was placed depicting the life style of the modern welfare islamic State of Saudi Arabia. The guests enjoyed a variety of snacks which were being served and other delicacies, lavishly laid on a number of tables. The hosts also gifted the copies of the Holy Quran to the guests.

Mr. M. K. Junejo, Chairman State Waseem Sajjad, Ch. Shujaat Hussain and Ch. Ghafoor Ahmad with Saudia Ambassador

Foreign Minister M. Siddiq Kanju with Saudia Ambassador

Defence Minister Ghaus Ali Shah, Mohd Siddiq Al Qadri with Saudi Ambassador

Maulana Sami ul Haq. Talking with Saudi Ambassador with stand Nasser Ayed Al Juaid Second Secretary

Members of Saudi Embassy with Ambassador at the Function.

Ambassador of Egypt with Saudi Arabia Ambassador

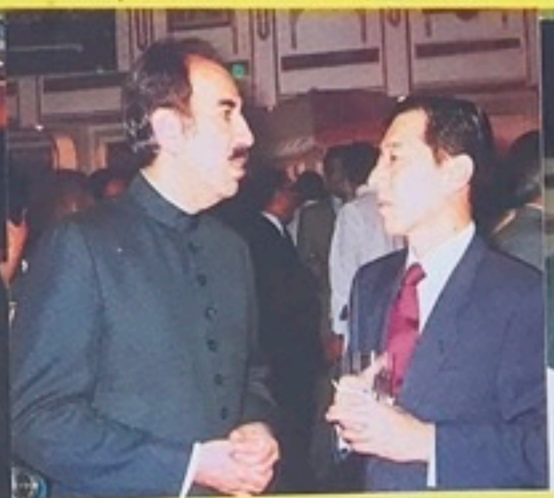

Japanese Ambassador Laving a chat with one of the Guests

Information Minister Abdul Sattar Lawlika with Talk Maulana Sattar Niazi.

UAE Counselor Ahmed al Khaja Having a Chat with

Mansoor Jabri Visa Counselor Saudi Embassy

Ambassador with honorable Guests

Former P.M Mohd Khan Juneju with Jam Mashooq Ali Production State Minister

National Day of Saudi Arabia Special Supplement

HON'ABLE AMBASSADOR AL SYED YUSAF MOHAMMAD AL-MATBAQATNI

Ambassador and during his tenure of three years he has proved himself to be a most intellectual, and experienced diplomat. He loves Pakistan and considers it as his own home. He is a simple, thoroughly a gentlemen, straightforward, humble hearted and has also a full command over Law and religious education. He is undoubtedly a big man having great love for mankind and has a good impression for Pakistanis' love for Islam and their hospitality. For his all these qualities he has thousands of friends in every field of life in Pakistan. During the Gulf War and crises the important role played by Al-Mutbaqati can never be ignored. It is the outcome of his diplomatic strenuous efforts that Pakistan forces were sent to Saudi Arabia for its' defence. He kept intact between Islamabad and Riyadh continuously and worked day and night without caring for his health. Apart from this he also contacted the influential personalities in Pakistan in all spheres of life to day away with the Iraq propaganda by addressing Seminars, conferences, and other public gatherings in support of the firm stand taken by Shah Fehd on Gulf problem. He rendered praiseworthy services for the development of Pak Saudia friendship relations. In view of this he is very much respected by the people of all schools of thought.

On this occasion I suggest Government of Pakistan and particularly request Present Ghulam Ishaq Khan and Mian Nawaz Sharif Prime Minister of Pakistan that the highest civil award may be given to Saudi Ambassador Hon'ble Yousuf Al-Mutbaqati in token of his meritorious services for the development of Pak Saudia friendship relations.

Next month President Ghulam Ishaq Khan is visiting Saudi Arabia with the deputation of high ranking officers. This visit

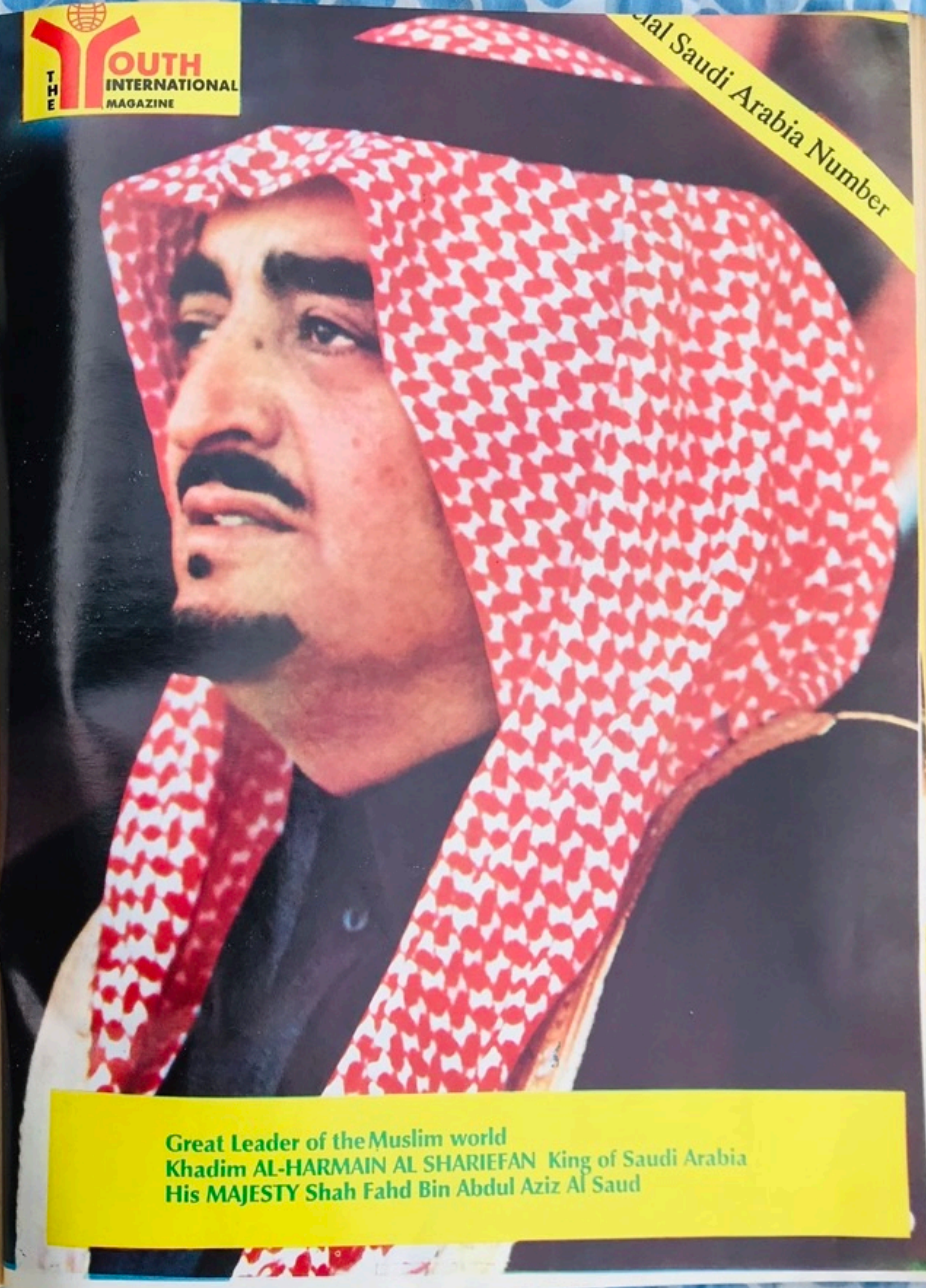

Great Leader of the Muslim world
Khadim AL-HARMAIN AL SHARIEFAN King of Saudi Arabia
His MAJESTY Shah Fahd Bin Abdul Aziz Al Saud

Masjid-e-Nabwi which are of great importance for the Muslims of the world as sacred places. The whole world would be spiritually benefitted therefrom with all the blessings of Allah Almighty till the eternity. Jedda is a sea port of Saudi Arabia and all the people going for the Haj ceremonies pass through it. Dammam is an industrial City of Saudi Arabia

SAUDIA A GREAT FRIEND

which has biggest off field.

The constitution of Saudi Arabia is Holy Quran and Sunna. Also Saud having great love for Islam have rapidly developed Saudi Arabia. The prosperity and progress in every field of life is not only encouraging but praese worthy also. By the Grace of Allah Almighty sufficient today Saudi Arabia having been self in production of wheat, exports it to other countries in large quantity.

Saudi Arabia has played an important historical role for the solution of world problems on international level. By dint of the strenuous efforts of Shah Fehd Bin Abdul Aziz six Gulf countries have established a Cooperation Council under the name and style of (GCC). Saudi Arabia is playing an important role for Justice and supports oppressed nations of the world on international platfrom, U.N.C, Arab League, Islamic Conference and OPEC.

Saudi Arabia is a sincere friend of Pakistan who has always helped Pakistan at its critical junctures and supported it on international issues. During the Indo Pak Wars of 1965 and 1971 Saudi Arabia has generously helped Pakistan. The Ruler of Saudi Arabia Shah Fehd Bin Abdul Aziz considers in the name of Islam. Saudi Arabia having great love for Pakistan and its people is unforgettable.

Saudi Arabia is the first country in the world who challenged and condemned the superpower Russia's aggression over Afghanistan and cut off its diplomatic relations with Kabul administration and fully helped Pakistan for boldly facing the Superpower Russia. On the establishment of Government of Afghan Refuges Saudi Arabia is the first country who recognised it. The rulers of Saudi Arabia have openly helped Afghan refuges and Mujahdeen on large scale which is praiseworthy in the world history. Many Saudi Arabians have also taken active part in Jehad-e-Afghanistan and have shouldered the Afghan Mujahdeen in fighting against Russia and have sacrificed their lives. Saudi Arabia has strongly supported the Kashmiris for their cause of self determination resulting in Kashmir as an international issue. Inshallah the day would soon come when the oppressed people of Kashmir will be enjoying freedom and the clutches of Indian slavery shall be thrown away for every with great help and cooperation of

National Day of Saudi Arabia Special Supplement

Saudi Arabia.

Saudi Arabia and Pakistan have closest economical, and trade relations and Saudi Arabia is playing an important role in the economical development of

export of Pakistani products and joint ventures. Likewise Thousands of Pakistanis are working in Saudi Arabia earning foreign exchange for Pakistan for its development and prosperity.

PAK-SAUDIA FRIENDSHIP

Pakistan. In this connection many organisations are working.

It is the main object of Saudi Arabia to make Pakistan economical strong so as to become most developed country and this castle of Islam may be put on self sufficiency footing so that other Muslim countries could get most modern technology from Pakistan. The increasing cooperation between Pakistan and Saudi Arabia speaks of the closest relations between these two countries. Recently the Arab Trade Delegation of Islamic Chambers of Commerce headed by its President, the well renowned Saudi business man Abu Dawood Ismail called upon the President Ghulam Ishaq Khan and Prime Minister Mian Nawaz Sharif. They also met with Federal Ministers and Chambers of Commerce & Industries Islamabad, Rawalpindi and Lahore. They also met with various Pakistani businessmen in connection with the export of Pakistani products. In consequence to the visit of Saudi delegation numerous chances have arisen for the Pakistan.

The brilliant example of Pak-Saudi friendship is the Faisal mosque Islamabad which has been constructed with generous financial donations of Saudi Arabia. This mosque is constructed in the name of Founder of Islamic world Shah Faisal Saheed. The meritorious services of Shah Faisal Saheed. The meritorious services of Shah Faisal for Pakistan are commendable. Pakistan has also changed the name of its industrial city Lyallpur and has named it as Faisalabad in the memory of Shah Faisal Shaheed which is now well known throughout the world. The Faisal mosque would give everlasting life to Pak Saudia friendship.

During the Gulf War and crisis Pakistan fully supported its great brother-in-faith country Kuwait and sent armed forces consisting of 11000 soldiers for the defence of Saudi Arabia. Keeping in view the bad effects of Gulf War on Pakistan, the great Arab Ruler Shah Fehd supplied 50,000 barries of Petroleum per day for a period of three months without any cost. Leading to exemplary friendship relations with Pakistan in the history of the world.

It would be pertinant to mention here the commendable services rendered by the present Saudi Ambassador Hon'ble Al Syed Yusaf Mohammad Almaktabaqati for the development of Pak-Saudi friendship relations.

The Ruler of Saudi Arabia has sent his representative Yusuf Mohammad Al-Matbaqati in Pakistan. he has worked hard for the development of Pak Saudia friendship relations as a Saudi

colleges of medicine, 2 of assistant medical sciences and 1 of pharmacology besides 33 secondary medical institutes for graduating male and female nurses and assistant medical cadres. 17 out of these institutes are for girls. This increased the available opportunities for the Saudi young physicians, nurses and technicians for effective participation in medical services. Early in 1989, there were 91, 101, physicians, nurses, and technicians with an increase of 30 percent than the previous development plan.

The Saudi Arabian Red Crescent Society

The Saudi Arabian Red Crescent Society plays a prominent part to provide first aid and emergency medical services in the Kingdom. Now, there are 139 Red Crescent centers and branches in operation through the Kingdom.

One of the main responsibilities of the Red Crescent Society is the care and treatment of pilgrims during the Hajj to the Holy City of Makkah. As temperatures during the Hajj season exceed 100 degrees Fahrenheit, it was necessary to provide the pilgrimage route with shade, water and ice. First-aid centers are established for sunstroke treatment along the pilgrimage route.

About 7,500 physicians, nurses and medical technicians are ready to work during that period. Also about 85 first aid centers are distributed during the pilgrimage season at the Holy places and along sea and land routes to ensure the availability of medical care for all pilgrims.

Hospitals and Medical Utilities

From 1970 to 1989 the Kingdom's hospitals have more than doubled. This number grew from 74 in 1970 to 523 in 1989 with an increase of 242 percent. Also medical centers and clinics whose number grew from 59 in 1970 to 3,028 in 1990 with an

increase of 412 percent are distributed throughout the Kingdom. While emphasis within the 1985-90 development plan was on the quality of medical services and the development of medical labor power, construction of new hospitals is continuing at the same steady rate. Twenty hospitals including 5 small ones besides 100 primary health care centers were opened in 1985-86. In the field of psychiatry, at first, services were central at Taif Hospital only, but the Ministry followed the method of decentralization in providing psychiatric services. In 1986, there were 15 psychiatric hospitals and over 30 psychiatric clinics distributed throughout the Kingdom.

Projects under construction by the Ministry of Health include 24 hospitals, containing 5, 184 beds. Many health care centers as well as a medical institute for girls and assistant medical utilities are also under construction. The Kingdom's largest medical complex is the King Fahd Medical City which is now under construction and that will be completed by the end of 1992. This $573.5 million worth project includes general, pediatric, maternity, psychiatric hospitals and medical qualification center and contains 1,425 beds.

Social Services

Saudi Arabia has a comprehensive system of social services designed to ensure every citizen's right of a good standard of living. A commitment to ensure the prosperity of the community is an Islamic principle consolidating the country's social stability. The Ministry of Labor and Social Affairs operates social centers, prepares training programs, and conducts research and development in connection with a number of co-operative societies throughout the Kingdom. The government's efforts reflect an effective concern for preparing a wide range of social welfare programs with a view to supporting both the individual and the family.

by : Mohammad Sidiq ul Qadri

PAK SAUDI ARABIA EXEMPLARY FRIENDSHIP RELATIONS

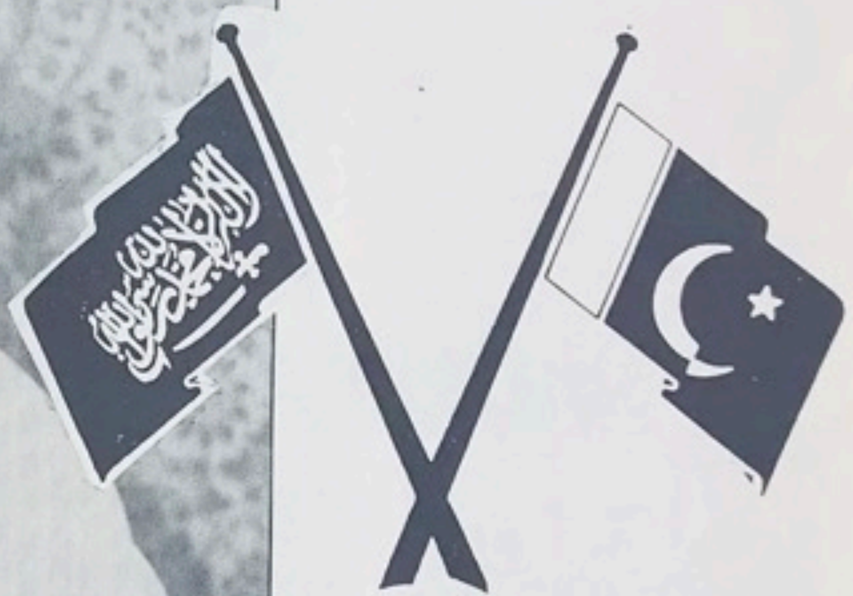

Pakistan and Saudi Arabia having closest friendship relations are strongly tied with each other. Both being Muslim brethren countries have helped each other at the critical junctures. This history of Pakistan and Saudi Arabia with reyard to historical, religious, cultural, political and trade relations are very much helpful to Muslim Umma who has great expectations from them. On the world globe according to its Geopolitical position Saudi Arabia Muslim brother-in faith has great importance. In its North it is surrounded by the territories of Iraq, Kuwait, & Jordan, in South it has States of Yemen and Oman, in East there are States of Bahrain and Qatar and in West it is connected with Red Sea.

On 23rd September 1932 a great leader of Islamic World laid down foundations of Kingdom of Saudi Arabia and got all laws of the country framed in accordance with Shariat and Sunna. That is why people of Saudi Arabia celebrate their National Day on 23rd September.

The great leader of Muslim Umma Khadim-ul-Harmain Sharifan His Majesty Shah Fehd Bin Abdul Aziz is the Ruler, the Crown Prince is Abdullah Bin Saud. Riyadh is the capital of Saudi Arabia. It's city Mecca Mukarma is of great importance being a holy place for Muslim Umma. In this city there is Khan a Kaba the most sacred place of Muslims. This city is also a place of birth of the Great Prophet Hazrat Mohammad (Peace be upon him). The great Prophet and "Wahi" in this city. The Muslims of whole world gather here every year to perform "Haj" ceremonies.

Madina Munawara having the tomb of the Great Prophet (Peace be upon him) and

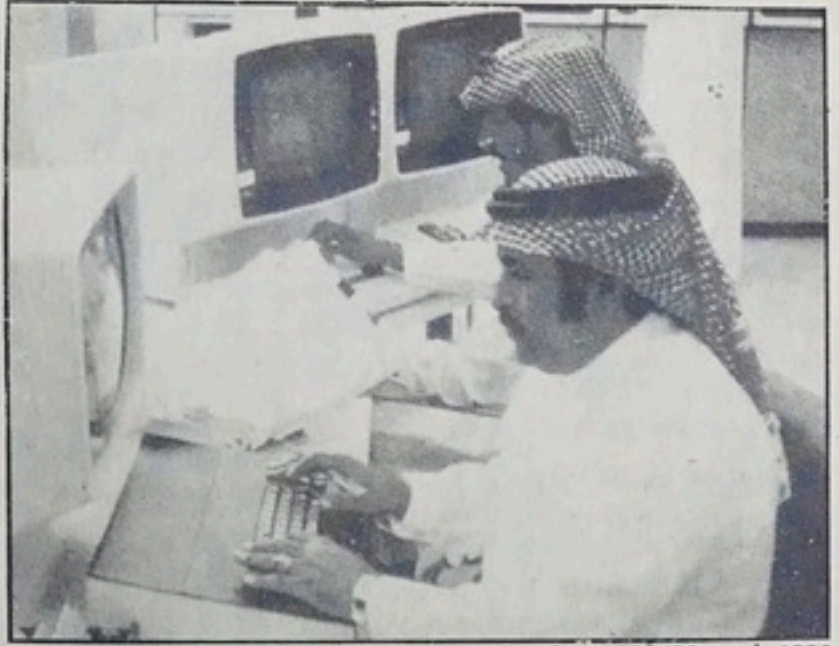

Health and Social Services

Out of the country's commitment to provide health care for all citizens and residents throughout the Kingdom, government and private health sectors have won a large support, for many years, to realize its objectives. Now, hundreds of public and specialized hospitals, health care centers, and clinics equipped with medical equipments, modern technology, and highly-trained specialists and technicians are available throughout the Kingdom.

Government Departments and Objectives of Development

The Ministry of Health undertakes the full responsibility of carrying out the Kingdom's health care program. During the 1980-85 development plan, the Ministry laid out over $8 million on modern facilities and other structural and development programs and projects in all health domains. This greatly resulted in high standard of health services and their expansion throughout Kingdom. Besides the Ministry of Health, there are ten ministries and other government departments that provide health services. The Ministry of Defence, National Guard and public security run hospitals for their own employees. Besides the university educational hospitals and some government agencies such as the Royal Commission for Jubail and Yanbu, the private health sector has played a great role in providing health services.

In the 1985/90 and 1990-95 development plans, emphasis has been laced on applying the primary health care concept through health certers as a basis fro providing the integrated health services. During the 1980-85 development plan, 220 health centers and 27 new hospitals were opened by the Ministry of Health. In 1988, the number of beds of all health sectors were 32,000 at the rate of 3.2 beds for every 1,000 persons in the Kingdom.

Specialized Facilities and Researches

The government gives priority to specialist hospitals and

research programs at hospitals and universities in the 1990-95 development plan. The Ministry of Health is establishing hospitals and specialized health care centers throughout the Kingdom. The Kingdom. The Kingdom's has one of the world's largest modern eye hospital, the King Khalid Eye Specialist Hospital (KKSXH). A large number of physicians including 42 opthalmologists in various domains are working in this 263-b ed hospital that contains 12 camera-equipped operating rooms and a cornea eye bank.

Previously, Saudi citizens who required eye surgery had to be sent abroad, That Situation was reversed with the opening of KKESH, and today patients from other countries are coming ton Saudi Arabia for eye surgery.

There are also the King Faisal Specialist Hospitals and research center in Riyadh, Saudi Arabia, This 518-bed center is regarded as one of the most advanced medical centers. About 357 specialists, besides a sufficient number of resident physicians are working in the research centers. The hospital is equipped with the most advanced medical and technical equipments as well as devices for breaking urinary track stones by using ultrasonic waves. Cancer and thyroid gland diseases are treated at the hospital besides all kinds of open heart and sop.isticated surgeries and kidney transplant. As the hospital provides the most up-to-date technical and medical standards in various required specializations, no other patients are sent abroad. The King Faisal Specialist Hospital in Riyadh, has ann advanced and active research center in which several scientific researches are carried out continuously.

The Ministry of Health has recently established a national kidney center to serve kidney patients in diagnosting, treating and particularly kidney transplant. The center has made an overall survey on kidney diseases and their causes in the Kingdom and it is provided with qualified medical and technical cadres as well as computer network for connecting and exchanging data quickly throughout the Kingdom.

The first fruit of this center is a program for kidney transplant from the dead. it also co-operates with European universities, and world kidney centers for exchanging data and kidney resources to be transplanted in the Kingdom. This center, the sole coordinator in Saudi Arabia in the field of organs transplant is carrying out researches and studies for kidney patients.

Besides the aforesaid specialized centers, the Kingdom has specialized medical centers at the highest level for the Armed Forces, National Guard, Public Security, University Hospitals and some private hospitals.

Medical Education and Training

The government is endeavouring to increase the trained medical personnel with a view to educating, training and sending abroad about 30,000 students and employees in health sector by 1995. This is in addition to more than 5,000 trainees in primary health care in 1986. Over the last few years, the Kingdom's emphasis on medical education was very clear. At the beginning of that year, there were 16 physicians and 34 nurses for every ten thousand people. Although these rates are higher than those of the most advanced developing countries, yet efforts are being exerted to increase these rates through constant and comprehensive expansion of medical education and training.

The government has opened a large number of medical educational institutions, namely, 5

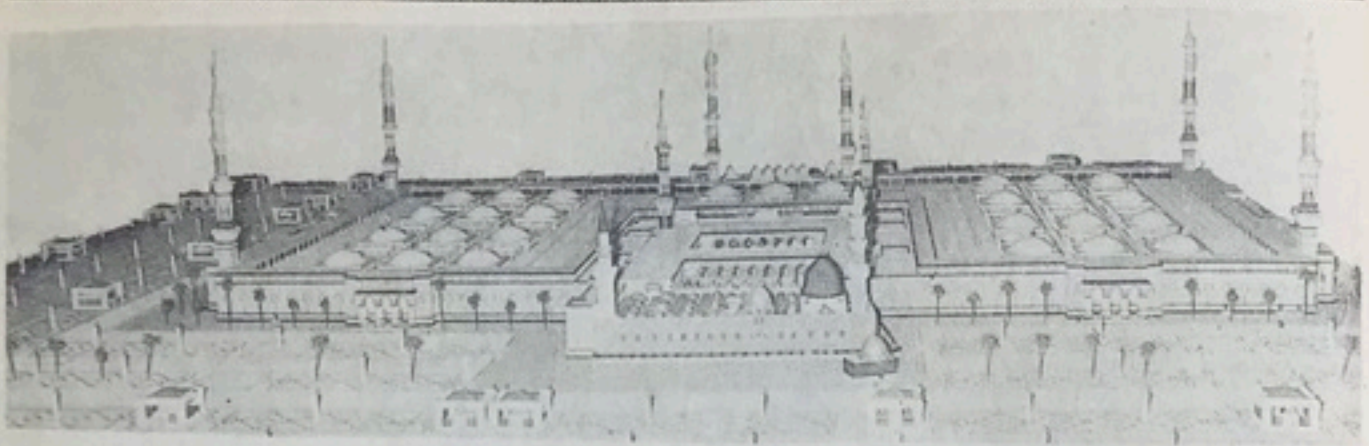

In the Name Allah, the Beneficent, the Merciful King Fahd Holy Quar'an Complex Medinah Munawarah

By : Azeez of Faisalabad

I take this opportunity to introduce this noble and massive project which is Unique of its kind in the whole World. A valuable gift from the custodian of the two Harams, King Fahd Bin Abdul Aziz, to the Muslim Ummah, the complex aims at serving the Holy Quar'an and printing it in a manner befitting its grandeur. In order to realise this objective, it has acquired its latest equipments and the most modern printing machinery which make it the largest printing complex in the world. With this present capacity, in only single shift work, complex produces seven million copies of the Qur'an annually, in different sizes and different types the number includes two million copies of the translation of the commentary of the Holy Qur'an in different languages spoken by the Islamic Ummah throughout the World. Besides this, the complex produces audio cassettes of recitations with a production capacity of 1000 cassettes per hour.

Apart from using the latest technology and the best available raw material for the purpose, the complex has enlisted the services of renowned scholars with a view to presenting the work in the most accurate form.

Below is given a brief introduction of the complex.

Plans and Programmes :

1. Printing and production of The Holy Quran in the Uthamani Script, in the most attractive calligraphy and the most accurate from:

2. Bringing out the correct and accurate translations of the commentary of The Holy Qur'an in various languages spoken by the Muslims of the world :

3. Producting audio and Video Cassettes of the recitation of The Holy Qur'an by the renowned reciters in the Kingdom and the Arab and the Islamic World, with a view to preserving these voices and utilising them as means of Educating the Muslims :

4. Printing and Publishing works in the Quranic sciences, like exegesis, recitation etc :

5. . Developing the complex into an academic research centre for the study of the Quaranic sciences and preparing a well stocked Library for this purpose :

6. Giving full attention to the sunnah of the prophet S.A.A.W.S. and selecting the most correct traditions with the aid of computer.

OBJECTIVES :

1. To bring out the Holy Quran in the name "Mus Haf al-Madina al-Nabawiyyah" as per the specifications surpassing the specifications followed by any organization engaged in printing the Holy Qur'an.

2. To cater to the needs of the two Holy Harams, the Mosques the Schools, the Universities, the Hotels and the Qur'an Memorization Societies as well as the requirements of the markets in the Kingdom for the Qur'an, the Translations and Recordings with a view to preventing the availability of the Qur'an produced by any agency inside the Kingdom or Abroad.

3. To confide the Printing of the Holy Qur'an to this complex and not to allow any Commercial Printing Press in the Kingdom to Print the Qur'an.

4. To cater to the needs of the Muslim Ummah by supplying the copies of the Qur'an to the Islamic, Associations and Mosques Abroad.

WORKERS IN THE COMPLEX :

At Present the complex has about 700 Employees who are working in various technical and Administrative fields.

TECHNICAL TRAINING SCHOOL :

In order to prepare and promote local cadres from amongst the Saudis, the complex has embarked on a Programme of Training young Saudis in different fields of Printing Technology. For this purpose it has set up a mini complex which has Smaller Machines. These young Saudis, , after acquiring sufficient knowledge and training are expected to take over the run the complex.

UTILITIES :

The complex which covers an area of 150000 Square meters, is Independent in its utilities like Gas Station and Fire Fighting units etc. In addition to this the complex has staff residence recreation area, dining area and a permanent quest house.

The General Secretariat of King Fahd Holy Qur'an Printing complex feels it an honour that Allah the almighty has chosen it to take part in fulfillment of his promise :

"We have, without doubt, sent down the Message and we will assuredly Quard it".

government bodies.

Facilities

There are 82 colleges with teaching staff of 9,631 in Saudi Arabia. Three of the Kingdom's seven universities besides colleges of the General Presidency for Girls' Education concentrate on Arts and Sciences. There are three specialized universities.The most important higher institutes in the Kingdom are King Saud University in Riyadh, King Abdulaziz University in Jeddah, Om Al-Kura University in Makkah, King Fahd University of Petroleum and Minerals in Dhahran, King Faisal University in Dammam, the Islamic University in Madinah and Imam Mohammad Bin Saud Islamic University in Riyadh. The number of Saudi teaching staff taking the place of foreign employment is increasing. The Kingdom's oldest university, King Saud University, was established in 1957 and began its operation with 21 students and 9 teachers. After 25 years of constant expansion, King Saud University today accommodates 32,000 students. Its includes a mosque and a teaching hospital for students of medicine, besides 8 main buildings and a library.

Saudi Arabia is particularly advanced in colleges of Medicine and Engineering where the individual system of education taking the place of large lecture classes. From among other university colleges are those of Science, Pharmacology, Administrative Sciences, Agriculture, Dentistry, Arts, Education, and Abha College of Education.

King Abdulaziz University was established in 1967 by group of Saudi businessmen who realized the importance of education in building their nation. The university developed so rapidly that in 1971 its founders asked the government to take over its operation. At the same year, the university was granted supervision over the College of Education and College of Shariah in Makkah. In 1985/86 academic year, 2,660 students graduated from the university in various domains. The university facilities are still expanding together with an increase in students number. Meanwhile, King Fahd University of Petroleum and Minerals was established in Dhahran 1963. Today, it is one of the world pioneering technical universities. Students from 51 world countries study in this university that comprises College of Science, Science Engineering, Applied Engineering, and Industrial Administration, and its graduates are working to develop the Kingdom's petroleum and mineral industries.

The Kingdom's universities continue to administer scholarship programs under which Saudi Arabian students are sent abroad for specialized masters and Ph. D. degrees that are not available in the Kingdom. There are currently around 7,165 Saudi scholars studying in the United States, Europe, Asia, and the Middle East. The number of graduates from various universities and girls' colleges reached 12511 graduates in the 1985-86 academic year with a 17 percent increase over the previous year. Saudi woman benefits from wide educational opportunities currently available

to her. The growth rate of female students was 12 percent in the 1986-87 academic year compared with 9 percent increase for male students.

Training

Vocational, technical, and administrative training is considered a vital part of the Kingdom's human resources development. The Ministry of Education administers vocational secondary schools whereas the General Organization for Technical Education and Vocational Training, together with the Ministry of Labor and Social Affairs run and operate most of the vocational and technical training centers.

Technical education and vocational training are available at the primary and secondary levels as part of the general educational programs. At the advanced level, the Kingdom established training facilities all over the country. At these institutes, emphasis is placed on automotive, electromechanical, machine tool, and metal mechanics. The facilities of the Riyadh Royal Technical Institute are from the best equipped facilities.

Specialized Training Programs

The abundance of technical classes and courses for adults in technical education reflects the country's commitment to a future based upon industry and technology. Saudi citizens are highly trained and steadily taking the place of foreigners in many government and private sectors. Currently, it is scheduled that Saudi citizens take the place of 70 percent of non-Saudis workers in the Kingdom. Many government bodies hold training programs for adults in health care, modern agricultural methods and other fields. Also a large number of leading companies provide their own training programs.

Teacher training has expanded through establishing an intermediate college system for qualifying teachers. The growing demand for all kinds of professionals resulted in similar expansion of other technical training areas. In the field of administrative training, the Institute of Public Administration appears with its programs in 1985/86. About 4,897 participants took part in the Institute various programs and seminars. 73 percent of all participants were university graduates. The Institute provides training services to government employees and graduates who wish to join government service. Currently, it provides programs for Saudi female employees and university to meet the requirements of government departments. These programs include computer training, data processing, library skills, personnel affairs and finance.

A Solid Foundation for the Future

Saudi Arabia adopts five-year development plans providing all levels of general education throughout the country. The Kingdom's future generations will enjoy social and technical opportunities that were far-fetched two decades ago. The strength of Saudi students lies in their great enthusiasm for education and abilities development. The large number of new schools and institutes regularly opened reflects the government commitment to develop the country's human resources. The Kingdom's most valuable resources are its people. Saudi Arabia lays down the foundation stone of the future represented in modern and comprehensive system of Educating based on the religious and moral values of Islam.

his followers to seek knowledge from the cradle to the grave. As a society based on Islam, Kingdom of Saudi Arabia strongly concentrates on Education because it develops the nation's manpower, and plays a role in the life of the community and family. Parents are actively involved in their children's education. The home-school close relationship strengthens the family structure as it is the basis of Saudi Arabian community.

When the Custodian of the Two Holy Mosques, King Fahd Bin Abdulaziz, was the Kingdom's first Minister of Education, he encouraged the government's drive to establish and over-all educational system. The Kingdom provide free education from kindergarten through university realizing that the student will eventually contribute in the Kingdom's development plans. Educating of good quality is a basic demand for the economic development and community stability.

General Education

General Education is divided into six years of primary school and three years of intermediate and secondary schools. Private and adult education are also included in general education through co-ordination between the Ministry of Education and that of higher education to develop education policies and programs at various levels. Though success at each stage relies on end-of-year exams, modern system is presently applied to improve student's standard continuously. There are also vocational secondary schools whose graduates continue their training at the world's most advanced higher technical schools. Students of General Secondary Education choose either literary or scientific section after completing the first secondary school.

To eradicate illiteracy in the Kingdom, the government has given priority to the expansion of the country's educational system especially at primary and intermediate stages. In 1988/89, 205 new primary schools were opened and there were 498 new schools accommodating 185, 331 students. Because 40 percent of the Kingdom's population are at the age of 15 years old or younger, Saudi Arabia constructed new facilities and laid sown programs for qualifying teachers. These programs have given priority to the Kingdom's educational development. The ratio between students to teachers is 15 to 1, and it is considered one of the world's best ratios.

The expansion of the Kingdom's educational system through building new facilities and increasing the number of teachers as well as improving educational quality through continued development of curricula, educational methods improvement and upgrading national teaching staff are of great importance. Administrative efficiency is encouraged through decentralization providing more power to educational departments in three major regions. Riyadh, Jeddah and Dammam.

In Kingdom, male and female have separate educational facilities. Since the beginning of formal education for girls in 1960, hundreds of girls' schools were established. The total number of female students in the 1988/89 academic year reached 1,256,636

students while the total number of male and female students amounted to 2.8 million students. The General Presidency for Girls' Education received SR. 7.011 billion in the 1988-89 budget. This amount is more than 30% of the SR. 29.957 billion budget for education. Now, female education is available in every village, town and city, and there are girls' schools in more than 800 town or village.

Under the auspices of the Ministry of Education, a school for Saudi children in the United States and children of American Muslims was recently established in Fairfax, Virginia, with a view to enabling Saudi children abroad to study the cultural heritage, values of Islam and learn Arabic language. The Saudi Academy also provides courses in Science, Math, English and History and it currently holds classes from kindergarten through grade six, but over the next few years, its academic program will include grades seven and eight, a complete secondary school system and a 2-year intermediate college.

In the 1980-85 development plan, about 25 percent of the Kingdom's resources were allocated to education and human resources development. Out of SR. 27.772 billion ($8 billion) over 60 percent were dedicated to the Ministry of Education and the General presidency for Girls' Education. With the expansion of the Kingdom's higher educational system, primary, intermediate, secondary, adult and private education programs still accommodate over 93 percent of the total number of students in the Kingdom. About 85 percent of students study in primary, intermediate and secondary schools while about 4 percent are enrolled in adult education centers and around 0.1 percent in private education institutes.

Private and Education

The Saudi Ministry of Education's Private Education Department supervises schools for the blind, deaf, dumb and mentally-retarded. In the 1988/89 academic year, there were 21 male and 12 female private institutes in which over 4,071 private education students were enrolled. The Kingdom's commitment to assist those with physical or mental disabilities to develop their abilities and potential is an important part of general emphasis on the Kingdom's human resources development.

Adult education is considered a vital part of this development. Now, there is an illiteracy control program nationwide with 2,919 night schools for that purpose. In isolated village and rural areas where general education schools are inadequate, a three-month extensive courses for adult are held in summer.

Higher Education

Recently, higher and college education reached the highest growth rate in the number of students and teachers. This reflects the government's objectives of expanding the Kingdom's specialized manpower and promotes scientific research and development. To achieve those objectives SR. 5.31 billion were allocated to the Ministry of Education which supervises and coordinates Higher Education institutes' programs. An additional amount was set aside for the Institute of Public Administration which offers training and consultant services to

In 1824, the Al-Saud family led by Turki Bin Abdullah regained power and captured Riyadh taking it the capital. He and his son Faisal extended Saudi power that was existed before, but they were unable to restore Makkah and Madinah. This rule lasted until 1865 when divisions created a period of instability that obliged the Al-Saud family to depart to Kuwait in 1891.

From Kuwait in 1901, the founder of Saudi Arabia, Abdulaziz Al-Saud planned to recover Riyadh. Supported by 40 men only, he succeeded in capturing the city on January 6, 1902.

Over the next 25 years, he extended his influence over the land currently known as "Saudi Arabia". All this was due to his skill as a warrior and a veteran politician. He applied religious reform, achieved stability in the region and maintained the religious and moral values of the Al-Saud.

Abdulaziz Al-Saud, known by the Arabs as Bin Saud, had legendary qualities that qualified him to be a great leader. He was only 21 years old when he left when he left Kuwait to reclaim his family's lands. He was trained at war and qualified to be a statement. Spiritually, his faith regulated his life. He maintained his religion, spread reforms preached by Mohammad Bin Abdulwahab and worked diligently to adjust his beliefs with the demands of the 20th century. He mastered politics since his earliest youth, learning how to judge people and motivate them. Although he never left the Arab world, diplomats and scholars who visited him were surprised at his knowledge of world affairs. Besides being the father of the Kingdom of Saudi Arabia, abdulaziz was both a great tribal leader and statesman bringing the country into a new era.

The King realized the need to develop long-term relations with the West because of their great importance to the economic and political development of Saudi Arabia. The King sought the assistance of Britain, the then dominant power in the region, to gain independence for the parts of the Arabian peninsula under foreign influence. After World War I, it was clear that Britain and France intended to halt the Arab advancement towards self-rule. On the other hand, the United States of America had proclaimed its support for self-government for developing countries. By recognizing the limits of his relations with the superpowers, Abdulaziz was keen not to antagonize Britain, and to establish good relations with the United States. His meeting with President Franklin Roosevelt in 1945 was an occasion for the King to make clear his attitude on Palestine.

The Americans who visited Saudi Arabia during the twenties and thirties created a positive impression on King Abdulaziz and on the renewal of the unused oil concession in 1933, he chose an American Company out of other competitors. In 1938, following five years of continuous efforts, oil was discovered in commercial quantities.

After World War II, oil revenues made it possible to begin providing essential services in the Kingdom. Out of his deep concern for the welfare of the people in Saudi Arabia, Abdulaziz launched basic programs that became the basis of the great national development projects carried out some twenty years later.

After the passing away of King Abdulaziz in 1953, his son Saud was crowned as a King. He built hospitals and roads, opened schools, initiated education for girls and appointed ministers to supervise government programs. In 1964, King Faisal, who developed modern Saudi Arabia, succeeded his brother. He combined deep religious values with a keen intelligence and conservative reasoning that shaped the current course of foreign and domestic policy in Saudi Arabia.

Since his earliest youth, King Faisal, represented the Kingdom in several world occasions including the founding conferences of the United

National and the Arab League. His commitments to regional stability and world peace were motivated only by his love of Islam and his continuous efforts to adhere its principles.

King Khalid Bin Abdulaziz succeeded King Faisal and in 1975, he launched two five-year development plans under which he completed the great edifice of Saudi Arabia.

He was succeeded by the Custodian of the Two Holy Mosques, King Fahd Bin Abdulaziz, the present ruler of Saudi Arabia who began his government career as Minister of Education during the reign of King Saud. He served as Second Deputy Premier under King Faisal, becoming one of the leading Ministers in preparing the five-year development plans for Saudi Arabia. As the Crown prince under King Khalid, he assumed direct responsibility for implementing development plans and his direction were effective instruments to implement economic growth of the Kingdom from 1974-83. He participated in the economic planning and development of the Kingdom, thanks to his 30 years of government service at the highest levels. As a result of his successful services to his nation, the Custodian of the Two Holy Mosques enjoys the love of his people. He has played a prominent role in forming the Gulf Cooperation Council (GCC) linking Saudi Arabia with its neighboring countries namely the United Arab Emirates, Bahrain, Oman, Qatar and Kuwait in the field of Cooperation and Co-ordination to realize the hopeful integration.

The Legacy and the Future

Over the last decade, Saudi Arabia made great stride to provide a kind of life for its people equal to that of any industrial society. this progress depends on two factors : family society and the religion of Islam. From ancient times, the people of Arabian peninsula have relied in their organizations on the family, the tribe and the community, the basis on which the stability of community depends.

Education and Human Resources

The Kingdom of Saudi Arabia has been founded by King Abdulaziz in 1932, more than fifty-seven years ago. Official education was limited to the then major cities ; Jeddah, makkah, Madinah and Riyadh, the Capital. There was no obvious educational policy. The country given priority to higher education to provide managers, executives, technicians and other specialists necessary for the Kingdom's development. At the dame time, the government made an overall educational development plan for primary and secondary schools to prepare students for higher and university education.

At first, many Saudi students were sent to study abroad to face the requirement so the country of specialists, economists and administrative staff. Today, Saudi Arabia enjoys national educational system from kindergarten through the university.

Islamic studies are the pivot of this modern and comprehensive educational system. Fore the establishment of the Kingdom's first college, the Shariah College of religion, social sciences and the Arabic language in Makkah in 1949, to the recent opening of King Saud University, the Kingdom's oldest institute of higher education at which over 32,000 students are enrolled, the Kingdom's educational policy focused on realizing religions and moral values of Islam. These values are the basis of the Kingdom's progress. Education, the core of development, has a role represented in providing scientific and intellectual skills the new generations within the framework of realizing their duties towards God and community.

Education in Society

Prophet Mohammad, advised

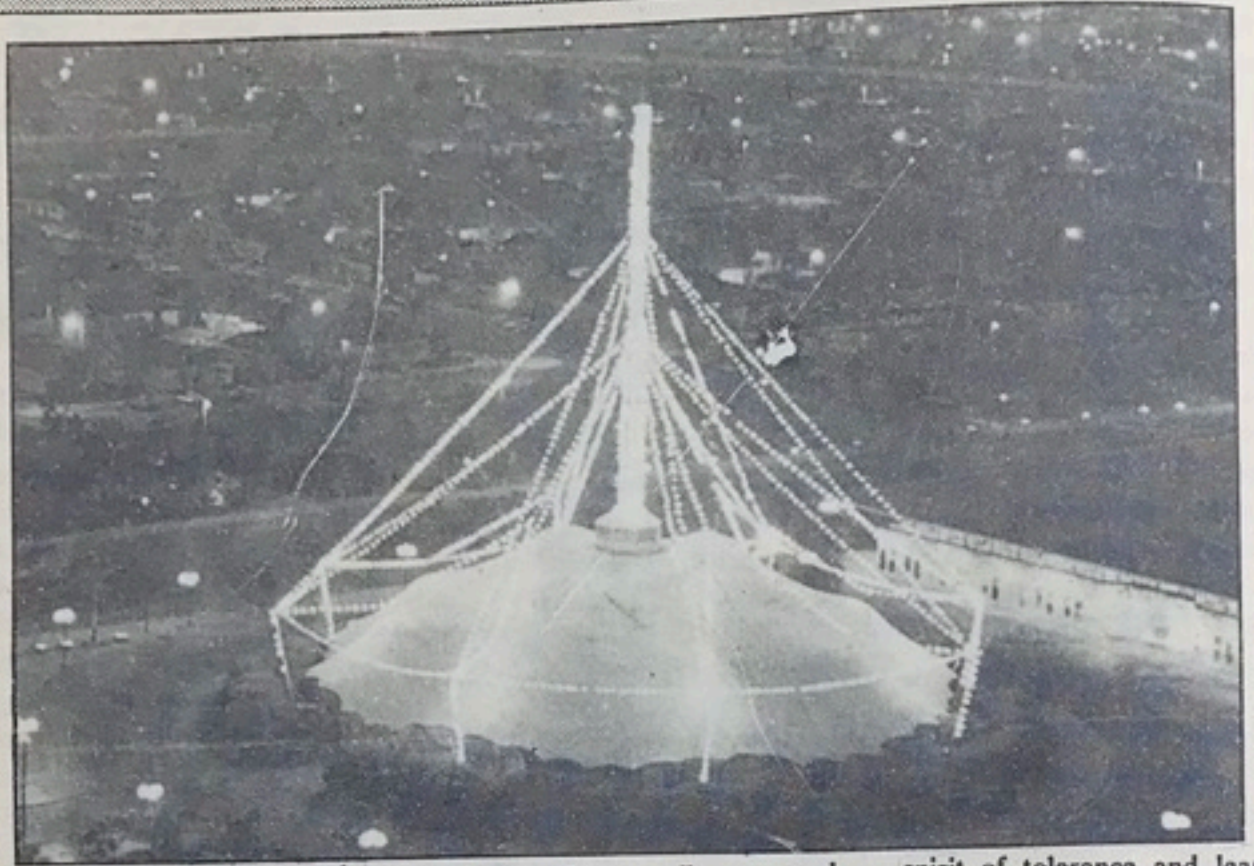

importance and there was only limited trade between the rest of the region. The country was a collection of tribal federations and city-states often in conflict with one another. Many people were animists who worshipped spirits found in rocks, trees and other objects.

When the Prophet Mohammad (peace be upon him) began to receive revelation from God, through the angel Gabriel in 610 A.D., his message was opposed by the merchant rulers of Makkah. He eventually emigrated to the nearby city of Madinah. His emigration to Madinah marks the beginning of the Islamic Calendar.

In less than 100 years, the Islamic state stretched from Spain to India and China. This rapid spread had four causes: the weakness of the then Persian and Byzantine Empires, the tolerance of Islam that didn't impose harsh restriction on new communities, the power of Islam adherents, and the ability of Islamic culture to absorb and advance the cultures with which it came into contact. Under Islam, no effective distinction was made because of one's race, religion or colour. Islam taught respect for all those who believed in one God, and the Islamic world was considered a single worldwide community, the Islamic Ummah.

Islamic rule had flourished in many countries throughout the 16th century and it had significant cultural, artistic, and scientific contributions. This era, was united by one language (Arabic) and incorporated with new communities, marked one of the most creative and productive periods of human achievements. While Europe moved slowly during the Middle Ages, the Islamic world was advancing in all domains of human activity. These advances, based on the Islamic spirit of tolerance and learning, had a great impact on the west throughout the Middle Ages and the Renaissance.

The Arts

In the field of arts, Islam developed geometric forms, bold colours and the integration of interior and exterior designs to new levels of utilization. Crafts of all kinds especially glass-making, ceramics, and weaving were designed. practical and artistic forms often surpassing traditional art in their accuracy and colour were also produced.

The Sciences

By learning Arabic numberals, geometry, and chemistry, Islamic scholars excelled in both applied and theoretical sciences. Based on the works of Greece, Rome, India and Persia, Muslim scholars made significant achievements in understanding the system of the

universe. In the 8th century, scholars made pioneering works using the experimental method, the key to unlocking the modern sciences. Those Muslim scholars, travellers, and pilgrims, who crossed the world, enriched the sciences of history, geography, sociology, and communications. Comprehensive description of the societies, cultures and changes in political systems were recorded. Navigation, cartography became practical technologies of some credibility. Columbus' navigator, an Arab Moroccan, used maps never known by the West before.

Medicine

Arabs were pioneers in the field of health services and concentrated on natural therapy, realizing the medical value of many plants and herbs. Many Arab medical texts dealing with pharmacy, surgery, diseases, contagion and various medical treatments were used in Europe until 17th century. diagnostic methods, the theory of blood circulation, Diagnostic methods, the theory of blood circulation, anatomy, clinical medicine, pathology, hygiene and therapeutics were from among the fields in which Arabs made advances that later served as the basis for European medical knowledge.

Kingdom of Saudi Arabia in History

The Islamic state was gradually divided into several states, one of which was the Ottoman Empire that lasted up to the 20th century. Different rulers conquered the Eastern and Western regions of the Arabian peninsula but the central regions remained unoccupied by any foreign country. The region, the Nahd, was governed by local tribes who competed with each other for arable land with scarce water resources.

In 1745, a religious reformer, Mohammad Bin Abdulwahab found that some Muslims resist his message. As he was a very religious man, he found that many people didn't perform religious rites properly, so he preached them to return to the basic values of Ialam. He found protection in the town of Diriya, ruled by Mohammad Bin Saud. They joined together and laid down the foundation stone of Saudi Arabia.

In 18th century, the power of the Al-Saud family extended to

most of the Arabian peninsula including much of Oman, parts of Yemen and the Hijaz. This Arab rise to power aroused the anger and opposition of the Ottoman Empire that had controlled the Holy Cities of Makkah and Madinah in the western region, Hajaz. Their armies conquered the Arabian peninsula and succeeded in capturing Diriya putting an end to the first period of the Al-Saud reign in 1818.

Jeddah, which is called the "Bride of the Red Sea", is the Kingdom's first seaport. It is a gateway for pilgrims to the Holy places. It is said that the Mother of humanity, "Eve" is buried in a tomb bearing her name in the center of the old city.

Dammam, located in the Eastern province, is one of the most important cities in the Kingdom. The most important oil producing areas and some national industries are located near Dammam, the most important Saudi Seaport on the Arabian Gulf. The 25-km long King Fahd Causeway connecting Saudi Arabia with Bahrain, is also near Dammam. The costs of establishing this causeway amounted to SR 780 million. It was inaugurated on Rabi' Awal 24, 1407 H. and is considered the longest causeway in the Middle East and the second largest in the world.

History

The Arabian Peninsula is one of the regions that historians know little about. However, it is rich in old historical monuments narrating the history of the old man. The first studies or excavations in the region started only in the sixties. Although there are some different evidences, it is clear that the region known today as the Kingdom of Saudi Arabia was populated for intermittent periods since earlies human history. Permanent settlement dates back to 5000-4000 B.C.

On the contrary, the significance of the Arabian peninsula throughout the Islamic era is very known. As it was the center of the religion of Islam, the Arabian peninsula has an effective and prominent historical role extending beyond the borders of Islamic world. Islam has spread in all parts of Africa and Asia. It clearly affected the social and cultural lives of thes communities. Islam also reached Western Europe where it left its effects during the Middle ages and the Renaissance.

The current history of Saudi Arabia started in the 18th century when the present Al-Saud dynasty became of great power in the region. Saudi Arabia stemmed from these roots in 1932. After less than 50 years, Saudi Arabia became a modern and technologically advanced country. It is founded on the old heritage supported by the morals of its nationals. Above all, it is deeply rooted in the religion of Islam.

History of the Arabian Peninsula

In prehistoric times, Arabian peninsula was very different from what we know today. There were lakes and inland streams, where now, there is desert and saline rocky plain. Stone age implements have been found on the edge of the great desert, the Rub Al-Khali, indicating that hunters and fishermen once reached the area.

Similar traces of human activity have been discovered along the western shore of the Arabian Gulf. As this activity was before man developed historical records, it is safe to say that human presence was in the Arabian peninsula thousands of years ago.

The oldest records of human culture in the Arab world are related to the agricultural civilization that emerged in the Tigris-Euphrates Rivers Valley in Southern Iraq more than 10,000 years ago. One of the civilizational groups developed a distinctive style of pottery fragments some of which have been found in the north and east of the Arabian peninsula dating back to 7000-6000 B.C.

Agriculture provided stability for towns to develop, and trade to grew among communities in what was called the Fertile Crescent, stretching from Iraq to Egypt.

Cities in northern Arabia were strategically located on the major trade routes linking the Fertile Crescent with the Arabian Gulf and the southern areas of the peninsula. Comprehensive commercial relations dating back to 3000 B.C. included agricultural products, textiles, gold, frankincense which were traded as far away as India and Rome. Throughout these periods, the cities of the Arabian peninsula were affected by different cultures which left their imprint on the Middle East: Sumerian, Akkadian, Babylonian, Assyrian, Persian, Greek and Roman.

The people of the Arabian peninsula were a mixture of various semitic tribes who used each others' customs and dialects. Trade exposed them to many different ideas and sciences, most important of which were mathematics and the alphabet. This tradition of accepting, and promoting human achievements was especially useful to the Arabs as they entered the next major period of historical development, the Islamic Era.

Islam in History

Muslims usually refer to the time before the advent of the Prophet Mohammad (peace be upon him) as "the Age of Ignorance", an age in which the major trading cities of the Arabian peninsula had declined in

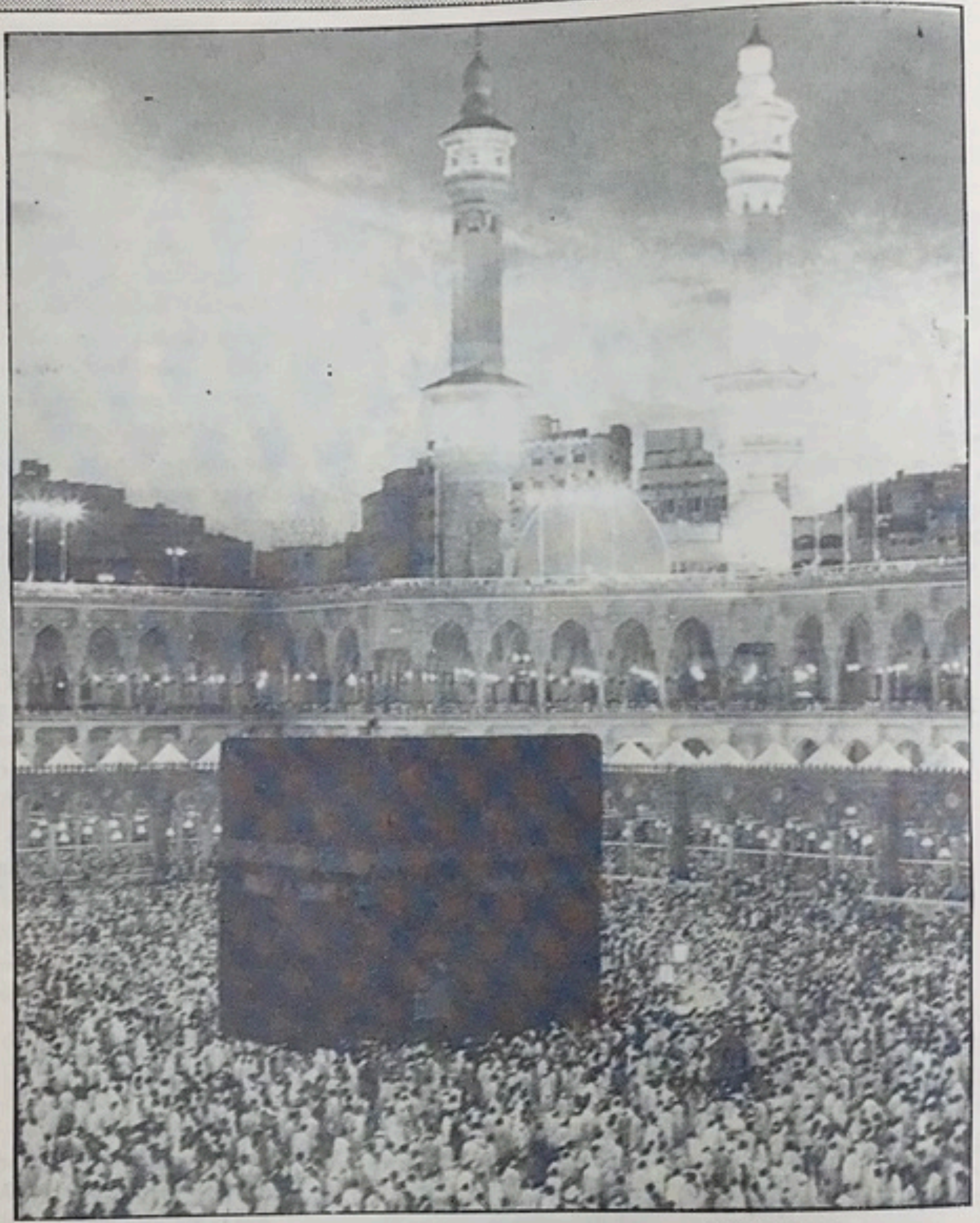

Gulf Cooperation Council and the other five countries are: United Arab Emirates, Bahrain, Oman, Qatar and Kuwait.

The GCC was founded in 1981 to realize cooperation and integration in all fields between the member states. Also, the Kingdom is a founding member in the following regional and international organizations: The United Nations, Arab League, Islamic Conference Organization, OAPEC, OPEC, International Bank, International Monetary Fund and other organizations of the UN.

Language

Arabic is the official language, while English is spoken and understood by many citizens in the Kingdom.

Currency

The Saudi Riyal is the unit of currency used Saudi Arabia. Every Saudi Riyal is divided into 100 Halalas. The Paper bills run in a series of 1, 5, 10, 100 and 500 Saudi Riyals. The Riyal is backed by gold reserves and convertible to other foreign currencies.

Local Time

GMT plus 3 hours.

Official Holidays

Government departments and institutions are closed on Thursdays and Fridays of every week, and most private companies, business organizations and banks have less working hours on Thursdays and remain closed on Fridays. Eid- Al-Fitr and Eid Al-Adha are the two official feasts in the Kingdom.

The First of these holidays is Eid Al-Fitr which starts from the 25th of the month of Ramadan (month of fasting) through the 5th of the following month of Shawwal.

The Second official holiday is Al-Adha which starts from the 5th of Dhul Hijjah to the 15th of the same month. Millions of Muslims come to Makkah during this period to perform the pilgrimage.

Working Hours

Working hours of government departments and institutions are from 7 : 30 a.m. to 2 : 30 p.m. Private companies and banks are usually open in the morning and afternoon from 8 a.m. to 12 p.m. and from 4 : 30 p.m. 7 p.m.

National Day

23rd of September, the date in which the late King Abdul Aziz Al-Saud unified the Kingdom under the name of "The Kingdom of Saudi Arabia" in September 23, 1932 (1315 H.)

Main Cities

Riyadh is the capital of Saudi Arabia. It is 1, 600 square kilometers in area and is located in the center of the Arabian peninsula with more than one and a half million people. And from which the late King Abdulaziz Bin Abdulrahman Al-Saud set off to unify the Kingdom.

Makkah Al-Mukarramah is the most important city of the Kingdom where the Holy Places of all Muslims worldwide are located. It contains the Holy Mosque and the Ancient House (the Ka'aba). It is the birthplace of the Prophet Mohammad (peace be upon him) where he received revelation at the Hiraa Cave. From Makkah, the everlasting Islamic Call started to humanity as a whole. Every year, millions of Muslims perform pilgrimage to the Ka'aba, the Holy Mosque and the holy please at Mina, Muzdalifa and Arafat.

Madinah is one of the biggest cities in the Kingdom and the second most important city to all Muslims second to Makkah. It contains a number of Islamic Holy places of great importance for Muslims as a whole. Prophet Muhammad (peace be upon him) was buried there. The Prophet's Mosque in Madinah is one of the three mosques to which Muslims worldwide started out on a journey.

His Majesty King Fahd Bin Abdul Aziz Laid particular emphasis on the important subject of Education and military training for the students of Kingdom and ordered for the establishment of Military Academy in the Kingdom for the most extensive training of the Youth of Kingdom. To discuss the progress achieved in all fields of society of Kingdom it is not possible here however, it mentioned that an important achievement of self-sufficiency in the food grain, the Kingdom is exporting the grain to other countries like USSR and Newzeland and other Countries.

He successfully conducted the proceedings of the Islamic Summit in Taif and Makkah Mukarama on behalf of Late King Khalid Bin Abdul Aziz. One of the most historic and great contribution of Kingdom is that Saudi Arabia was the first Country to break diplomatic relations with Kabul regime when Russians entered Afghanistan and then Kingdom contributed lot for the Afghan jehad and Again the Kingdom was first Country to recognise the Mujhideen Govt. It was the wisdom and foresight of his Majesty and royal cabinet which in anticipation of Developments in the Russians States, his Majesty King Fahd decided to donate millions of copies of Holy Qur'an as a free gift from the Kingdom. The outcome of Afghanistan Jehad is felt in its vicinity that is in the Russians which declared as independent now and it is once again Kingdom to declare their recognition and announcement of Kingdom financial help for newly independent States.

The gestures of Kingdom for the cause of Afghanistan, Palestine the Beirut refugees camps, the calamity affected people of Pakistan Bangladesh and other several Countries is well know and this is also best known the World over that Saudi Arabian help is immediately airlifted when and wherever it is known then Kingdom authorities dont wait for the appeal from respective states which reflected their mode of consideration during the plight of Nations the World over. This is also known that number of Islamic institutions in Pakistan are financed helped and patronised by the Kingdom irrespective of their School of thought.

The liberation of Kuwait and defence of GCC are two important contributions in addition to Afghan jehad which paved the way for movement of liberty in occupied Kashmir for which the good name of Khadim E Harmain Sharfain his Majesty King Fahd Bin Abdul Aziz will be written on the golden pages of history of Kingdom and World.

Another gesture of Kingdom of Saudi Arabia for Pakistan is the great Faisal Mosque which will be living symbole of unique relations between our two brotherly countries. This is no doubt an immortal gift of Late King Faisal Bin Abdul Aziz who laid the strong foundation of irrevocable friendship between our two states irrespective of any Party Government in Pakistan, Saudi Arabia consider Pakistan as most brotherly country and in Pakistan too, every Muslim is prepared to sacrifice his life for the integrity and defence of Holy Land of Saudi Arabia. Majority of Pakistani Nation dont side with too small minority of so-called organisations leaders who took their stand country to Majority of Nation during the War in Khaleej because of their personal Monetary considerations. We in Pakistan salute the leadership of King Fahd being Khadim E Harmain.

Climate

The western coast which faces the Red Sea normally has a subtropical climate with a very high percentage of humidity. The winters are moderate and have light rains in the months of November through February. The Central Region has dry and relatively hot summers and dry cold winters. The climate in the Eastern Region is similar to that of the Western Region and the humidity is very high in summer. In the Southern Region, rains fall throughout the year climate in the summer resorts on the heights is moderate.

Government

The government of Saudi Arabia is monarchy. The King of Saudi Arabia is the Custodian of the Two Holy Mosques, King Fahd Bin Abdul Aziz Al-Saud. The Crown Prince, His Royal Highness prince Abdullah Bin Abdul Aziz Al-Saud, is also the Deputy Prime Minister and Head of the National Guard. His Royal Highness Prince Sultan Bin Abdul Aziz Al Saud, is the Second Deputy Prime Minister and Minister of Defence and Aviation and Inspector General.

The Holy Quran and the Sunnah (deeds and sayings) of the Prophet Mohammed (peace be upon him) are the Constitution of Saudi Arabia.

Basic facts about Saudi Arabia

(In the Name of God, Most Gracious, Most Merciful)

The Kingdom of Saudi Arabia

Flag and Emblem

The flag is green in colour, and in the middle is the word of Testimony:

"There is no God, but God and Mohammed is the Messenger of God", and beneath it and parallel to it is a sword.

The emblem is a date palm tree and two crossed swords. The emblem means that prosperity can be had through justice.

Location

Saudi Arabia is bordered to the west by the Red Sea; to the south by the Republic of Yemen and the Sultanate of Oman; to the east by the Arabian Gulf, the State of Qatar and the State of Bahrain and to the north by the State of Kuwait, the Republic of Iraq, and the Hashemite Kingdom of Jordan.

Membership in International Organizations

The King of Saudi Arabia is one of the six countries of the

their Stats as such is established. Secondly the Kingdom is blessed with great bounty of Allah Almighty I.E. The big quantity of Oil and other mineral resources and biggest exporters of Oil, their monetary transactions are the life line of World economy. The important aspect of their economic strategy and priorities are soley focussing on their top & first priority of their obligations as custodians of Harmain that is to look after the requisites of Hujjaj and visitors for Umrah for their transport, lodging and performance of all religious requisites. Inview of the fact that number of visitors is increasing rapidly thus Saudi expenditure figures are also going up. The top priority of his Majesty King Fahd is the expansion programme for the Harmain Sharifain therefore Saudi authorities are always busy in making the expansions around the Harms as constant process to survey and settlement of compensations to the property owners effected by the planners of Kingdom. These programmes are for long terms basis inview of coming century and so on and not for next few years. In this connection when writer of these lines asked the chief engineer of Masjid-e-Nabvi about the total amount approved for the expansion projects ? He replied: "There is no limit, no fixed allocation as we are ordered by the Khadim-e-Harmain Sharifain that drawn any amount from Bank required for these Projects - Whatever amount is needed same will be provided without any delay". He addes that his majesty is frequently inspecting the expansion projects works to ensure that work is being done in accordance with choice and liking of his majesty. One can say on oath, particularly those who are lucky having availed the opportunity to see holy land for Haj or Umrah, for the last some years, they will confirm that no other Government or Govts. Can do that much as being done by the Kingdom of Saudi Arabia. Why Kingdom alone can do this ? because they are bleassed with financial resources by the almighty Allah which no other country can do.

The way King Fahd Bin Abdul Aziz handled the situation created after the Iraqi President Saddam Hussain took the stand that Kuwait and U.A.E. Pumped more oil than fixed Quota and demanded for the damages from both countries. At this, his Majesty King Fahd called a meeting of concerned parties in Jeddah to negotiate and settle the dispute but Iraqi delegation rushed back to Baghdad after attending a brief meeting, saying that have to rush back to Baghdad. After few hours Iraq invaded Kuwait and occupied by ignoring all obligations and gestures of Kuwait and Saudi Arabia as both the countries extended big loan and aid amounts during Iraqi difficult time thus opened a new painful chapter of Occupation. Looting, killings and destruction of Kuwait. After the occupation of Kuwait and threats to capture Saudi Arabia, there was no alternative for King Fahd except to call the friendly States to help Saudi Arabia militarily inview of Iraqi threats. United States promptly ordered U.S. Armed forces (Airforce, Navy. Army) to reach Kingdom and defend territorial integrity of Saudi Arabia. U.K. France and other countries followed the urgent call including Pakistan, Morocco, U.A.E. Egypt, Bangladesh, Qatar.

It was timely and correct decision to call for friendly help on the part of King Fahd Bin Abdul Aziz, otherwise the situation Would

have been more complicated if (God-Forbid) Saudi Arabia was also Attacked by Iraq. The possible Attack on Saudi Arabia was averted by timely decision of King Fahd Bin Abdul Aziz and prompt from the friendly states. Inview of fact that Saudi Arabia never expected that any country across their border could endanger the borders of Saudi Arabia, but it happened which will go as catalogue of sorry affairs of Islamic States that it was from a country which was member of Arab League and O.I.C. which Attacked and occupied Kuwait.King Fahd Bin Abdul Aziz Born in 1923 Studied in School of Nobles and Islamic Education was imparted by leading religious scholars of Kingdom. He focussed his attention on the important topic of Education and in the beginning of 1952 he was given

portfolio of the Education and later he was given the task of interior ministry of K.S.A.

Late King Faisal Bin Abdul Aziz is considered (Rightly) the architect of O.I.C. for the cause of Islamic solidarity and integrity of Muslim Ummah and on several occasion King Fahd Bin Abdul Aziz ecompanied the late King Faisal on Endeavours of Islamic solidarity and to discuss with World Leaders on Would Issues. When King Faisal was killed then King Fahd was nominated as crown Prince and he played an important role in bringing the Kingdom of Saudi Arabia at the level of World importance and worked very hard for the development and progress of Kingdom in all sections of life.

sacred Haramain Al Sharifan, with the result that the two sanctuaries have been transformed into the grandest centres for the worship of one God. No other religion has such grand sanctuaries in the World today.

This no doubt adds to the dignity of Muslims and glory of Islam. It was made possible by the devotion the Saudi rulers, specially Khadim al Haramain al Sharifain King Fahd Ibn Abdul Aziz, have for the cause of Islam and Muslims.

Khadim Al-Harmain Al-Sharifain King Fahd is leaving no stone unturned to provide the best of comforts and facilities to the pilgrims whom the Saudis call the guests of Allah.

The Kingdom, Guided by Khadim Al-Haramain Al-Sharifain King Fahd Ibn Abdul Aziz, is today playing its rightful role in the World Community and is Actively promoting the cause of peace. International amity and progress through the united nations, the Arab League, the O.I.C. and Non-Aligned Movement.

The causes that are dear to World Muslim are most dear to Saudi leadership also. The proof lies in looking at what the Kingdom has been doing for supporting the struggle of Afghan Muslims and our Brotherns in Palestine and elsewhere.

The Kingdom strongly believes that Muslims must strengthen their unity and solidarity in order to face Modern day challenges. In this regard, the Kingdom led the movement for Islamic unity and solidarity and played a leading role in the establishment of the O.I.C. The united Nations of the Islamic Ummah.

A great threat to peace and security was posed last year by the blatant Iraqi aggression over Kuwait

and the resultant threats posed to the Kingdom and other countries in the region and World in General.

The leadership in the Kingdom tried its best to avert the crisis and played a timely role in bringing the parties to the negotiating table in order to resolve the issue by peaceful means. But Iraqi Intransigence flouted all those peaceful moves and, instead, chose War.

In the face of the War, the Kingdom stood like a rock to deter Aggression. The way the Aggression was rolled back by the Kingdom and other Peace-Loving countries who rallied under the banner of the united Nations has been widely hailed.

That today Kuwait stands liberated was largely made possible by the principled and strong stand the Kingdom and the International Community took to end the vicious Aggression by a Neighbour on a smaller Neighbour.

It was a matter of great satisfaction for us that during the gulf crisis our dear brotherly country, Pakistan stood side by side with the Kingdom to uphold the cause of right and justice.

That grand gesture of Islamic solidarity has indeed gone a long way in further cementing our mutually supportive ties of friendship and cooperation that have stood the test of time and happen to be quite exemplary.

The Kingdom and Pakistan indeed have had the singular distinction of having most cordial, smooth and friction-free bilateral relations from the very beginning.

The leadership in our two brotherly countries is very keen to further promote our mutual understanding on all matters of common interest and to galvanise our cooperation in all fields.

Today, Saudi - Pakistani leadership presents, as it did all along, the heart-warming spectacle of going ahead Hand-in-Hand in a grand display of Islamic unity and solidarity.

With the passage of time, we earnestly believe, this unity will be further strengthened.

May God bless our two people and the Islamic Ummah in General. Ameen.

Wassalam

The Sagacity of King Fahd Bin Abdul Aziz and Saudi Arabian World Role

On the auspicious occasion of National day of Kingdom of Saudi Arabia-23rd September-it is not possible to encompass all the topics of Kingdom's history, all dimensions of religious importance economic Development, rapid progress of holy land after the advent of Islam, Founding of Kingdom of Saudi Arabia and contributions of its founder and ale Saud. However, we can briefly see the degree and quantom of its importance in the World affairs due to very able and wise Leadership of his Majesty King Fahd Bin Abdul Aziz, royal cabinet and contemporaneous approach of King Fahd-as recently Demonstrated by the his majesty to face the Saddam Hussain Challenge on Khaleej and Kuwait Occupation.

The Kingdom of Saudi Arabia is enjoying the unique status as Natural Leaders of Muslim World being the custodians of two Holy Mosques of Islam therefore due to act of Faith

By Azeez of Faisalabad

For the first time, after centuries, King Abdul Aziz Al Saud brought peace and security, with an iron-hand, he uprooted law-breakers, the ideal conditions of peace and security, as guaranteed by Saudi Government, through the enforcement of Islamic shariah, have brightened the image of the country the World over and have enabled Muslims to converge on the holy land without any fear of being robbed or killed.

This blessing of God's eternal laws is being enjoyed by all those who perform Haj or Umrah.

By making the Quran and the Sunnah the basic constitution of the State, Saudi leadership provided the surest ground for upholding the Islamic values, on the one hand and for continuing march towards progress and Development on the other.

This march is today continuing under the wise and dynamic leadership of Khadim Al-Haramain al-Sharifain King Fahd Ibn Abdul Aziz and his Royal highness Prince Abdullah Ibn Abdul Aziz, the crown Prince, deputy Prime Minister and commander of the National guard.

Today, the Kingdom has emerged as a Modern Islamic Welfare State in which phenomenal progress has been achieved while preserving the Islamic moorings of the Society.

The progress the Kingdom has made in all walks of life is there for all to see, a grand infrastructure was first laid and then large-scale Agricultural and Industrial projects set up thereupon, People in the Kingdom are Blessed with all the benefits of welfareism by way of free Education and medical care, a network of Schools for both Boys and Girls, and colleges and universities has been set up.

Agriculture has been developed to such an extent that today Saudi Arabia is exporting wheat and other commodities.

Industrial progress based mainly on Oil and Gas, has been quite impressive and two giant Industrial Estates in Yanbou and Jubail symolise the bright Achievement in this sector.

All this has been done in such a way that wealth, prosperity and Modern facilities have been shared by the citizens, this is what Islam teaches and this is what Saudi Leadership is doing.

As many of you have had the good luck to perform Haj or Umrah, you would for sure bear witness to what great and unprecedented developments have taken place in and around Makkah Al-Mukarramah and Madinah Munawwah.

Billions and billions of riyals have been spent and are being spent now to expand and beautify the

Saudia Arabia

A MODERN GREAT ISLAMIC WELFARE STATE

Message of H.E. Mr. Yusef Mohamed Motabbakani, Ambassador of the Kingdom of Saudi Arabia on the occasion Saudi Arabia on the occassion of the National day of Saudi Arabia on 23rd September, 1991

Dear Brothers and Sisters,

Assalamo Alaikum Wa Rahmatullah Wa Barakatuho

Today is the National Day of the Kingdom of Saudi Arabia, it was on this auspicious day that after unifying the land the great and Illustrious founder of the Kingdom Late King Abdul Aziz Al Saud Made the historic announcement in 1932 for the establishment of the Kingdom of Saudi Arabia,

The establishment of the Kingdom, under the Banner of Islam, indeed proved To be a great blessing not only for the citizens of the Kingdom but also for the entire Muslim World.

Before the Kingdom emerged, there was chaos, anarchy and lawlessness In the land, tribes fought against tribes, backwardness and ignorance were the hallmarks of the country.

launched the first of its five year development plans. Saudi-U.S. relations expanded to encompass cooperation in a wider range of fields, from solar energy to construction and communications. In 1985, when King Fahd made a five-day state visit to the United States, former President Reagan stressed the importance of the U.S.-Saudi ties: "The friendship and cooperation between our governments and people are precious jewels whose value we should never underestimate."

Saudi delegations, led by then-Prince Fahd Bin Abdul Aziz participated in the Arab League summit conferences held in Morocco in 1959, and Lebanon in 1960, and visited European and Arab capitals to discuss regional and international developments. In 1981, then-Crown Prince Fahd proposed an eight-point plan for a comprehensive peace settlement in the Middle East. Known as the Fez Declaration, this plan was unanimously adopted at the Arab Summit Conference in 1982.

Although Saudi involvement in international diplomacy dates back decades, the Kingdom assumed a greater role in regional and international politics in the 1970s and 1980s with its emergence as a major economic and financial power.

The year 1981 also marked the establishment of the Gulf Cooperation Council (GCC). At the founding of the GCC, King Fahd commented that, "We are of the opinion what we have planned for, is conducive to the enhancement of actual unity that always exists between Gulf Arab states and to making it a reality for the well-being of our peoples

Pakistani Sanetors,

and for the benefit of all Arab countries."

During the 1080s as the war in Lebanon, the Israeli-Palestinian conflict and the Iraq-Iran war continued unabated. Saudi Arabia worked relentlessly in the region to bring a peaceful resolution to

each of the conflicts. In 1988, the GCC Supreme Council asked Saudi Arabia to approach the five permanent members of the U.N. Security Council to urge them to end the Iran-Iraq war and honor UN Security Council Resolution 598.

As part of its ongoing efforts to bring an end to the Lebanese crisis. Saudi Arabia and the other two members of the Supreme Arab Tripartite Committee on Lebanon - Algeria and Morocco - hosted a meeting of Lebanese parliamentarians in Taif, Saudi Arabia, resulting in the historic Taif Accord, which calls for the creation of a national reconciliation government as the basis for peaceful and just resolution to the Lebanese crisis. The accord has been applauded by the United States. the Soviet Union, the EEC. Lebanon and Syria.

Saudi Arabia's growing commitment to global affairs was underscored in a speech made by King Fahd when he was invested as the fifth King of Saudi Arabia in June. 1982. King Fahd noted that. "We are active fellow countrymen, in the wider international sphere within the framework of the United Nations, its agencies, and its committees. We are committed to the charter, we reinforce its endeavors. Our acts have reflected, and will continue to reflect, our sense of belonging to the world community. "Throughout the 1980s. Saudi Arabia has demonstrated the strength of this commitment as one of the World's top foreign aid donors in total development aid. In 1984-85, special emergency assistance was extended to victims of famine and drought. That same year, Saudi Arabia pledged over 98 million dollars to the World Bank's Special Facility for Sub-Saharan Africa. The Saudi Development Fund (SDF) is one of the Kingdom's primary channels for direct project aid to other countries.

Saudi Arabia's commitment to regional and international peace and stability was emphasized in a joint speech made by King Fahd and Crown Prince Abdullah Bin Abdul Aziz during the 1989 Hajj:

"The Kingdom of Saudi Arabia is a peace-loving country concerned about stability; it exerts its utmost efforts to promote justice, and hopes to have these values prevail all over the world. We have been and will continue to be advocates for peace and understanding, but we will not

allow anyone to take advantage of the Kingdom's patience nor to violate its soucreignty or to harm its sacred trust."

The Kingdom has also criticized the South African regime for its continued policy of apartheid and its cooperation with Israel in the fields of trade, industry training and nuclear weapons. In regards to Afghanistan, the Kingdom

stressed the importance of establishing Islamic rule, and restoring the country's freedom, dignity and independence.

As a signatory of the nuclear non-proliferation treaty, Saudi Arabia has repeatedly called for a ban on such weapons. The use of these weapons "would be absolutely unjustified in a would where it has become incumbent upon all to settle their problems amicably through dialogue..."

Today, Saudi Arabia's leaders are very active on the international front. The political vision which led King Abdul Aziz to found the Kingdom has been passed to his sons, who have become respected leaders and statesmen at home and abroad.

Playing a Constructive Role in Regional and International Diplomacy

Saudi Arabia's accomplishments in the field of international relations have been unrivaled. As a young developing nation, its growing and active

His Royal Highness Prince Saud Al Faisal Foreign minister

National Day of Saudi Arabia Special Supplement

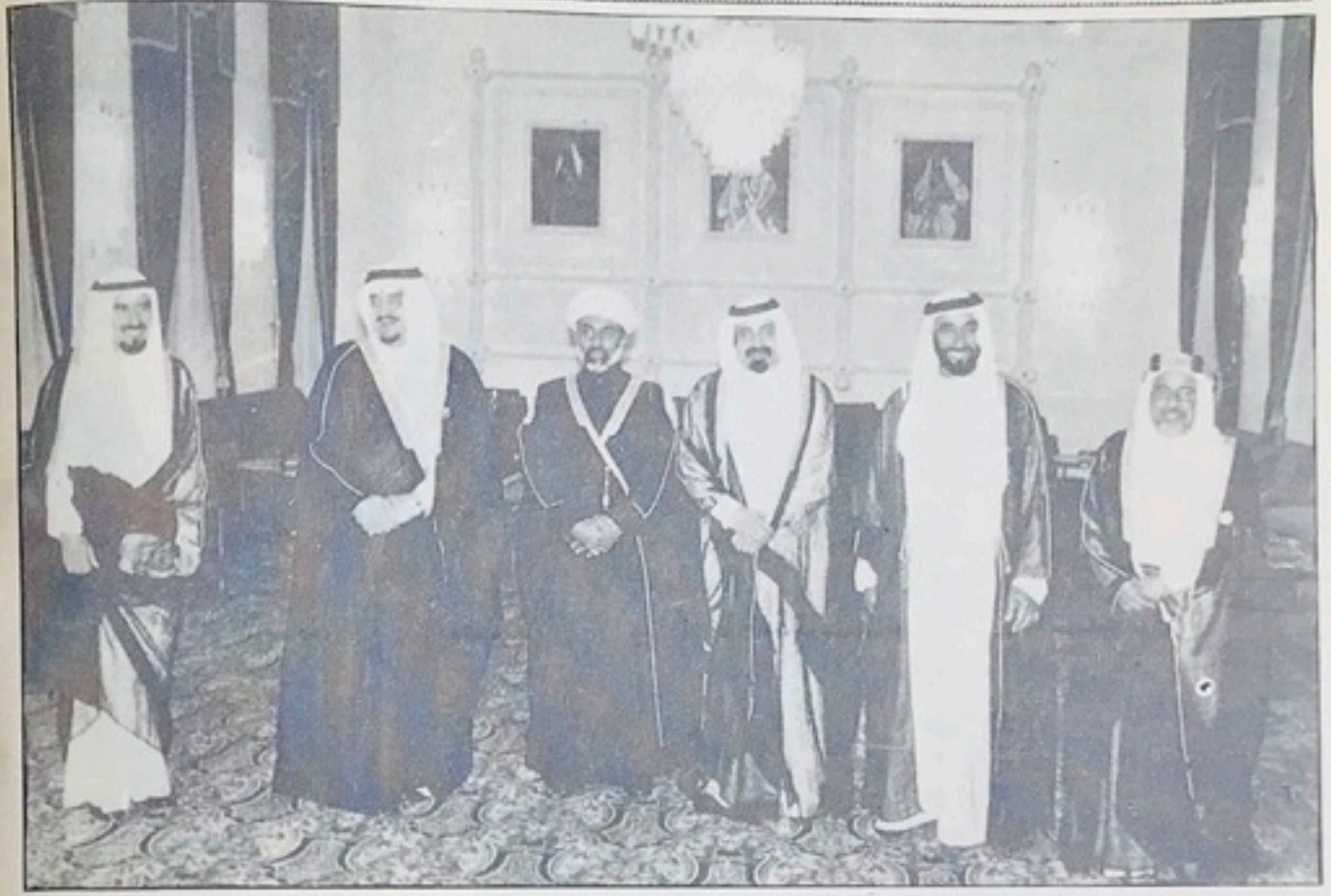

Shah Fahed Bin Abdul Aziz King Of Saudi Arabia With Head Of States Of GCC

involvement in international diplomacy has propelled the country into a leadership position, both regionally and internationally.

King Fahd Bin Abdul Aziz, when asked about his nation's unprecedented success, once remarked that. "It is reality that truly testifies to a counrty's achievements in all area."

Part of the reality is that Saudi Arabia was founded 58 years ago, in September. 1932, by the late King Abdul Aziz Al-Saud. Often described as a political visionary, Abdul laid the foundation for the role his nation would play in contemporary global politics.

Today, the Kingdom is a founding and prominent member of the United Nations, the Organization of Petroleum Exporting Gountries (OPEC), the Gulf Cooperation Council (GCC). the League of Arab States, the Organization of the Islamic Conference (OIC), the International Monetary Fund and the World Bank, to name just a few organizations. The leaders of the Kingdom are active in diplomatic efforts aimed at resolving regional conflicts and are known for their positive role in world affairs.

In 1933, the first provisional agreement was signed establishing diplomatic relations between Saudi Arabia and the United States. In the early 1940s the first America diplomats arrived in Jeddah to open the U.S legation. In 1943, King Abdul Aziz sent two of his sons. Princes Faisal and Khalid to Washington. D.C., where they were the first high level Saudi Arabian officials to visit the United States. One year later, the first Saudi Arabian embassy opened in Washington, D.C.

In 1945, King Abdul Aziz left Saudi Arabia for the first time to meet with President Franklin D. Roosevelt aboard the USS Quincy in the Great Biter Lake of the Suez Canal. This was one of his first major international diplomatic efforts, one that established an ongoing dialogue and cooperation between the two nations that continues to this day.

Throughout the 1950s. Saudi Arabia and the United States solidified their bilateral relations with a variety of trade, economic and military agreements. During the 1970s. as Saudi Arabia

HIS ROYAL HIGHNESS PRINCE SALMAN BIN ABDUL AZIZ GOVERNOR OF RIYADH

HIS ROYAL HIGHNESS PRINCE MAJID BIN ABDUL AZIZ GOVERNOR OF MAKKAH AL MUKARRAMAH

His Royal Highness Prince Sultan Bin Abdul Aziz Minister of Defence

National Day of Saudi Arabia Special Supplement

His Royal Highness Prince Naif Bin Abdul Aziz Minister of interior

KHADIM ALHARMAIN AL SHARIFAIN KING FAHD BIN ABDUL AZIZ AL SAUD KING OF THE KINGDOM OF SAUDI ARABIA

His Royal Highness Crownce Prince Abdullah bin Abdul Aziz Al Saud

MARCH OF CONSTRUCITON AND PROSPERITY

National Day of Saudi Arabia Special Supplement

SAUDI ARABIA - THE CARDLE OF ISLAM.
KHADIM AL HARMAIN SHAREFAIN SHAH FAHD

Heartiest felicitations to the His Majesty King Fahd, for his Pivotal role in Promating unity and welfare of Muslim world

AZAM INTERNATIONAL

OVERSEAS EMPLOYMENT

PROMOTER & RECRUTING AGENTS

QASUM MARKET OPP RAC Cource Ground

Peshawar Road, Rawalpindi Pakistan

Phone : 584426-563792

SAUDI ARABIA - THE CRADLE OF ISLAM.

Development Through Friendship

A LIVING SYMBOL OF
JOINT ECONOMIC CO-OPERATION
BETWEEN THE BROTHERLY COUNTRIES OF
SAUDI ARABIA AND PAKISTAN
TO MEET GROWING FINANCIAL NEEDS
OF INDUSTRIAL & AGRO-BASED
VENTURES

SAUDI PAK
INDUSTRIAL AND AGRICULTURAL
INVESTMENT COMPANY (PVT) LIMITED
44-East , Blue Area ISLAMABAD.
Phone: 815001-5 Grams: SAPICO IB Telex: 5663-SAPIC-PK FAX: 815005

EDITORIAL

For the common interests of islamic World Islamic Conference, Rabt-a-Aalme Islami and other organisations are working. And at the same time the muslim Youth of the Islamic World requires the development of intellectuality to face the new challenge of recent changes in the world. In fact the Muslim youth is a precious asset of the Islamic World and for their betterment and welfare a solid planning and programme is necessitated. This would enable to give them a brilliant future career.

It is respectfully requested that Khadim-e-harman Sharifan may very graciously consider over the reasons for astray from the right path by Mulim Youth and carelessness in their religon. He should play an important role on international level to save the new Muslim Youth generation from the poisonous propaganda against Islam by the Anti Islam Powers. In this connection an organisation/Institute may be established. It would give a chance for training of Muslim Youth's mind and human values and shall create love for Islam to face the new challenges confronting Muslim Umma.

Mohammad Siddiqui Qadri
Editor - in - Chief

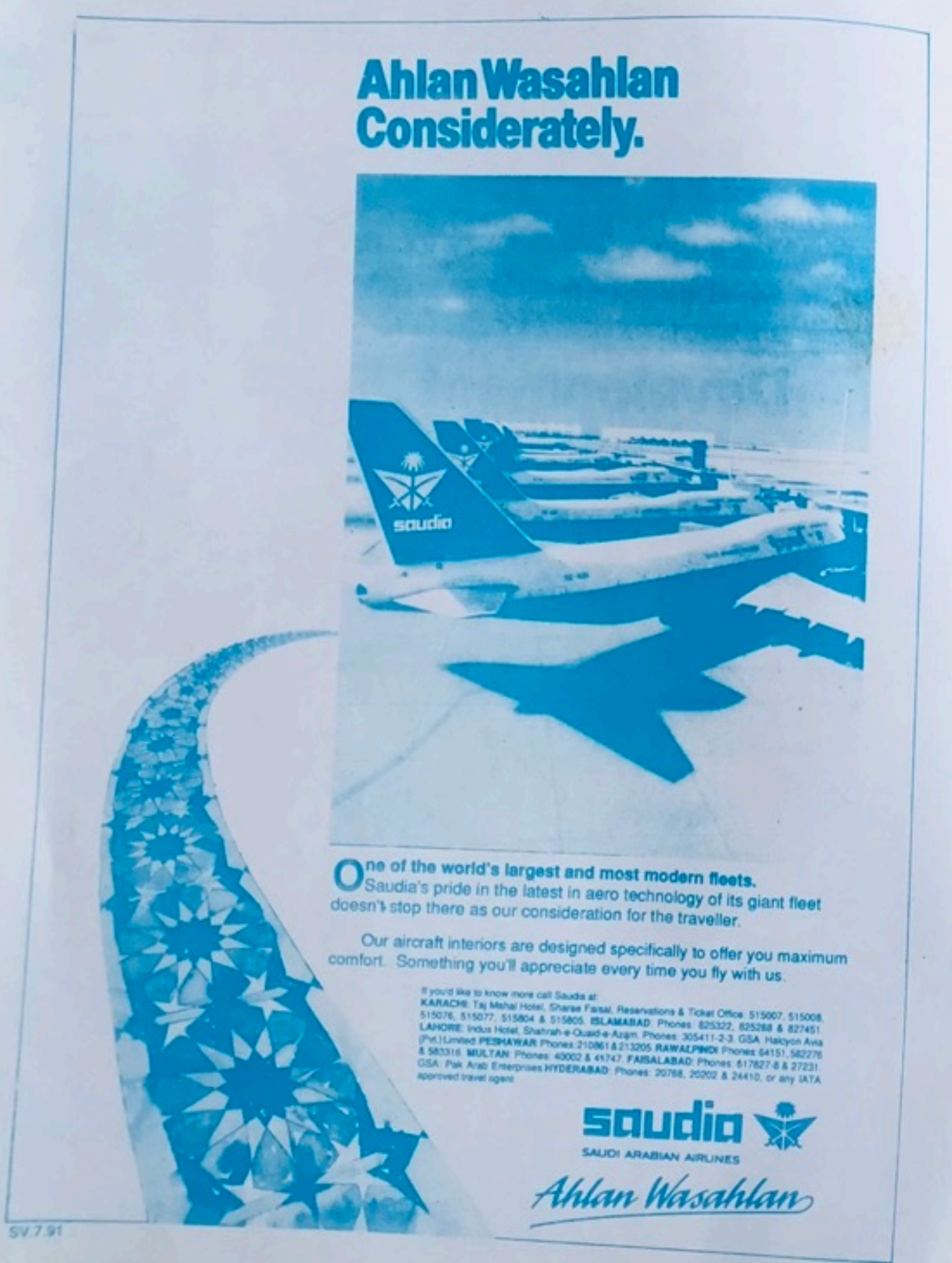

EDITOR IN CHIEF
MUHAMMAD SIDDIQUE AL-QADRI

ASSISTANT EDITORS
MANAWAR RASHED
G.M. QADRI
M. WASIM BHATTI

CIRCULATION MANAGER
TUSEEF-AL-QADRI

ADVERTISEMENT
TANWEWER SIDDIQUE

ADDRESS FOR CORRESPONDANCE
THE YOUTH INTERNATIONAL MAGAZINE
AIWAN-E-AUQAF BUILDING
NEAR OLD STATE BANK
P.O. BOX 2346 LAHORE-PAKISTAN
TEL : 54279

PRINTED BY
TAYYAB IQBAL PRINTERS
ROYAL PARK LAHORE-PAKISTAN

PRICE RS. 30.00

Contents

Editorial 5
Saudi Arabia The Cradle of Islam 7
Saudi Arabia a great
Islamic welfare state 20
Basic facts about Saudi Arabia 29
Holy Qur'an Complex 42
Pak Saudia Relations 47
The General Presidency of Youth Walfare 52

حکومت پاکستان سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

یوتھ انٹرنیشنل

لاہور پاکستان

جدید اسلامی فلاحی مملکت سعودی عرب کے قومی دن پر

خصوصی اشاعت